بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الصلوٰۃ و اوقات صلوٰۃ

مرتب

الفقیر اِلی اللہ تعالیٰ

بلقیس اظہر

جماعت عائشہؓ

ایڈیشن - I

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الصلوٰۃ واوقات صلوٰۃ

مرتب:
الفقیر اِلی اللہ تعالیٰ
بلقیس اظہر
جماعت عائشہؓ

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
1	نماز	5
2	فرائض نماز	8
3	نماز نہ پڑھنے کا عذاب و عتاب کے بارے میں احادیث مبارکہ	12
4	نماز باجماعت	15
5	نماز ہمیں عاجزی کا درس دیتی ہے	18
6	نماز میں خشوع اور خضوع	20
7	جہری اور خفی نمازیں	21
8	امام کے پیچھے قرات	22
9	امام کے پیچھے نماز	23
10	مسافر کی نماز (قصر نماز)	25
11	قضا نماز ادا کرنے کا طریقہ	26
12	قضا نماز کے بعض مسائل	27
13	آداب نماز اور معرفت نماز	28
14	وضو کے فرائض اور سنتیں	29
15	تَیَمُّم (پانی نہ ہونے کی صورت میں)	29
16	تحیۃ الوضو	30
17	تحیۃ المسجد	30
18	قرآن پاک کی روشنی میں نماز	31
19	احادیث مبارکہ کی روشنی میں نماز	32
20	مرد اور عورت کی نماز میں فرق	33
21	نماز جمعہ اور نماز جمعہ کی شرائط	34
22	نفلی نمازیں (نماز تہجد، اشراق، چاشت، فی الزوال، اوابین، صلوٰۃ اللیل)	35
23	نماز استسقاء	36
24	سجدہ سہو	37
25	صلوٰۃ التسبیح	39

26	صلوٰۃ تراویح	40
27	نماز عیدین	43
28	نماز کا اجر وثواب	44
29	رسول پاک خاتم النبیین ﷺ کا تعلیم نماز	44
30	علماء اور فقہاء کی خاموشی اور کوتاہی کا نتیجہ	45
31	نماز ٹھیک طور سے ادا نہ کرنے والا چور ہے	45
32	امام سے سبقت کرنے پر نماز جائز نہیں ہوتی	45
33	خلاف شرع نماز کو درست کروانے کا حکم	46
34	کن نمازیوں پر اللہ کی رحمت	47
35	اچھی طرح نماز پڑھنے کے معنی	48
36	نماز کی روح	49
37	نماز کا ظاہر اور باطن	50
38	عبادت کا مقصد	51
39	نماز مجموعہ اوصاف وکمال	53
40	نماز مومن کی معراج	54
41	اللہ تعالیٰ کے محبوب نمازی	55
42	ضعیف احادیث کی حقیقت یا حنفی مسلک اور عمل بالحدیث	61

بارہ ماہ کی عبادات

1	محرم الحرام	66
2	صفر المظفر	69
3	ماہ ربیع الاوّل	71
4	ربیع الثانی	73
5	جمادی الاوّل	74
6	جمادی الثانی	75

7 رجب المرجب 76
☆ واقعہ معراج 81
☆ نقشہ واقعہ معراج 85
8 شعبان المبارک 86
9 رمضان المبارک 89
10 شوال المکرم 94
11 ذیقعدہ 96
12 ذی الحجہ 97
13 مستحب کیا ہے؟ 101

نماز

نماز اللہ تعالیٰ کی بندگی اور عبادت کا ایک خاص طریقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول ﷺ کے ذریعے ہم تک پہنچایا ہے۔قرآن پاک میں سورۃ البقرہ آیت نمبر 43 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ (سورۃ البقرۃ،آیت نمبر 43)

ترجمہ:"اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو"۔

سورہ بنی اسرائیل،آیت نمبر 78 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:　"نماز قائم کرو زوال آفتاب سے لے کر رات کے اندھیرے تک اور فجر کے(وقت)قرآن(پڑھا کرو)یقینا تلاوت قرآن کے گواہ فجر کے فرشتے ہوں گے"۔

نماز کے بارے میں قرآن پاک میں کم و بیش 700 جگہوں پر حکم آیا ہے-(نجم القرآن)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا"اِتَّقُو اللہَ فِی الصَّلٰوۃِ ترجمہ:"نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو"-اللہ تعالیٰ کو نماز کی عبادت سب سے زیادہ پسند ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آخری نبی ﷺ تک مختلف صورتوں سے نماز ادا ہوتی رہی۔ہجرت کے ڈیڑھ سال کے بعد سن 2ھ میں جب آپ خاتم النبیین ﷺ معراج پر تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں عطا فرمائیں۔اس طرح یہ وہ واحد فرض ہے جو عرش پر فرض ہوا۔بقایا عبادات روزہ،زکوٰۃ اور حج زمین پر فرض ہوئے-(بخاری)

ارشاد خداوندی ہے:　(سورۃ العنکبوت،آیت نمبر 45)

ترجمہ:"نماز قائم کرو یقینا نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے"-

نماز کا پڑھنا ثواب اور نہ پڑھنا گناہ ہے۔حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا"اسلام میں کوئی بھی حصہ نہیں اس شخص کا جو نماز نہیں پڑھتا"۔ایک اور مقام پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا''نماز دین کے لئے ایسی ہے جیسے آدمی کے بدن کے لئے سر''۔(کنز العمال،جلد 7،حدیث نمبر 18972)

نماز کا مقصد:

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے:(سورہ الذّٰریٰت،آیت نمبر 56)

ترجمہ:"میں نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت(بندگی)کے لئے پیدا کیا ہے"-

نماز درحقیقت دربار الٰہی میں حاضری اور بارہ گاہ خداوندی کی حضوری،پروردگار عالم سے مناجات اور ہم کلامی کا نام ہے۔جیسا کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ''جب میں چاہتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے کلام کروں تو میں نماز پڑھتا ہوں اور جب میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ہم کلام ہوں تو میں قرآن پاک پڑھتا ہوں"۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک سورہ المومنون،آیت نمبر 1 اور 2 میں فرماتے ہیں:

ترجمہ:"بے شک(ان)ایمان والوں نے فلاح پائی جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں"۔

آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:''نماز مومن کا نور ہے"-(ابن ماجہ)

ایک اور مقام پر فرمایا''نماز جنت کی کنجی ہے''-(مشکوٰۃ شریف)

نماز جامع العبادات ہے

روایت ہے کہ جب حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کو معراج ہوئی تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے آسمانوں پر مختلف فرشتوں کے گروہوں کو مختلف عبادات میں مشغول پایا۔کوئی کھڑے ہوئے عبادت کر رہے تھے کوئی قیام کی حالت میں،کوئی رکوع کی حالت میں عبادت کر رہے تھے کوئی سجدے میں پڑے عبادت کر رہے تھے۔آپ خاتم النبیین ﷺ کے دل میں اس کا خیال پیدا ہوا اور ظاہر اور باطن کے جاننے والے اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کی مجموعی عبادات آپ خاتم النبیین ﷺ کو عنایت فرمائی۔

قیام کرنا: کھڑے ہونے والی چیزوں کی عبادت ہے

رکوع: چرنے والے جانداروں کی عبادت ہے۔

سجدہ: زمین سے لگ کر چلنے والے جانداروں کی عبادت ہے-

تسبیح وتہلیل اورقرات: تمام پرندوں کی بندگی ہے۔

سبحان اللہ نماز وہ عبادت ہے جس میں تمام مخلوقات کی عبادات جمع ہیں۔اس کے علاوہ غسل، وضواور پاک صاف کپڑے پہننے کے لئے مال خرچ کرنا زکوٰۃ کی طرح مالی عبادت ہے۔نماز میں اٹھنا بیٹھنا اور تکبیرات کہنا، عبادت حج کا نمونہ ہے۔نفسانی خواہشات کا روکنا: ایک قسم کا روزہ ہے بلکہ نماز میں زیادہ احتیاط پائی جاتی ہے۔مختلف اذکار کرنا فرشتوں کی عبادت ہے۔اس لئے **نماز وہ باعزت عبادت الٰہی ہے جس میں تمام مخلوقات کی عبادت جمع ہے۔**

آداب نماز:

حضرت شیخ حاتمؒ زاہد بلخیؒ نے مندرجہ ذیل آداب نماز بتائے ہیں۔

1۔ ثواب کی امید کرکے نماز شروع کریں (مسجد کو چلیں)　2۔پھر نیت کرکے عظمت کے ساتھ تکبیر کہیں　3۔ترتیل کے ساتھ قرآن پاک پڑھیں

4۔ خشوع کے ساتھ رکوع کریں　5۔اخلاص کے ساتھ تشہد پڑھیں　6۔رحمت کی امید پر سلام پھیر دیں۔

معرفت نماز:

حضرت شیخ حاتمؒ نے فرمایا کہ معرفت نماز یہ ہے کہ یہ تصور رکھیں کہ

1۔کعبہ میرے سامنے ہے　2۔جنت کواپنے دائیں جانب　3۔دوزخ کو بائیں جانب　4۔پل صراط کواپنے پاؤں کے نیچے

5۔میزان کواپنی آنکھوں کے سامنے　6۔موت کے فرشتے کوسر پر　7۔اور یہ کہ یہ میری آخری نماز ہے　8۔اور یہ کہ میں اللہ کودیکھ رہاہوں۔

اگر یہ بات نہیں ہے یہ مرتبہ حاصل نہیں تو یہ سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہاہے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"نماز مومن کی معراج ہے"۔(بخاری ومسلم)

اور فرمایا"نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سکون ہے"-(نسائی)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے معراج کی رات جب پہلے آسمان پر قدم رکھا تو دیکھا کہ بے شمار فرشتے قیام کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کررہے ہیں۔دوسرے آسمان پر فرشتے رکوع کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کررہے ہیں۔تیسرے آسمان پر فرشتے سجدے کی حالت میں ذکر میں مصروف ہیں۔چوتھے آسمان پر دوزانو بیٹھے اللہ کا ذکر کررہے ہیں۔تو پہلے آسمان پر قیام فرض ہوا۔دوسرے پر رکوع، تیسرے پر سجدہ، چوتھے میں قعدہ۔آپ خاتم النبیین ﷺ کے دل میں خیال آیا کہ میری امت میں بھی اس اجتماع کی مثل اجتماع ہوتا۔چنانچہ عیدالمومنین یعنی جمعہ کا دن عطا ہوا۔پس نماز وہ عطیہ ہے کہ پہلے آسمان کے فرشتوں کا قیام، دوسرے آسمان کے فرشتوں کا رکوع، تیسرے آسمان کے فرشتوں کا سجدہ اور چوتھے آسمان کے فرشتوں کا قعدہ اس میں شامل ہے تو نماز معراج کا تحفہ ہے۔اس لئے **نماز معراج المومنین ہے۔مگر معراج المومنین وہ نماز ہے جو دل سے پڑھی جائے۔**

نماز کی فرضیت:

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا"ایک بار حضرت جبرائیلؑ نے خانہ کعبہ کے پاس میری امامت کی اور زوال آفتاب کے فوراً بعد مجھے ظہر کی نماز پڑھائی اور سائے کے دومثل (دوگنا) ہوجانے پر مجھے عصر کی نماز پڑھائی اور پھر افطار روزہ کے وقت مغرب کی نماز پڑھائی۔اور پھر جب شفق غائب ہوگئی تو عشاء کی نماز پڑھائی اور جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہوجاتا ہے یعنی صبح صادق کے وقت مجھے فجر کی نماز پڑھائی اوران تمام نمازوں کے پڑھانے کے بعد فرمایا"محمد خاتم النبیین ﷺ نماز کے یہ وہ اوقات ہیں جن میں آپ خاتم النبیین ﷺ سے پہلے پیغمبروں نے نمازیں ادا کی ہیں اور دونوں وقت کے درمیان نماز کا وقت ہے"-(یعنی سورج طلوع اور غروب سے پہلے)۔(سنن ابی داؤد، جلد1، حدیث نمبر 393)

سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 130 میں فرمان الٰہی ہے

وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَقَبۡلَ غُرُوۡبِہَا ۚ وَمِنۡ اٰنَآئِ الَّیۡلِ فَسَبِّحۡ وَاَطۡرَافَ النَّہَارِ لَعَلَّکَ تَرۡضٰی ۝

ترجمہ: "اپنے رب کی ثنا اور تسبیح کرو سورج کے طلوع اور غروب سے پہلے اور رات کے کچھ اوقات میں بھی (اس کی تسبیح کرو) اور دن کے کناروں پر بھی تا کہ تم رضائے الٰہی حاصل کر سکو"۔

حضرت قتادہؓ نے فرمایا" قبل طلوع الشّمس سے مراد فجر کی نماز ہے اور ''قبل غُرُوبِھَا'' سے مراد عصر کی نماز ہے اور ''انا الیل'' سے مراد مغرب اور عشا کی نمازیں ہیں اور ''اطراف النھار'' سے مراد ظہر کی نماز ہے"۔

ایک انصاری نے حضور پاک خاتم النبیین ﷺ سے دریافت کیا" حضور خاتم النبیین ﷺ فجر کی نماز سب سے پہلے کس نے ادا کی"؟ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

1۔ فجر کی نماز سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے ادا کی۔

2۔ نماز ظہر کو سب سے پہلے حضرت داوٗدؑ نے ادا کیا-

3۔ نماز عصر سب سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام نے ادا کی۔

4۔ نماز مغرب کو سب سے پہلے حضرت یعقوب علیہ السلام نے ادا کی-

5۔ نماز عشاء حضرت یونسؑ نے ادا کی جب وہ مچھلی کے پیٹ سے آزاد ہوئے"۔(الزرقانی فی شرح المواھب-والحلبی فی الحلیۃ)

یہ تھے وہ اوقات جن میں مختلف پیغمبروں نے نمازیں ادا کیں۔رسول پاک خاتم النبیین ﷺ پر سب سے پہلے فجر اور مغرب کی نماز واجب ہوئی اور اس بارے میں حکم ہوا:

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ (سورۃ مومن،آیت نمبر 55)

ترجمہ:" آپ خاتم النبیین ﷺ صبح شام اپنے رب کی تسبیح کریں"۔

نماز کو تحفہ اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ نماز رضائے الٰہی کی چابی ہے۔اس میں تسبیح بھی ہے،تحمید بھی ہے،تقدس بھی ہے،تعظیم بھی ہے۔قرات بھی ہے اور دعا بھی ہے۔اس لئے نماز کی ادائیگی سے انسان اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر لیتا ہے۔اس لیے کہا جاتا ہے کہ فرائض کی ادائیگی سے انسان اللہ کی رضا حاصل کرتا ہے اور نوافل کی ادائیگی سے اس کا قرب حاصل کرتا ہے۔لیکن وہ نماز جو صحیح وقت پر حضور قلبی سے ادا کی جائے۔یعنی آداب کا خیال رکھ کر مقرر وقت پر دل سے پڑھی جائے۔

آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:''نماز دین کا ستون ہے۔اللہ تعالیٰ بغیر نماز کے دین کو قبول نہیں فرمائے گا''۔(عجلونی کشف الخفاء 2:40-کنز العمال)

قرآن پاک میں نماز کی حفاظت کے لئے کہا گیا ہے اور حکم ہوا ہے کہ ''حفاظت کرو نماز کی خصوصاً درمیانی نماز کی''۔اب دیکھتے ہیں کہ ہماری درمیانی نماز کونسی ہے؟ عام طور پر لوگ عصر کی نماز کو درمیانی نماز کہتے ہیں۔اس بات کو سمجھنے کے لئے یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ دن چار ہیں:

1۔ عیسائیوں کا دن 2۔ یہودیوں کا دن 3۔ ہندوؤں کا دن 4۔ مسلمانوں کا دن

عیسائیوں کا دن (عیسوی): رات بارہ بجے سے دوسرے دن رات بارہ بجے تک

یہودیوں کا دن: یہودیوں، پارسیوں، مجوسیوں کا دن: دوپہر بارہ بجے سے دوسرے دن دوپہر بارہ بجے تک (اس لئے ٹھیک بارہ بجے سجدہ جائز نہیں)

ہندوؤں کا دن: (بکمری) ساون، بھادوں وغیرہ۔صبح فجر کے بعد سے دوسرے دن صبح فجر کے بعد تک (اس لئے فجر کے بعد سجدہ مکروہ ہے۔جب تک سورج نہ نکل آئے)۔

مسلمانوں کا دن (ہجری) مغرب کی نماز سے دوسرے دن مغرب کی نماز تک اس لئے ہماری درمیانی نماز، اول نماز مغرب، دوئم نماز عشاء، سوئم نماز فجر، چہارم نماز ظہر، پنجم نماز عصر۔اس حساب سے ہماری درمیانی نماز، نماز فجر ہے۔اس لئے جس نماز کی حفاظت کے لئے کہا گیا ہے وہ فجر کی نماز ہے۔اس لئے فجر کی نماز کے لئے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ''اگر گھوڑے بھی تم پر دوڑ رہے ہوں تب بھی فجر کی نماز ضروری ہے'' یعنی جنگ کی حالت میں بھی اس کو نہیں چھوڑ سکتے۔فجر کی نماز اگر قضا ہو تو ظہر سے پہلے ادا کر دی جائے اور اس کی سنتیں بھی ادا کی جائیں۔ظہر کی نماز بغیر فجر ادا کئے پڑھنا گستاخی ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:''منافق پر فجر اور عشاء بھاری ہوتی ہے اور اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ فجر اور عشاء کی نماز کا ثواب کتنا زیادہ ہے (اور تم چل نہ سکتے) تو گھٹنوں کے بل گھسیٹ کر آتے"۔(صحیح بخاری، حدیث نمبر 657)

حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے "بندے اور کفر کے درمیان حد فاصل نماز کا چھوڑنا ہے"۔(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 1078)

فرائض نماز

نماز میں کل تیرہ فرائض ہیں۔ چھ نماز شروع کرنے سے پہلے اور سات دوران نماز اگر ان میں سے کوئی چھوٹ جائے تو نماز نہ ہوگی

نماز سے پہلے والے فرائض

1۔ (i) بدن کا پاک ہونا (ii) وضو کا ہونا (iii) اگر غسل کی ضرورت ہو تو غسل کرنا

2۔ جگہ کا پاک ہونا

3۔ بدن کا چھپانا

4۔ قبلہ رخ ہونا

5۔ نماز کا وقت ہونا

6۔ نیت کرنا

دوسری قسم کے فرائض (دوران نماز)

1۔ قیام

2۔ تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہنا

3۔ الحمد شریف پڑھنا (سورۃ فاتحہ پڑھنا)

4۔ قرات

5۔ رکوع

6۔ سجدے

7۔ آخیری قعدہ

8۔ سلام پھیرنا (یعنی اپنے ارادے سے نماز کو ختم کرنا)

اگر ان چیزوں میں سے کوئی چیز بھی جان بوجھ کر یا بھول کر رہ جائے تو سجدہ سہو کرنے سے بھی نماز نہیں ہوگی۔

نماز کے واجبات:

1۔ سورت فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت ملانا

2۔ فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں قرات کرنا

3۔ سورہ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا

4۔ رکوع کر کے سیدھا کھڑے ہونا

5۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا

6۔ پہلا قعدہ کرنا

7۔ التحیات پڑھنا

8۔ سلام سے نماز کو ختم کرنا

9۔ امام کے لئے مغرب وعشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اور فجر و جمعہ وعیدین اور تراویح کی سب رکعتوں میں قرات بلند آواز کے ساتھ کرنا

10۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا

11۔ عیدین میں چھ زائد تکبیرین کہنا۔

واجبات میں سے اگر واجب بھول کر چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔ اگر قصداً کسی واجب کو چھوڑ دیا تو دوبارہ نماز پڑھنا واجب ہے۔ سجدہ سہو سے بھی کام نہ چلے گا۔

نماز کی سنتیں

1۔ تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا

2۔ مردوں کو ناف کے نیچے عورتوں کو سینے پر ہاتھ باندھنا

3۔ ثنا سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ آخیر تک پڑھنا، بسم اللہ پوری پڑھنا۔

4۔ ہر رکن سے دوسرے رکن پر منتقل ہونے پر اللہ اکبر کہنا

5۔ رکوع سے اٹھتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لک الحمد کہنا

6 رکوع میں سبحان ربی العظیم تین مرتبہ کم از کم کہنا

7۔ سجدے میں کم از کم تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہنا

8۔ دونوں سجدوں کے درمیان اور التحیات کے لئے مردوں کو داہنا پاؤں کھڑا رکھنا اور بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور عورتوں کو دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال کر دھڑ کے بائیں حصہ پر بیٹھنا۔

9۔ درود شریف پڑھنا

10۔ درود شریف کے بعد دعا پڑھنا

11۔ سلام کے وقت دائیں اور بائیں منہ کا پھیرنا

12۔ سلام میں فرشتوں، مقتدیوں اور جنات جو بھی حاضر ہوں ان کی نیت کرنا

نماز کے مستحبات

1۔ جہاں تک ممکن ہو کھانسی کو روکنا

2۔ جمائی آئے تو دانتوں کو دبا کر منہ بند کرنا۔ یعنی جمائی کو روکنا

3۔ کھڑے ہونے کی حالت میں سجدے کی جگہ اور رکوع میں قدموں پر، سجدے میں ناک پر، اور بیٹھے ہوئے گود میں اور سلام کے وقت کندھے پر نظر رکھنا۔

نماز کے دوران مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھیں۔

1۔ امام کی کسی حرکت سے پہلے حرکت نہ کریں

2۔ رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہوں

3۔ دو سجدوں کے درمیان ٹھیک طرح سے بیٹھیں

4۔ سجدے کے دوران پاؤں زمین پر جمے رہیں

5۔ سجدے کے دوران ناک بھی زمین سے لگی ہوئی ہو۔

نماز کے مفسدات

جن چیزوں سے نماز فاسد ہوجاتی ہے

1۔ بات کرنا تھوڑی ہو یا بہت، قصداً یا بھول کر

2۔ سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا

3۔ چھینک کا جواب دینا

4۔ رنج کی خبر سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا

5۔ اچھی خبر سن کر الحمدللہ یا سبحان اللہ کہنا

6۔ آہ یا اف کا منہ سے نکل جانا

7۔ قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا

8۔ الحمد شریف یا سورت میں قرأت کی غلطی کرنا

9۔ عمل کثیر یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ نماز نہیں پڑھی جارہی۔ دونوں ہاتھوں سے کوئی کام کرنا

10۔ قصداً یا بھول کر کچھ کھالینا

11۔ قبلہ سے سینہ کا پھر جانا

12۔ نماز میں ہنسی آنا یا ہنسنا

ارکان نماز:

1۔ قیام کیا ہے؟: نماز میں کھڑے ہونے کو قیام کہتے ہیں

2۔ قومہ کیا ہے؟: رکوع سے کھڑے ہو کر سیدھا ٹھہر جانے کو قومہ کہتے ہیں

3۔ جلسہ کیا ہے؟: دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں

4۔ قعدہ کیا ہے؟: التحیات کے لئے بیٹھنے کو قعدہ کہتے ہیں۔ دو رکعت والی نماز میں صرف ایک قعدہ ہوتا ہے اور تین یا چار رکعت والی نماز میں 2 قعدے ہوتے ہیں۔ پہلے کو قعدہ اولیٰ اور دوسرے کو قعدہ اخیرہ کہتے ہیں

5۔ تکبیر تحریمہ کیا ہے؟: نیت کر کے اللہ اکبر کہنا، تکبیر تحریمہ کہلاتا ہے یہ پہلی تکبیر، تکبیر اولیٰ کہلاتی ہے۔ نماز میں ہر رکن کی تبدیلی سے پہلے تکبیر یعنی اللہ اکبر کہا جاتا ہے۔

نماز پڑھنے کا طریقہ (عورتوں کی نماز)

باوضو پاک جگہ پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر نماز کی نیت کریں۔ نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔ لیکن اگر زبان سے بھی کرلیں تو یہ بھی درست ہے۔ نیت کر کے اللہ اکبر کہیں۔ اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں۔ پھر دونوں ہاتھوں کو سینے پر اس طرح باندھیں کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر آجائے۔ اس کے بعد ثنا یعنی ''سبحانک اللّٰھم'' آخیر تک پڑھیں۔ اس کے بعد ''اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم'' اور پھر ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پڑھیں۔ پھر الحمد پڑھیں جسے سورہ فاتحہ کہتے ہیں۔ جب ''ولا الضالین'' کہیں تو اس کے فوراً بعد " آمین" کہیں۔ پھر ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' کے بعد قرآن کی کوئی سورت پڑھیں یا کوئی بھی قرآن مجید کی تین آیات پڑھ لیں۔ اس کے بعد ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے رکوع میں جائیں۔ یعنی اس طرح جھک جائیں کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر دونوں گھٹنوں پر رکھ دیں اور دونوں بازو پہلو سے ملائے اور رکوع میں کم از کم تین مرتبہ ''سبحان ربی العظیم'' کہیں۔ اس کے بعد ''سَمِعَ اللہُ لِمَن حَمِدَہ'' کہتے ہوئے کھڑی ہو جائیں۔ پھر کھڑے کھڑے ''ربنا لک الحمد'' کہیں جب خوب سیدھی کھڑی ہو جائیں تو اللہ اکبر کہتی ہوئی سجدے میں جائیں۔ زمین پر پہلے گھٹنے رکھیں پھر ہاتھ رکھیں پھر دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح چہرہ رکھیں کہ پہلے ناک پھر ماتھا رکھا جائے اور ہاتھ اس طرح رکھیں کہ دونوں بانہیں زمین پر بچھ جائیں اور ہاتھ پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں۔ پاؤں کھڑے نہ رہیں بلکہ داہنی طرف نکال دیں اور خوب سمٹ کر سجدہ کریں کہ پیٹ دونوں رانوں سے اور کہنیاں دونوں پہلوؤں سے مل جائیں اور سجدے میں کم از کم تین مرتبہ ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کہیں اس کے بعد اس طرح بیٹھیں کہ دونوں پاؤں داہنی طرف کو نکال دیں اور پچھلے دھڑ کے بائیں حصہ پر بیٹھ جائیں۔ اور دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں خوب ملی ہوئی ہوں اور قبلہ رخ ہوں۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جائیں۔ اس میں بھی کم از کم تین مرتبہ ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کہیں اور یہ سجدہ بھی اوپر بیان کئے گئے طریقہ پر کریں۔ (دوسرے سجدے کے ختم ہونے پر ایک رکعت ہوگئی)۔

دوسرے سجدے کے بعد دوسری رکعت کے لئے اللہ اکبر کہتی ہوئی سیدھی کھڑی ہو جائیں، اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ کی ٹیک سے نہ اٹھیں (اگر مجبوری ہو تو دوسری بات ہے) سیدھی کھڑی ہو کر ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' کے بعد سورہ فاتحہ اور پھر ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' کے بعد کوئی سورت یا قرآن مجید میں سے کسی بھی جگہ سے کم از کم تین آیات پڑھیں۔ اس کے بعد اوپر بیان کئے گئے طریقے پر ایک رکوع قومہ اور دو سجدے کریں، دوسرے سجدے سے فارغ ہو کر اس طرح بیٹھیں کہ دونوں پاؤں داہنی طرف کو

نکال دیں اور پچھلے دھڑ کے بائیں حصہ پر بیٹھ جائیں۔ دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں خوب ملی ہوئی ہوں اور قبلہ رخ ہوں۔ جب بیٹھ جائیں تو تشہد یعنی التحیات آخیر تک پڑھیں۔ التحیات پڑھتے ہوئے جب ''اشھدا ان لا الہ الا اللہ'' پر پہنچیں تو دائیں ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر گول حلقہ بنائیں اور چھوٹی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو بند کرلیں جب ''لا الہ'' کہے تو شہادت کی انگلی اٹھائیں اور ''لا الا اللہ'' کہے تو انگلی کو جھکا کر پورے ہاتھ کی انگلیاں سیدھی کر کے ران پر رکھیں۔

التحیات سے فارغ ہو کر درود شریف پڑھیں، پھر کوئی دعا پڑھیں جو قرآن میں آتی ہو (دو دعا بھی پڑھ سکتے ہیں) اس کے بعد داہنی طرف (کندھے کی طرف) منہ کرتے ہوئے اسلام وعلیکم ورحمۃ اللہ'' کہے اور علیکم کہتے ہوئے ان فرشتوں پر سلام کی نیت کرے جو داہنی طرف ہوں، پھر اسی طرح بائیں طرف منہ پھیرتے ہوئے اسلام وعلیکم ورحمۃ اللہ کہے اور اس وقت علیکم کے خطاب سے ان فرشتوں کی نیت کریں جو بائیں طرف ہوں (یادرکھیں کہ سلام کرتے وقت صرف منہ کو دائیں بائیں کریں گے سینہ قبلہ کے رخ ہی رہے گا)۔ یہ دو رکعت نماز ختم ہوگئیں۔

اگر کسی کو تین رکعت نماز مغرب پڑھنی ہے تو دوسری رکعت میں التحیات پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سیدھی کھڑی ہو جائیں اور ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' کے بعد سورہ فاتحہ پڑھیں اس کے بعد رکوع اور پھر دونوں سجدے کر کے بیٹھ جائیں اور پھر التحیات، درود شریف اور دعا ترتیب وار پڑھیں اور سلام پھیر دیں۔ اگر کسی کو چار رکعت پڑھنی ہیں تو دوسری رکعت پر بیٹھ کر التحیات پڑھ کر کھڑی ہو جائیں اس کے بعد دو رکعتیں اور پڑھیں تیسری رکعت ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پڑھ کر شروع کریں اس کے بعد سورۃ فاتحہ اور پھر کوئی سورت پڑھیں۔ پھر رکوع قومہ اور دونوں سجدے اسی طرح کریں جس طرح پہلے بیان کیا ہے۔ تیسری رکعت کے دوسرے سجدے سے فارغ ہو کر چوتھی رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں اس رکعت کو شروع کرتے ہوئے بھی ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پڑھیں اس کے بعد سورہ فاتحہ اور پھر کوئی اور سورت پڑھیں اور یہ رکعت مکمل کریں۔ چوتھی رکعت کے دوسرے سجدے سے فارغ ہو کر اس طرح بیٹھ جائیں جیسے دوسری رکعت میں بیٹھی تھیں۔ التحیات پوری پڑھ کر درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

1۔ دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت میں (ثنا) سبحانک اللّٰھُمَّ اور (تعوذ) ''اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم'' نہیں پڑھا جاتا۔ بلکہ یہ رکعتیں بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کی جاتی ہیں۔

2 فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کی بعد کوئی سورت یا آیت نہیں پڑھی جاتی۔ صرف بسم اللہ الرحمن الرحیم اور سورہ فاتحہ پڑھ کر سجدے میں چلے جاتے ہیں۔ فرضوں کے علاوہ ہر نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ یا کم از کم تین آیات پڑھنا واجب ہے۔

یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ نماز کی شرائط میں اعضاء کا چھپانا بھی ہے۔ اس میں مرد اور عورت کا حکم الگ الگ ہے۔ ناف سے لے کر گھٹنے کے ختم تک مردوں کو چھپانا فرض ہے اور عورتوں کو سارا بدن چھپانا فرض ہے۔ پیٹ، پیٹھ، کمر، سر، بازو، بانہیں، پنڈلیاں، مونڈھے، گردن وغیرہ، ہاں چہرہ یا قدم یا گٹوں تک ہاتھ کھلے رہیں تو نماز ہو جائے گی اور اگر یہ بھی ڈھکی رہیں تب بھی نماز ہو جائے گی۔ یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ باریک کپڑا پہننا نہ پہننا شرعاً برابر ہے۔ یعنی جس کپڑے میں سے بال اور کھال نظر آتی ہوں وہ کپڑا نہ پہننے کے حکم میں آتا ہے اور اس سے نماز نہیں ہوتی۔

فرض نماز کے بعد ذکر اور دعائیں:

1- 33 مرتبہ سبحان اللہ　33 مرتبہ الحمد اللہ　34 مرتبہ اللہ اکبر　3 مرتبہ چوتھا کلمہ

2- ہر نماز کے بعد سنت کے مطابق تین مرتبہ استغفار کریں۔ گناہ گار گناہ کر کے استغفار کرتے ہیں اور عابد، زاہد اور مخلص بندے نیکی کر کے استغفار کرتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ بارگاہ الٰہی کے لائق ہم کوئی عمل نہیں کر سکتے۔ تین بار استغفار پڑھ کر "اللھمہ اَنۡتَ السَّلَامُ وَمِنۡکَ السَّلَامُ تَبَارَکۡتَ یَاذَالۡجَلَالِ وَالۡاَکۡرَامُ"

ترجمہ: "اے اللہ! تو سلامت رہنے والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے تو بابرکت ہے، اے بزرگی اور عظمت والے"۔

4- آیت الکرسی

5۔ "رَبِّ اَعِنِّیۡ عَلٰی ذِکۡرِکَ وَشُکۡرِکَ وَحُسۡنِ عِبَادَتِکَ"

ترجمہ: "اے رب! میری مدد فرمائیں، تیرا ذکر اور شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں"۔

****

نماز نہ پڑھنے کا عذاب وعتاب کے بارے میں احادیث مبارکہ

1-حدیث:

حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے "جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو"۔(مسند احمد)

2-حدیث:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے "جو شخص دو نمازوں کو بلا عذر ایک وقت میں پڑھے، وہ گناہ کبیرہ کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر پہنچ گیا"۔(مستدرک حاکم)

3-حدیث:

حضرت علیؓ فرماتے ہیں حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا "تین چیزوں میں تاخیر نہ کرنا۔ایک نماز جب اس کا وقت ہوجائے، دوسرا جنازہ جب تیار ہوجائے، اور تیسرے بے نکاحی عورت جب اس کے جوڑ کا خاوند مل جائے۔(یعنی فوراً نکاح کردیا جائے)"۔(مسند احمد، مشکوٰۃ المصابیح)

بہت سے لوگ جو اپنے آپ کو دین دار کہتے ہیں اور گویا نماز کے پابند بھی سمجھے جاتے ہیں وہ کئی کئی نمازیں معمولی بہانہ سے، سفر کا، ملازمت کا یا دُکان وغیرہ کا گھر آکر اکٹھی پڑھ لیتے ہیں یہ گناہ کبیرہ ہے کہ بلا کسی عذر بیماری وغیرہ کے نماز کو وقت پر نہ پڑھا جائے۔گویا بالکل نماز نہ پڑھنے کے برابر گناہ ہوگا۔لیکن بے وقت پڑھنے کا بھی سخت گناہ ہے۔اس سے خلاصی نہ ہوگی۔

4-حدیث:

ایک مرتبہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے نماز کا ذکر فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا "جو شخص نماز کا اہتمام کرے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی اور حساب پیش ہونے کے وقت حجت ہوگی اور نجات کا سبب ہوگی اور جو شخص نماز کا اہتمام نہ کرے اس کے لئے قیامت کے دن نہ نور ہوگا۔نہ اس کے پاس کوئی حجت ہوگی اور نہ ہی نجات کا کوئی ذریعہ۔اس کا حشر فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا"۔(مشکوٰۃ المصابیح)

فرعون کو تو ہر شخص جانتا ہے کہ کس درجے کا کافر تھا۔حتیٰ کہ خدائی کا دعویٰ کیا تھا اور ہامان اس کے وزیر کا نام ہے اور ابی بن خلف مکہ کے مشرکین میں سے بڑا سخت دشمن اسلام تھا۔ہجرت سے پہلے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے کہا کرتا تھا ''میں نے ایک گھوڑا پالا ہے اس کو بہت کچھ کھلاتا ہوں، اس پر سوار ہوکر (نعوذ باللہ) تم کو قتل کر دوں گا"۔حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے ایک مرتبہ اس سے فرمایا تھا "انشاءاللہ میں ہی تمہیں قتل کروں گا"۔احد کی لڑائی میں وہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کو تلاش کرتا پھرتا تھا اور کہتا تھا "اگر وہ آج بچ گئے تو میری خیر نہیں"، چنانچہ حملہ کرنے کے ارادے سے وہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کے قریب پہنچ گیا۔صحابہ کرامؓ نے ارادہ کیا کہ اس کو دور ہی سے نمٹا دیں۔آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "اس کو آنے دو"۔جب وہ قریب آیا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک صحابی کے ہاتھ سے برچھا لے کر اس کو مارا جو اس کی گردن پر لگا۔اور ہلکا سا خراش اس کی گردن پر آ گیا۔مگر اس کی وجہ سے وہ گھوڑے سے لڑھکتا ہوا گرا اور بھاگتا ہوا اپنے لشکر میں پہنچ گیا۔کفار نے اس کو اطمینان دلایا کہ معمولی سی خراش ہے کوئی فکر کی بات نہیں۔لکھتے ہیں کہ اس کے چلانے کی آواز ایسی ہوگئی تھی جیسے بیل کی آواز ہوتی ہے۔ابوسفیان نے جو اس لڑائی میں بڑے زوروں پر تھا اس کو شرم دلائی کہ اتنی ذرا سی خراش پر اتنا چیختا ہے۔اس نے کہا "تجھے خبر بھی ہے کہ چوٹ کس نے لگائی ہے؟ یہ محمد خاتم النبیین ﷺ کی مار ہے مجھے اس سے اس قدر تکلیف ہو رہی ہے کہ لات وعزیٰ (دو مشہور بتوں کے نام) کی قسم اگر یہ تکلیف سارے حجاز والوں کو تقسیم کردی جائے تو سب کے سب ہلاک ہوجائیں"۔محمد خاتم النبیین ﷺ نے مکہ میں مجھے کہا تھا "میں تجھے قتل کروں گا"۔میں نے اس وقت سمجھ لیا تھا کہ اب میں بچ نہیں سکتا۔اگر وہ اس کہنے کے بعد مجھ پر تھوک بھی دیتے تو میں اس سے بھی مرجاتا"۔چنانچہ مکہ مکرمہ پہنچنے سے ایک دن پہلے وہ راستہ ہی میں مر گیا۔

5-حدیث:

ایک حدیث میں آیا ہے "　　جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے حق تعالیٰ شانہ پانچ طرح سے اس کا اکرام اور اعزاز

فرماتے ہیں-

1۔ ایک یہ کہ اس پر سے رزق کی تنگی ہٹادی جاتی ہے-

2۔ دوسرے یہ کہ اس سے عذاب قبر ہٹادیا جاتا ہے-

3۔ تیسرے یہ کہ قیامت کو اس کا نامہ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

4۔ چوتھے یہ کہ پل صراط سے بجلی کی طرح گزرجائیں گے-

5۔ پانچویں یہ کہ حساب کتاب سے محفوظ رہیں گے"۔

اور جو شخص نماز میں سستی کرتا ہے اس کو پندرہ طریقے سے عذاب ہوتا ہے۔ پانچ طرح سے دنیا میں۔ تین طرح سے موت کے وقت، تین طرح قبر میں، تین طرح قبر سے نکلنے کے بعد، دنیا کے پانچ تو یہ ہیں:۔

1۔ اول یہ کہ اس کی زندگی میں برکت نہیں رہتی۔

2۔ دوسرے یہ کہ صلحا (صالحین) کا نور اس کے چہرے سے ہٹادیا جاتا ہے۔

3۔ تیسرے یہ کہ اس کے نیک کاموں کا اجر ہٹادیا جاتا ہے۔

4۔ چوتھا یہ کہ اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

5۔ پانچویں یہ کہ نیک بندوں کی دعاؤں میں اس کا استحقاق نہیں رہتا

اور موت کے وقت کے تین عذاب یہ ہیں۔

1۔ اول ذلت سے مرتا ہے۔

2۔ دوئم بھوکا مرتا ہے۔

3۔ تیسرے پیاس کی شدت میں موت آتی ہے اگر سمندر بھی اس کو پلا دیا جائے تب بھی پیاس نہیں بجھتی۔

قبر کے تین عذاب یہ ہیں۔

1۔ اول یہ کہ قبر اس پر اس قدر تنگ ہوجاتی ہے کہ پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔

2۔ دوسرا قبر میں آگ جلادی جاتی ہے۔

3۔ تیسرا قبر میں ایک سانپ اس پر ایسی شکل کا مسلط کردیا جاتا ہے جس کی آنکھیں آگ کی ہوتی ہیں اور ناخن لوہے کے اتنے لمبے کہ ایک دن پورا چل کر ان کے آخر تک پہنچا جائے اس کی آواز بجلی کی کڑک کی طرح ہوتی ہے وہ کہتا ہے کہ مجھے میرے رب نے تجھ پر مسلط کیا ہے۔ کہ تو صبح کی نماز نہیں پڑھتا تھا اس لئے میں تجھے آفتاب کے نکلنے تک ڈسنگے جاؤں گا۔ اور ظہر کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے تجھے عصر تک ڈسنگے جاؤں گا اور عصر کی نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے مغرب تک اور مغرب کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے عشاء تک اور عشاء کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے صبح فجر تک تجھے ڈسنگے جاؤں گا۔۔ جب وہ مردے کو ایک مرتبہ ڈنگ مارتا ہے تو مردہ ستر ہاتھ زمین کے اندر چلا جاتا ہے۔ پھر اوپر لایا جاتا ہے اور پھر مارا جاتا ہے اس طرح قیامت تک اس کو عذاب ہوتا رہے گا۔

قبر سے نکلنے کے بعد تین عذاب یہ ہیں۔

1۔ حساب سختی سے کیا جائے گا

2۔ جہنم میں داخل کردیا جائے گا۔

3۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کے چہرے پر تین سطریں لکھی ہوئی ہوں گے۔

(ا) پہلی سطر میں: اللہ کے حق کو ضائع کرنے والے

(ب) دوسری سطر میں: اللہ تعالیٰ کے غصہ کے ساتھ مخصوص

(ج) تیسری سطر میں جیسا کہ تو نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے حق کو ضائع کیا آج تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہے"۔(فضائل اعمال، مولانا محمد زکریا)

6-حدیث:

بخاری شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کا معمول تھا کہ صبح کی نماز کے بعد دریافت فرماتے کہ کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔اگر کوئی دیکھتا تو بیان کر دیتا۔حضور پاک خاتم النبیین ﷺ اس کی تعبیر ارشاد فرما دیتے۔ایک مرتبہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا"میں نے ایک خواب دیکھا کہ دو شخص آئے اور مجھے لے گئے اس کے بعد بہت لمبا خواب ذکر فرمایا۔منجملہ ان کے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا ہے اور پتھر اس زور سے مارا جاتا ہے کہ وہ لڑھکتا ہوا دور جا گرتا ہے۔اتنے میں اس کو اٹھایا جاتا ہے تو وہ سر پھر ویسا ہی ہو جاتا ہے۔تو دوبارہ اس کو ویسے ہی مارا جاتا ہے۔حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے اپنے دونوں ساتھیوں سے دریافت فرمایا"یہ شخص کون ہے"۔تو انہوں نے بتایا"اس شخص نے قرآن پاک پڑھا اور پھر اس کو چھوڑ دیا اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا تھا"۔ایک دوسری حدیث میں اس قسم کا ایک قصہ ہے جس میں حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے ایک جماعت کے ساتھ یہ برتاؤ دیکھا تو حضرت جبرائیلؑ سے دریافت کیا"یہ کیا معاملہ ہے"؟ تو حضرت جبرائیلؑ نے جواب دیا کہ"یہ وہ لوگ ہیں جو نماز میں سستی کرتے تھے"(ترغیب)

7-حدیث:

ایک حدیث ہے کہ شب معراج میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا ہے اور اِس زور سے پتھر مارا جاتا ہے کہ پتھر سے ٹکرا کر دور جا گرتا ہے۔اِس پتھر کو اٹھایا جاتا ہے تو وہ سر پھر ویسا ہی ہو جاتا ہے تو دوبارہ اِس کو زور سے مارا جاتا ہے۔آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ''یہ کیا معاملہ ہے''؟۔انہوں نے کہا کہ''یہ وہ لوگ ہیں جن کی سرگرانی انہیں نماز کے لیے اٹھنے نہیں دیتی تھی۔یعنی نماز میں سستی کرتے تھے''۔(الترغیب والترہیب:837)

8-حدیث:

حضرت ابو ہریرہؓ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ سے نقل کرتے ہیں"جب مردہ قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو جو لوگ قبر تک ساتھ گئے تھے وہ واپس بھی نہیں ہوتے کہ فرشتے اس کے امتحان کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں۔اس وقت اگر وہ مومن ہے تو نماز اس کے سر کے قریب ہوتی ہے اور زکوۃ دائیں جانب اور روزہ بائیں جانب اور جتنے بھلائی کے کام ہے وہ پاؤں کی جانب ہوتے ہیں اور ہر طرف اس کا احاطہ کر لیتے ہیں کہ اس کے قریب تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔فرشتے دور ہی کھڑے ہو کر سوال کرتے ہیں"۔(درمنشور)

9-حدیث:

حضور پاک خاتم النبیین ﷺ سے نقل کیا گیا ہے ''جو شخص اپنی نماز کو قضا کر دے گو بعد میں پڑھ بھی لے پھر بھی اپنے وقت پر نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک حقب جہنم میں جلے گا اور حقب کی مقدار اسی(80) برس کی ہوتی ہے اور ایک برس 360 دن کا اور قیامت کا ایک دن ایک ہزار برس کے برابر ہوگا۔اِس حساب سے ایک حقب کی مقدار 2 کروڑ اٹھاسی برس کی ہوئی''۔(مجالس الابرار، المجالس الحادی والخمسون فی بیان فریضۃ الصلاۃ ص:22)

10-حدیث:

ابو اللیث سمرقندی نے قرۃ العیون میں حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے "جو شخص ایک فرض نماز بھی جان بوجھ کر چھوڑ دے اس کا نام جہنم کے دروازہ پر لکھ دیا جاتا ہے اور اس کو اس میں جانا ضروری ہے"۔(قرۃ العیون، ابو نعیم)

11-حدیث:

"دین بغیر نماز کے نہیں، نماز دین کے لئے ایسی ہے جیسا آدمی کے بدن کے لئے سر ہوتا ہے"۔(کنز العمال، جلد 7، حدیث نمبر 18972)

12-حدیث:

ایک حدیث ہے کہ"قیامت کے دن سب سے پہلے تارکین نماز کے منہ کالے کئے جائیں گے اور جہنم میں ایک وادی ہے جسے لملم کہا جاتا ہے اس میں سانپ رہتے ہیں ہر سانپ اونٹ جتنا موٹا اور ایک ماہ کے سفر کے برابر طویل ہوگا وہ بے نمازی کو ڈسے گا اور اس کا زہر ستر سال تک بے نمازی کے جسم میں جوش مارتا رہے گا، پھر

اس کا گوشت گل جائے گا"۔(مکاشفۃ القلوب اردوص ۴۰۴)

نماز باجماعت

جماعت سے نماز پڑھنے کے بارے میں بہت تاکید وارد ہوئی ہیں۔

نماز باجماعت ادا کرنے کے فضائل:

1- حدیث:

حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں گھر کے اندر یا بازار (دوکان وغیرہ) میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا ثواب زیادہ ملتا ہے۔کیونکہ جب کوئی شخص تم میں سے وضو کرے اور اس کے آداب کا لحاظ رکھے پھر مسجد میں صرف نماز کی غرض سے آئے تو اس کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ ایک درجہ اس کا بلند کرتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے۔اس طرح وہ مسجد کے اندر آئے گا۔مسجد میں آنے کے بعد جب تک نماز کے انتظار میں رہے گا۔اسے نماز ہی کی حالت میں شمار کیا جائے گا اور جب تک اس جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے تو فرشتے اس کے لیے رحمت خداوندی کی دعائیں کرتے ہیں "اے اللہ!اس کو بخش دے،اے اللہ! اس پر رحم کر"۔جب تک کہ ریح خارج کر کے (وہ فرشتوں کو) تکلیف نہ دے"۔(صحیح بخاری،حدیث نمبر 477)

2- حدیث:

حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" جو شخص گھر سے وضو کر کے جماعت کے لئے نکلا۔ جب تک وضو رہے گا فرشتے سلامتی بھیجتے رہیں گے"۔(بخاری 1:232،رقم 620)

3- حدیث:

حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا''جس نے نماز کے لیے وضو کیا اور وضو کی تکمیل کی، پھر فرض نماز کے لیے چل کر گیا اور لوگوں کے ساتھ یا جماعت کے ساتھ نماز ادا کی یا مسجد میں نماز پڑھی،اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کردے گا۔''(صحیح مسلم حدیث نمبر 549)

4- حدیث:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" جو شخص تکبیر اولیٰ کے ساتھ (نیت کرنے کے بعد "اللہ اکبر" کہنا،پہلی تکبیر ہے جو تکبیر اولیٰ کہلاتی ہے)40 دن اخلاص کے ساتھ اسطرح پڑھے کہ اس کی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو تو اس کو دو پروانے ملتے ہیں۔ایک پروانہ جہنم سے چھٹکارے کا اور دوسرا انفاق سے بری ہونے کا"۔(ترمذی،ابواب الصلاۃ التکبیرۃ الاولی 1:281 رقم 241،ترغیب وترھیب)

5- حدیث:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں نماز کے لئے جائے اور وہاں پہنچ کر معلوم ہو کہ جماعت ہو چکی تو بھی اس کو جماعت کی نماز کا ثواب ہوگا"۔(سنن ابی داؤد،حدیث نمبر 564-سنن نسائی،حدیث نمبر 856)

6-حدیث:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" پہلی صف (اللہ سے قریب ہونے میں) فرشتوں کی صف کی مانند ہے،اگر اس کی فضیلت کا علم تم کو ہوتا تو تم اس کی طرف ضرور سبقت کرتے،ایک شخص کا دوسرے شخص کے ساتھ مل کر جماعت سے نماز پڑھنا اس کے تنہا نماز پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے،اور ایک شخص کا دو شخصوں کے ساتھ مل کر جماعت سے نماز پڑھنا ایک شخص کے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے،جتنی تعداد زیادہ ہو اتنی ہی وہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہوگی"۔(سنن ابی داؤد،حدیث نمبر 555)

7- حدیث:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" قیامت کے دن جب ہر شخص پریشان ہوگا۔سات آدمی ایسے ہونگے جو اللہ کی رحمت کے سائے میں ہوں گے۔ان

میں ایک شخص وہ ہوگا جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے کہ جب باہر آئے پھر واپس مسجد میں جانے کی خواہش ہو"۔(بخاری شریف)

8- حدیث:

ایک حدیث میں وارد ہوا ہے کہ "جو شخص مسجد سے الفت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے الفت فرماتے ہیں"۔(معجم اوسط، ج4،ص400،حدیث 6383)

محمد بن سماعہؒ ایک بزرگ عالم ہیں جو امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے شاگرد ہیں۔ ایک سو تین برس کی عمر میں انتقال ہوا۔ اس وقت وہ دوسو رکعت نفل روزانہ پڑھا کرتے تھے کہتے ہیں" مسلسل 40 برس تک میری ایک مرتبہ کے علاوہ تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ صرف ایک مرتبہ جس دن میری والدہ کا انتقال ہوا۔ اس مشغولی کی وجہ سے تکبیر اولیٰ فوت ہوگئی"۔ یہ بھی کہتے ہیں "ایک مرتبہ میری جماعت کی نماز فوت ہوگئی تو میں نے اس وجہ سے کہ جماعت کی نماز کا ثواب 25 درجے زیادہ ہے اس نماز کو 25 مرتبہ پڑھا تو خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے محمدؒ 25 مرتبہ نماز تو پڑھ لی مگر ملائکہ کی آمین کا کیا ہوگا"۔

ملائکہ کی آمین کا مطلب یہ ہے کہ بہت سی احادیث میں یہ ارشاد نبوی خاتم النبیین ﷺ آیا ہے "جب امام سورہ فاتحہ کے بعد آمین کہتا ہے تو ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں۔ جس شخص کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ ہو جاتی ہے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں"۔(صحیح بخاری، حدیث نمبر 780)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ارشاد فرماتے ہیں "جو شخص یہ چاہے کہ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مسلمان بن کر حاضر ہو وہ ان نمازوں کو ایسی جگہ ادا کرنے کا اہتمام کرے جہاں اذان ہوتی ہو(یعنی مسجد میں) اس لئے کہ حق تعالیٰ نے تمہارے نبی خاتم النبیین ﷺ کے لئے ایسی سنتیں جاری فرمائی ہیں جو سراسر ہدایت ہیں انہی میں سے ایک یہ جماعت کی نماز بھی ہے۔ اگر تم لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو گے جیسا کہ فلاں شخص پڑھتا ہے تو تم نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سنت کے چھوڑنے والے ہوگے اور سمجھ لو کہ اگر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سنت کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر مسجد میں جائے تو اس کے ہر قدم پر ایک ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک ایک خطا معاف ہوتی ہے اور ہم تو اپنا یہ حال دیکھتے تھے کہ جو شخص کھلم کھلا منافق ہو وہ تو جماعت سے رہ جاتا تھا، ورنہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کے زمانے میں عام منافقوں کو بھی جماعت کے چھوڑنے کی ہمت نہ ہوتی تھی، یا کوئی سخت بیمار، ورنہ جو شخص دو آدمیوں کے سہارے سے گھسیٹتا ہوا جا سکتا تھا وہ بھی صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا"۔(ابوداؤد، ابوحاتم، ابن حبان)

ان تمام باتوں کے علاوہ مسلمانوں کے ایسے اجتماع میں جن میں اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کرنے والے، اس کی رحمت کو طلب کرنے والے، اس سے ڈرنے والے موجود ہوں اور سب کے سب اللہ ہی کی طرف متوجہ ہوں، برکتوں کے نازل ہونے اور رحمتوں کے متوجہ ہونے کی عجیب خاصیت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ امت محمدیہ (خاتم النبیین ﷺ) کا ایک سب سے بڑا مقصد دین اسلام کو تمام دنیا میں پھیلانا کہ اللہ کا بول بالا کرنا ہے۔ اس لئے محلہ کا اجتماع ہر نماز کے وقت قرار دیا اور جماعت کی نماز اس کے لئے شروع ہوئی اور تمام شہر کا اجتماع آٹھویں دن قرار دیا اور جمعہ کی نماز اس کے لئے تجویز ہوئی۔

نماز باجماعت کے چھوڑنے پر گناہ اور عتاب:

1۔حدیث:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا" جو شخص اذان کی آواز سنے اور بلا کسی عذر کے نماز کو نہ جائے (گھر پر یا دکان وغیرہ پر ہی پڑھ لے) تو وہ نماز قبول نہ ہوگی"۔صحابہ کرامؓ نے عرض کیا" عذر سے کیا مراد ہے"؟ فرمایا" مرض ہو یا کوئی خوف ہو"۔(ابوداؤد، ابوحاتم، ابن حبان)

2۔حدیث:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" سراسر ظلم ہے، کفر ہے اور نفاق ہے (اس شخص کا فعل) جو اللہ کے منادی (یعنی مؤذن) کی آواز سنے اور نماز کو نہ جائے"(فضائل اعمال)

3۔حدیث:

حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "میرا دل چاہتا ہے کہ چند جوانوں سے کہوں کہ بہت سا ایندھن اکٹھا کر کے لائیں پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو بلا عذر گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں اور جا کر ان کے گھروں کو جلا دوں"۔(بخاری و مسلم)

4۔حدیث:

حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے کہ "جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں باجماعت نماز نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے۔ اس لئے جماعت کو ضروری سمجھ، بھیڑیا اکیلی بکری کو کھا جاتا ہے اور آدمیوں کا بھیڑیا شیطان ہے"۔(سنن ابی داؤد، حدیث نمبر 548)

5۔حدیث:

حضرت عثمانؓ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا قول نقل کیا ہے" جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے آدھی رات تک نماز ادا کی اور جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی اس نے ساری رات نماز ادا کی"۔(صحیح مسلم، حدیث نمبر 454-ترمذی، حدیث نمبر 221-سنن ابی داؤد حدیث نمبر 555)

قرآن پاک میں سورہ قلم، آیت نمبر 43-42 ارشاد خداوندی ہے:

ترجمہ:"جس دن حق تعالیٰ شانہ ساق تجلی فرمائیں گے(جو ایک خاص قسم کی تجلی ہوگی) اور لوگ اس دن سجدے کے لئے بلائے جائیں گے ان کی آنکھیں شرم کے مارے جھکی ہوئی ہوں گی اور ان پر ذلت چھائی ہوئی ہوگی۔ اس لئے کہ یہ لوگ دنیا میں سجدے کے لئے بلائے جاتے تھے اور یہ صحیح سالم تندرست تھے پھر بھی سجدہ نہیں کرتے تھے"۔

ساق کی تجلی ایک خاص قسم کی تجلی ہے جو میدان حشر میں ہوگی۔ اس تجلی کو دیکھ کر سارے مسلمان سجدے میں گر جائیں گے لیکن کچھ لوگ باوجود کوشش کے سجدے میں نہ جا سکیں گے۔ جو لوگ باوجود کوشش کے سجدے میں نہ جا سکیں گے ان کے حوالے سے مختلف روایات ہیں:

1-حضرت کعبؓ الاحبار فرماتے ہیں"قسم ہے اس پاک ذات کی جس نے تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام، زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور قرآن شریف حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ پر نازل فرمایا یہ آیتیں(سورہ قلم، آیت نمبر 43-42) فرض نمازوں کو جماعت سے ایسی جگہ پڑھنے کے بارے میں جہاں اذان ہوتی ہو نازل ہوئی ہیں"-

2-حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے"یہ وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں جماعت کی نماز کے واسطے بلائے جاتے تھے اور جماعت سے نماز نہیں پڑھتے تھے"۔

3-دوسری تفسیر بخاری شریف میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے منقول ہے کہ میں نے حضور پاک خاتم النبیین ﷺ سے سنا ہے"یہ وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں دکھاوے کے واسطے نماز پڑھتے تھے"۔

4-تیسری تفسیر یہ ہے"یہ کافر لوگ ہیں"۔

5-چوتھی تفسیر یہ ہے"یہ منافق لوگ ہوں گے"۔

بہر حال اس تفسیر کے موافق جس کو حضرت کعب الاحبارؓ قسم کھا کر ارشاد فرماتے رہے ہیں اور حضرت ابن عباسؓ جیسے جلیل القدر صحابی تفسیر فرما رہے ہیں"یہ وہ لوگ ہیں جو باجماعت نماز کے لئے مسجد میں نہیں جاتے تھے"۔

کتنے شرم کی بات ہوگی اس مقام پر جہاں سارے مسلمان سجدے میں مشغول ہوں گے اور ان سے سجدہ ادا نہ ہو سکے گا۔

****

نماز ہمیں عاجزی کا درس دیتی ہے

اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کو تخلیق فرمایا۔اس کی ذات پاک ہے اور وہی ہر چیز کا مالک ہے۔وہ کل جہانوں کا پیدا کرنے والا ہے۔اس نے انسان کو حواس خمسہ یعنی دیکھنے، سننے، چکھنے، بولنے اور سونگھنے کی خصوصیات سے نوازا۔وہ ہر جگہ اور ہر مقام پر موجود ہے۔وہ ''رحیم'' ہے ایسا رحیم ہے کہ اس کو بھی دیتا ہے جو اس کا کہنا مانے اور اس کو خالق تسلیم کرے اور اس کو بھی دیتا ہے جو اس کا کہنا نہ مانے اور نہ اس کو خالق تسلیم کرتے ہوں۔ بلکہ اس کو مانتا ہی نہیں وہ ایسے لوگوں کو بھی دیتا ہے؟ اس لئے کہ وہ رب ہے اور اس نے اس کائنات کو زندگی دی اور اسے اس کائنات میں زندگی سب سے زیادہ عزیز ہے۔اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم خلوص دل سے اس باری تعالیٰ کے حضور اپنا سر جھکا دیں۔

وہی تو ہے جس نے انسان کو پیدا کیا اور ایک مشین کی طرح جسم کے کل پرزوں کو انسان کے کام میں لگا دیا۔انسانی جسم کا ایک ایک پرزہ اپنی جگہ ایک مسلم حیثیت رکھتا ہے لیکن انسانی جسم میں دل اور دماغ کا نظام ہی جدا ہے۔دانشوروں کا خیال ہے کہ انسانی جسم میں دماغ ایک ایسی حقیقت ہے جو ہر ایک چیز کو پہچان سکتا ہے۔ اس لئے کسی بھی مشکل کا حل صرف اور صرف دماغ ہی کی کاوشوں سے ملتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ دماغ بے شمار صلاحیتوں کا حامل ہوتا ہے۔دنیاوی طاقت حاصل کرنے کی تدابیر ہوشیاری، چالاکی، محبت، اُنس، ہوس، خوف، لالچ، خود غرضی کے عناصر دماغ ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔انسانی جسم کے کل پرزوں کو مشین کے کل پرزوں کی طرح آرام کی ضرورت ہوتی ہے۔انسانی جسم کے پرزوں کو 24 گھنٹوں کے دوران کم از کم آٹھ گھنٹے آرام کی ضرورت ہوتی ہے اور یہی کیفیت دماغ کی ہوتی ہے۔نیند سے بیدار ہونے کے بعد دماغ نئی طاقت اور توانائی سے کام شروع کر دیتا ہے اور انسان کے ماضی، حال اور مستقبل سے دیگر تعلق رکھنے والی یادداشت بھی واپس آ جاتی ہے۔لیکن دل انسانی جسم کا ایک ایسا عجیب وغریب پرزہ ہے کہ جیسے ہی انسانی زندگی وجود میں لائی جاتی ہے۔یہ حرکت میں آ جاتا ہے اور دل کی یہ حرکت شروع ہونے کے بعد زندگی تک کبھی نہیں رکتی۔انسان کے سوتے جاگتے چلتے پھرتے ہر وقت یہ حرکت جاری رہتی ہے۔انسانی زندگی کی بقا دل کی اس حرکت کی وجہ سے ہے۔دل فرشتوں کی آماجگاہ ہے۔دل کو جو اہمیت حاصل ہے انسانی جسم کے کسی پرزے کو وہ حیثیت حاصل نہیں ہے۔دل نوری غذا سے تقویت پاتا ہے۔یہ ناری غذا کبھی بھی نہیں لیتا۔اگر دل کو نوری غذا نہ ملے تو چالیس سال تک یہ اپنی طاقت سے زندہ رہتا ہے اور پھر بھی اگر نوری غذا نہ ملے تو یہ دل مر جاتا ہے۔پھر دل ایک خالی گوشت کے ٹکڑے کی حیثیت میں باقی رہتا ہے اور گوشت کے ٹکڑے کی شکل میں دل تو کتوں میں بھی ہوتا ہے۔جسم کے اندر دماغ کا مقام انسانی جسم میں بلند ترین مقام ہے یہ بلندی دماغ کو سطح زمین کے حوالے سے ہے۔یعنی پاؤں کی سطح کی نسبت سے اگر انسان سیدھا کھڑا ہو تو دماغ پیروں سے کم از کم دو میٹر یا دو گز کی بلندی پر ہوتا ہے۔اور دل، دل سطح زمین سے انسانی قد کی نسبت تقریباً تین/ چوتھائی کی 3/4 بلندی پر رکھا گیا ہے۔قرآن پاک میں (سورۃ محمد، آیت نمبر 24) فرمان الٰہی ہے:

ترجمہ:" کیا ان کے دلوں پر قفل پڑ گئے ہیں"۔

یہاں پر دلوں سے مراد قلب ہے۔اب یہاں پر ہم اس عمل کا تجزیہ کرتے ہیں کہ کیسے اللہ تعالیٰ ہمیں نماز میں عاجزی سکھاتا ہے سب سے پہلے دماغ کو لیتے ہیں۔''دماغ'' کے حوالے سے سماجی طور پر کسی خود سر شخص کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں ''فلاں شخص بہت اونچے دماغ کا ہے'' یا فلاں بہت مغرور ہے یا فلاں کند ذہن ہے یا فلاں بیوقوف یا نا سمجھ ہے۔اس طرح انسانی جسم کے ایک پرزے کو ہم ''ناک'' کہتے ہیں۔طبعی طور پر یہ سانس لینے والا پرزہ ہے لیکن ہم معاشرے میں ناک کے حوالے سے یہ الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں ''اس کی ناک بہت اونچی ہے'' فلاں اپنی ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتا۔ یا فلاں بہت نک چڑھا یا نک چڑھی ہے وغیرہ وغیرہ۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ ''ناک'' کو بھی غرور یا اَنا کا درجہ دیا گیا ہے اور ناک کا ''درجہ دماغ'' کے حساب سے مغروریت اور انا میں زیادہ بڑھا ہوا ہے۔

اب ''کان کو لیتے ہیں'' کان طبعی طور پر سننے کا آلہ ہے لیکن جب کوئی یہ کہتا ہے کہ میں اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتی ہوں یا ہم کسی بات پر توبہ توبہ کہتے ہوئے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہیں تو یہاں پر ان جملوں کا مطلب اپنی بے بسی، اپنی عاجزی انکساری ظاہر کرنا ہوتا ہے۔اب ہم سب سے زیادہ اہم عبادت نماز شروع کرتے ہیں۔

''نماز مومن کی معراج ہے''

لیکن اس معراج پر ہم انتہائی عاجزی اور انکساری کے بعد پہنچ سکتے ہیں اگر ایسا نہیں ہے تو یہ معراج ہم حاصل نہیں کر سکتے۔ جب ہم نے ذہنی طور پر قبول کر لیا کہ اللہ ایک ہے وہ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور وہ ہی تمام جہانوں کا حقیقی بادشاہ ہے تو پھر ہم کلمہ کے بعد دوسرے حکم نماز اور جس کے پیچھے معراج چھپی ہے اس کی طرف آتے ہیں۔ جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو نماز کی نیت کرتے وقت ہم اس حالت میں ہوتے ہیں کہ (قیام میں) پاؤں کی انگلیوں کے حساب سے دماغ سطح زمین سے 2 گز کی بلندی پر ہوتا ہے۔ پھر ہم اپنے دونوں ہاتھ اوپر لے جاتے ہیں اور کانوں کو چھوتے ہیں اور منہ سے اقرار کرتے ہیں ''اللہ اکبر'' اللہ بہت بڑا ہے یعنی یہ صورت حال کچھ ایسی ہے کہ ''سر، دماغ اور ناک جن کو معاشرے میں غرور کی نشانی سمجھا جاتا ہے قیام کی حالت میں یہ چیزیں سطح زمین سے چھ فٹ کی بلندی پر ہیں۔ اب ہم نے اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں کو چھوتے ہوئے اپنی عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتے ہوئے رٹے رٹائے جملے کی صورت میں کہہ دیا۔ ''اللہ اکبر'' اللہ بہت بڑا ہے۔ قیام کے بعد دوسرے درجے پر ہم رکوع میں آتے ہیں یعنی ہم جھک جاتے ہیں پاؤں اب بھی زمین پر ہوتے ہیں۔ لیکن اب سر، دماغ اور ناک پاؤں کی نسبت آدھی بلندی پر آجاتا ہے اور جب یہ پوزیشن ہوتی ہے تو منہ سے جو الفاظ نکل رہے ہیں وہ ہیں ''سبحان ربی العظیم'' پاک ہے میرا رب جو عظیم ہے۔

اس کے بعد تیسرے درجے میں سجدے کا عمل ہوتا ہے۔ اب یہی سر، ماتھا اور ناک اور پاؤں کی انگلیاں ایک ہی سطح کو چھو رہی ہوتی ہیں اور انسانی جسم کا وہ پرزہ جسے بنیادی طور پر غرور کا نشان سمجھا جاتا ہے یعنی ماتھا اور دماغ اس درجہ میں ایک ہی سطح پر آجاتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ناک بھی سطح زمین کو چھو رہی ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں انسانی جسم کے تمام پرزے ایک ہی سطح پر آجاتے ہیں۔ اب یہاں پر انسان کی ہستی صفر ہو جاتی ہے ایسے میں جو الفاظ دہرائے جاتے ہیں وہ ہیں ''سبحان ربی الاعلیٰ'' پاک ہے میرا رب جو اعلیٰ ہے۔

اب دو چیزیں ہمارے سامنے بہت ہی خوبصورتی سے سامنے آگئیں۔ ایک اللہ نے جو الفاظ انسان کو ان حالات میں سکھائے ہیں وہ ہیں ''اکبر، عظیم اور اعلیٰ'' قیام کی حالت میں ہم نے لفظ اکبر استعمال کیا، رکوع کی حالت میں ہم نے لفظ عظیم استعمال کیا، اس لئے کہ یہاں پر اللہ تعالیٰ کی عظمت قیام کی نسبت زیادہ بلند ہو گئی اور سجدے کی حالت میں جب ہم نے اپنی ذات کی نفی کر دی تو یہ عظمت اور زیادہ ہو گئی ہم نے اعلیٰ کا لفظ استعمال کیا۔ اس طرح ہمیں لفظ ''بلند'' کا مفہوم واضح ہو گیا اور یہ سب کچھ اس حالت میں ہوا کہ ہم نے یہ الفاظ اپنے دماغ میں محفوظ کر لئے ہیں۔ ہم نے کانوں کو چھوتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتے ہوئے نہایت عاجزی کے ساتھ قیام، رکوع اور سجود کر کے اپنی ہستی کو صفر کر دیا کہ ''اے ذات باری تعالیٰ میں تیرے سامنے عاجز ہوں مجھے اپنی راہ میں قبول و منظور فرما'' یعنی ''اللہ اکبر'' ''سبحان ربی العظیم'' اور ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کے الفاظ ہمارے دل سے نکلیں تو جو کیفیت ہماری ہو گی اس کو الفاظ بیان نہیں کر سکتے۔

ایسی نماز جس میں دل اللہ تعالیٰ کی طرف ہو اور دل سے اس کی بڑائی اور عظمت اور اس کے اعلیٰ اور ارفع ہونے کا اظہار کیا جائے، وہ مومن کے لئے سکون اور ٹھنڈک کا باعث ہو جاتی ہے اور اس قسم کی نماز کو ہی مومن کی معراج کہا جاتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس بات کا خیال بھی رکھنا ہے کہ پھر ایسی نماز پر اترایا بھی نہ جائے کیونکہ اس قسم کی نماز بھی توفیق الٰہی سے پڑھی جاتی ہے۔ اترانا خود بینی ہو گا۔ اور خود بین بندہ خدا بین نہیں ہوا کرتا۔ 80 برس کے بہترین اعمال 2 منٹ کی خود بینی سے ضائع ہو جاتے ہیں۔ شیطان یعنی ابلیس لعین کی مثال ہمارے سامنے ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں خشوع و خضوع سے نماز ادا کرنے اور عاجزی وانکساری سے زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

****

نماز میں خشوع اور خضوع

حدیث-1:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے'' آدمی نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے لئے ثواب کا دسواں حصہ لکھا جاتا ہے۔اس طرح بعض کے لئے نواں حصہ بعض کے لئے آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھا، تہائی، آدھا حصہ لکھا جاتا ہے''۔(ابی داوٗد، نسائی، ابن حبان)

یعنی جس درجے کا خشوع نماز میں ہوگا جس درجہ کا اخلاص ہوگا اس کے مطابق اجر و ثواب ملے گا۔

حدیث-2:

حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے" جو شخص نمازوں کو اپنے وقت پر ادا کرے۔وضو بھی اچھی طرح کرے اور خشوع اور خضوع سے پڑھے، کھڑا وقار سے ہو، رکوع اور سجدہ بھی اطمینان سے کرے، غرض ہر چیز کو اچھی طرح ادا کرے تو وہ نماز نہایت ہی روشن چمکدار بن کر جاتی ہے اور نمازی کو دعا دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری بھی ایسے ہی حفاظت کرے جیسے تو نے میری حفاظت کی ہے اور جو شخص نماز کو بری طرح پڑھے، وقت کو ٹال دے، نہ وضو اچھی طرح کرے، نہ رکوع اور سجدہ اچھی طرح کرے تو وہ نماز بری صورت میں سیاہ رنگ میں بددعا دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی ایسا ہی برباد کرے جیسا تو نے مجھے ضائع کیا ہے۔اس کے بعد وہ نماز پرانے کپڑے کی طرح سے لپیٹ کر نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے"۔(طبرانی)

حدیث-3:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے "بدترین چوری کرنے والا وہ شخص ہے جو نماز میں سے بھی چوری کرے"۔صحابہ کرامؓ نے عرض کیا" یارسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نماز میں کس طرح کی چوری کرے گا"؟ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا"اس کا رکوع اور سجدہ اچھی طرح ادا نہ کرے"۔(احمد، طبرانی)

حدیث-4:

حضور اقدس خاتم النبیین ﷺ سے کسی نے حق تعالیٰ شانہ کے ارشاد''اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرْ"(ترجمہ:''بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی سے اور ناشائستہ حرکتوں سے'')(سورہ العنکبوت، آیت نمبر 45) کے متعلق دریافت کیا تو حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جس کی نماز ایسی نہ ہو جو اس کو بے حیائی اور ناشائستہ حرکتوں سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں ہے"۔(حاتم)

نماز حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مناجات کرنا اور اس کے ساتھ ہم کلام ہونا ہے۔جو غفلت کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتا۔اس لئے یہ بات نہایت اہم ہے کہ نماز اپنی وسعت اور اہمیت کے مطابق جہاں تک ہو سکے توجہ سے پڑھی جائے۔

حدیث-5:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے"قیامت میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔اگر وہ اچھی اور پوری نکل آئی تو باقی اعمال بھی پورے اتریں گے اور اگر وہ خراب ہوگئی تو باقی اعمال بھی خراب نکلیں گے"۔(بخاری، ترمذی، مسند احمد)

حضرت عائشہؓ کی والدہ ام رومانؓ فرماتی ہیں"میں ایک مرتبہ نماز پڑھ رہی تھی کہ نماز میں ادھر ادھر ہلنے لگی۔حضرت ابوبکرؓ نے دیکھ لیا تو مجھے اس زور سے ڈانٹا کہ نماز توڑنے کے قریب ہوگئی (ڈر کی وجہ سے)۔پھر ارشاد فرمایا"میں نے حضور پاک خاتم النبیین ﷺ سے سنا ہے کہ "جو شخص نماز کے لئے کھڑا ہو وہ اپنے بدن کو بالکل سکون سے رکھے یہودیوں کی طرح ہلے نہیں"۔بدن کے تمام اعضاء کا نماز میں بالکل سکون سے رہنا نماز کے پورا ہونے کا جزو ہے۔

پس:

وضو کرو جوانوں کی طرح

نماز پڑھو بوڑھوں کی طرح

اور دعا مانگو بچوں کی طرح۔

****

جہری اور خفی نمازیں

آداب قرآن کے بارے میں اللہ تعالیٰ سورۃ الاعراف، آیت نمبر 204 میں فرماتا ہے:

ترجمہ: "جب قرآن پڑھا جائے تو اسکو توجہ سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے"۔

ہماری پانچ نمازیں ہیں:

فجر: جہری، امام قرات پکار کر کرے گا، مقتدی دھیان لگا کر قرات کو سنیں گے۔

ظہر: خفی یا سری، امام خاموشی سے قرات کرے گا، مقتدی خاموش رہیں گے۔

عصر: خفی یا سری، امام خاموشی سے قرات کرے گا، مقتدی خاموش رہیں گے۔

مغرب: جہری، امام قرات پکار کر کرے گا، مقتدی دھیان لگا کر قرات کو سنیں گے۔

عشاء: جہری، امام قرات پکار کر کرے گا، مقتدی دھیان لگا کر قرات کو سنیں گے۔

****

امام کے پیچھے قرأت

سورہ الاعراف، آیت نمبر 204 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: "جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو توجہ سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے"۔

اس لئے 80 صحابہ کرامؓ سے منقول ہے "امام کے پیچھے تلاوت نہیں کرنی ہے"۔

1۔ حضرت علیؓ نے فرمایا "جو امام کے پیچھے تلاوت کرے، وہ فطرت پر نہیں"۔ (طحاوی)

2۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں "جو امام کے پیچھے تلاوت کرے کاش اس کے منہ میں پتھر ہوں"۔ (موطا)

3۔ حضرت سعد ابن وقاصؓ فرماتے ہیں "جو امام کے پیچھے تلاوت کرے اس کے منہ میں انگارے"۔ (موطا محمد)

کچھ لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جب مقتدی نماز کے تمام ارکان ادا کرتا ہے مثلاً تکبیر تحریمہ، قیام، رکوع، سجود، قعدہ، تو تلاوت بھی ایک رکن ہے وہ کیوں چھوڑا جائے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ نماز میں مسلمان ایک وفد بن کر دربار خداوندی میں حاضر ہوتے ہیں۔ جن کا نمائندہ امام ہوتا ہے۔ وفد اپنے نمائندے سے راضی ہوتا ہے کہ وہ جو کہہ رہا ہے ہم اس پر راضی ہیں۔ یعنی ہم بھی وہی کہہ رہے ہیں۔

آداب شاہی کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ قیام، رکوع، سجدہ، قعدہ، تشہد، سب کریں مگر عرض و معروض (تلاوت) صرف ان کا نمائندہ کرے اور وہ سب کی طرف سے کرے۔ اس لئے مقتدی پر تلاوت منع ہے کہ ان پر ادب سے خاموش رہنا بحکم قرآن فرض ہے۔

****

امام کے پیچھے نماز

امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی کئی صورتیں ہیں۔

اول: یہ کہ مقتدی شروع ہی سے امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو

دوئم: یہ کہ مقتدی اس وقت نماز میں شریک ہو کہ امام قرات شروع کر چکا ہو

سوئم: یہ کہ مقتدی اس وقت شریک ہو جب امام رکوع میں جا چکا ہو۔

چہارم: یہ کہ مقتدی اس وقت نماز میں شریک ہو کہ جب امام ایک، دو، تین، یا چار رکعت نماز پڑھ چکا ہو اور التحیات پڑھ رہا ہو۔ اب ان تمام صورتوں کو الگ الگ بیان کر کے سمجھایا جاتا ہے۔

اول صورت:

جب امام کے ساتھ شروع ہی سے مقتدی شریک ہو اس صورت میں مقتدی کو نماز کی نیت کرنے میں امام کی اقتدا کرنی چاہیے۔ (یعنی اس کے پیچھے رہنا چاہیے) یعنی جب امام تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لے اس وقت تکبیر کہے اور ہاتھ باندھے۔ یہ نہ ہو کہ امام سے پہلے ہاتھ باندھ لے اس طرح نماز نہ ہو گی۔ ویسے تو کوئی حرکت بھی امام سے پہلے نہیں کرنی چاہیے۔ مگر نیت باندھنے اور سلام پھیرنے میں خاص طور پر تھوڑی تاخیر کرنی چاہیے۔ نیت کے بعد مقتدی (دل میں) صرف ثناء پڑھے گا خواہ نماز جہری ہو یا سری ہو۔ جہری کا مطلب وہ نماز جس میں امام با آواز بلند قرات کرتا ہے اور خفی یا سری کا مطلب وہ نماز جس میں امام خاموشی سے قرات کرتا ہے۔ مقتدی نہ الحمد شریف پڑھے گا اور نہ اس کے ساتھ کوئی سورۃ ملائے گا بلکہ خاموشی سے قرات کو سنے گا یا خاموش رہے گا۔ جہری نماز میں جب امام الحمد ختم کرے گا تو مقتدی آہستہ سے آمین کہے گا۔ قیام میں خاموش کھڑا رہے گا۔ البتہ رکوع، سجود میں تسبیحات پڑھے گا۔ التحیات، درود شریف اور دعا پڑھے گا اور امام کے ساتھ سلام پھیر دے گا۔ البتہ ''سمع اللہ لمن حمدہ'' اور ''ربنا لک الحمد'' بھی پڑھے گا۔

2۔ دوسری صورت جبکہ امام قرات شروع کر چکا ہو

اس صورت میں مقتدی کو نیت کرنے کے بعد خاموش کھڑا ہونا چاہیے۔ ثناء نہیں پڑھنی چاہیے۔ باقی تمام نماز مثل اول کے پڑھی جائے گی۔ سری نماز میں اگر مقتدی امام کی نیت باندھنے کے بعد نماز میں شریک ہو تو اسے ثناء نہیں پڑھنی چاہیے۔

3۔ تیسری صورت جبکہ امام رکوع میں چلا گیا ہو

ایسی صورت میں مقتدی کو چاہیے کہ سیدھا کھڑا ہو کر نیت کرنے کے بعد ہاتھ باندھے اور بغیر ثنا پڑھے رکوع میں چلا جائے۔ یہاں یہ بات خاص طور پر ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ نماز میں قیام فرض ہے اور ترک فرض سے نماز نہیں ہوتی۔ اس لئے سیدھا کھڑا ہو کر نیت کرنا ضروری ہے۔ اگر کسی نے اللہ اکبر کہنے کے بعد فوراً رکوع میں چلا گیا اور کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ سینے پر نہیں باندھے تو اس کی نماز نہیں ہو گی۔ اگر امام اس وقت رکوع میں ہے تو اس کو چاہیے کہ سیدھا کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ کر یا ہاتھ سینے پر باندھے اور پھر فوراً رکوع میں چلا جائے۔ اگر اس کو رکوع میں جانے کے بعد ایک مرتبہ سبحان ربی العظیم کہنے کا موقعہ مل گیا تو اس کی یہ رکعت مکمل ہو گی۔ لیکن اس کے رکوع میں جاتے ہی امام کھڑا ہو گیا تو اس کی یہ رکعت نکل گئی اور اب یہ رکعت اس کو بعد میں پوری کرنا ہو گی۔

4۔ مقتدی اس وقت نماز میں شریک ہو جب امام ایک یا دو یا تین رکعت نماز ختم کر چکا ہو یا چوتھی رکعت کے قعدہ آخیر میں ہو۔

یہ تمام صورتیں چونکہ زیادہ پیچیدہ ہیں اس لئے تفصیل سے بیان کی جاتی ہیں۔

(الف) مقتدی اس وقت جماعت میں شریک ہو جبکہ امام ایک رکعت ختم کر چکا ہو ایسی صورت میں مقتدی کو نیت کر کے امام کے ساتھ شریک ہو جانا چاہیے، ثناء نہیں پڑھنی چاہیے۔ امام جب چوتھی رکعت کے بعد قعدہ میں بیٹھے تو مقتدی آہستہ آہستہ تشہد ایسے پڑھے کہ امام کے ساتھ فارغ ہو۔ (درود و سلام نہ پڑھے) یعنی درود شریف اور

دعائیں نہ پڑھے اور نہ ہی سلام کرے بلکہ جب امام یہ سب کچھ مکمل کر کے سلام پھیر دے اور کھڑا ہو اور اپنی رکعت جو رہ گئی تھی مکمل کر لے۔ یہ اس طرح پڑھی جائے گی جس طرح تنہا نماز پڑھنے کی صورت میں پہلی رکعت پڑھتے ہیں یعنی یہ کہ ''ثنا اور الحمد اور سورۃ پڑھی جائے گی''۔ مقتدی اکثر بے خیالی میں دو غلطیاں کرتے ہیں اول یہ کہ

1۔　نماز میں شریک ہوتے ہی ثناء پڑھ لیتے ہیں

2۔　دوسرے یہ کہ التحیات کے ساتھ درود شریف اور دعا بھی پڑھ لیتے ہیں اور کچھ لوگ سجدہ سہو کر لیتے ہیں۔ گو یا کہ ایسا کرنے سے نماز خراب نہیں ہوتی لیکن مقتدی کو چاہیے کہ تمام مسائل سے آگاہی حاصل کرے۔ مقتدی ہونے کی حیثیت سے سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ہوتی۔ امام کی نماز ختم کرنے کے بعد کھڑا ہو کر ثناء پڑھے پھر اسی طرح رکعت مکمل کرے۔ قعدہ آخیر میں التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دینا چاہیے۔

(ب)　مقتدی اس وقت جماعت میں شرکت کرتا ہے جب امام دو رکعت نماز ختم کر چکا ہو۔ اس صورت میں مقتدی کو امام کے ساتھ شریک ہو جانا چاہیے۔ امام چوتھی رکعت میں جب قعدہ آخیر کے لئے بیٹھے تو مقتدی صرف التحیات پڑھے اور خاموش بیٹھا رہے جب امام سلام پھیر دے تو مقتدی کھڑا ہو کر اپنی دو رکعت مکمل کر لے۔ یہاں ایک اہم بات یاد رکھنے کے قابل ہے اور وہ یہ ہے کہ جس رکعت میں الحمد کے ساتھ سورۃ ملاتے ہیں اسے بھری اور جس رکعت میں صرف الحمد شریف پڑھتے ہیں اسے خالی کہتے ہیں۔ ظہر، عصر، مغرب، عشاء، کی نمازوں کی پہلی دو رکعتیں بھری پڑھی جائیں گے اور بعد کی دو رکعت مغرب کی ایک خالی۔ موجودہ صورت چونکہ مقتدی کو امام کے ساتھ جو دو رکعت نماز ملی وہ خالی تھی اس لئے جو دو رکعت نماز وہ تنہا پڑھے گا وہ بھری پڑھے گا۔

(ج)　مقتدی جماعت میں اس وقت شریک ہوتا ہے جبکہ امام تین رکعت نماز پڑھ چکا ہو۔ اس صورت میں مقتدی امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے گا۔ جب امام اپنی چار رکعت نماز پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے گا تو مقتدی کھڑا ہو کر اپنی تین رکعت نماز مکمل کرے گا۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب مقتدی کھڑا ہو گا تو یہ اس کی دوسری رکعت ہوگی اور یہ بھری پڑھی جائے گی اس لئے کہ امام کے ساتھ جو رکعت اسے ملی تھی وہ خالی تھی چونکہ یہ اب اس کی دوسری رکعت ہوگی۔ اس لئے رکعت پوری کرنے کے بعد وہ التحیات پڑھے گا۔ اس لئے کہ دوسری رکعت کے بعد التحیات پڑھنی ضروری ہے۔ نئے نمازی کو یہ پریشانی ہوتی ہے کہ پہلی رکعت میں اس نے امام کے ساتھ پڑھی (جو کے امام کے آخیری رکعت تھی) وہ التحیات پڑھ چکا ہوتا ہے۔ اب دوسری رکعت میں وہ التحیات پڑھے یا نہ پڑھے اس لئے کہ مسلسل دو رکعتوں میں التحیات ہو جاتی ہے۔ صورت میں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ امام کے ساتھ جو التحیات پڑھی ہے وہ زائد ہو گی یعنی اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔ اب اس میں تیسری رکعت بھی بھری پڑھی جائے گی اس طرح اس نماز کی ترتیب یوں ہو گی۔

پہلی رکعت امام کے ساتھ خالی پڑی (کیونکہ وہ امام کی آخری رکعت تھی) پھر خود دوسری اور تیسری رکعت بھری پڑھی اور چوتھی رکعت خالی پڑھی جبکہ معمول کا طریقہ کار میں نماز کی پہلی دو رکعت بھری اور آخیری دو رکعت خالی ہوتی ہیں۔

(د)　مقتدی نماز میں جماعت کے ساتھ اس وقت شریک ہوا جبکہ امام قعدہ آخیر میں تھا۔ مقتدی کو چاہیے کہ نیت کے بعد امام کے ساتھ ہی قعدہ میں بیٹھ جائے امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی چاروں رکعت مکمل کرے یعنی بالکل اسی طرح نماز پڑھے جس طرح تنہا نماز پڑھتا ہے۔

1۔　نوٹ: ''مسبوق'' یعنی جماعت میں بعد میں شامل ہونے والا اگر اتنی سی بات یاد رکھے تو کسی قسم کی الجھن پیدا نہیں ہو سکتی کہ جتنی رکعتیں چھوٹی ہیں ان کو ان ہی کی ترتیب اور حیثیت سے ادا کرنا ہوتا ہے۔

2۔　امام اور مقتدی دونوں کو رکوع سے اٹھتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہنا ضروری ہے۔

3۔　امام اور مقتدی دونوں کو اور منفرد کو (اکیلے کو) رکوع سے اٹھنے کے بعد رَبَّنا لک الحمد کہنا ضروری ہے۔

****

مسافر کی نماز (قصر نماز)

1۔ شریعت میں مسافر اس شخص کو کہتے ہیں جو تین منزل تک جانے کا ارادہ کر کے اپنے وطن سے یا شہر سے نکلے۔ تین منزل یعنی 48 میل سفر کا ارادہ ہو۔ مسافت کے متعلق فقہا میں کچھ اختلاف ہے بعض کے نزدیک یہ اڑتالیس میل کا سفر ہے اور بعض کے نزدیک ستاون میل کا۔

2۔ وطن دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جہاں اس کی مستقل سکونت ہو اسے وطن اصلی کہتے ہیں، دوسرا وہ جہاں وہ چند دن یا زیادہ دن رہنے کی نیت کرے اس کو وطن اقامت کہتے ہیں۔

3۔ وطن اصلی پر سفر سے کچھ فرق نہیں آتا یعنی جب بھی گھر واپس آئے گا پوری نماز پڑھے گا۔

4۔ اس مسافر پر نماز قصر جب واجب ہوگی جبکہ وہ 48 میل کا سفر کر کے کہیں جائے اور اس کی نیت وہاں پر 15 دن یا 15 دن سے کم رہنے کی نیت ہو اگر بعد میں 15 دن سے 2 یا 4 دن اوپر ہو جائیں اس صورت میں بھی ان زائد دنوں میں بھی نماز قصر ہی پڑھی جائے گی۔ کچھ علما نے تو یہ کہا ہے کہ بعد میں خواہ جتنے دن بڑھائے نماز قصر پڑھے گا۔

5۔ اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے چار رکعت والی نماز پڑھے گا اسے امام کے پیچھے نماز قصر نہیں کرنی ہوگی۔

6۔ اگر مقیم مسافر امام کے ساتھ نماز پڑھے تو اسے چار رکعت ہی پڑھنی ہوں گی وہ مسافر امام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھ کر امام کے ساتھ سلام پھیر دے اور پھر اپنی دو رکعتیں اس طرح مکمل کرے کہ ان دونوں رکعتوں میں فاتحہ نہ پڑھے بلکہ بقدر فاتحہ خاموش کھڑا رہے اور باقی نماز معمول کے مطابق پڑھے (سورہ فاتحہ اس لئے نہیں پڑھے گا کیونکہ وہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی نیت کر چکا ہے اور امام کے پیچھے قرأت نہیں ہے)

7۔ اگر مسافر غلطی سے چار رکعتیں پڑھ لے اور دوسری رکعت میں بقدر تشہد قعدہ کرے تو آخیر میں سجدہ سہو کرے دو رکعت فرض اور دو رکعت نفل شمار ہو جائیں گے لیکن اگر دوسری رکعت میں بقدر تشہد قعدہ نہ کیا تو نماز باطل ہو جائے گی اور دوبارہ پڑھنی ہوگی۔

8۔ سنتوں میں قصر نہیں ہے۔

9۔ جو نماز سفر میں قضاء ہو جائے وہ مقیم ہو جانے کے بعد قصر ہی پڑھی جائے گا۔

نوٹ: خوف یا جلدی کی وجہ سے اگر سنتیں نہ پڑھیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

****

قضاءنمازاداکرنےکاطریقہ

ایک دن کی قضاء کی بیس رکعتیں ہیں۔

قضاءنمازاداکرنےکی نیت:

پڑھتاہوں(یاپڑھتی ہوں)اللہ تعالیٰ کے لئے دورکعت نمازفرض،فرض فجر، **قضاء اول وقت قضاء** منہ میرا کعبہ شریف کی طرف ''اللہ اکبر'' یہ فجر کی نماز کے دوفرض ادا کرنے کی نیت ہوئی۔جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ ایک دن کی نماز قضاء بیس رکعتیں ہوتی ہیں۔2 فجر کے فرض، 4 ظہر کے فرض، 4 عصر کے فرض،3 مغرب کے فرض4،عشاء کے فرض اور3 عشاء کے وتر واجب۔یہ کل ہوئیں20 رکعتیں۔نماز جب بھی قضاء پڑھی جائے گی تو پورے ایک دن کی نماز ترتیب سے قضاء پڑھنی ہوگی۔یعنی فجر،ظہر،عصر،مغرب،عشاء کی بیس رکعتیں کرنے کے بعد دوسرے دن کی نماز قضاء پڑھنی ہوگی۔اوپر2 رکعت فجر کی قضاء پڑھنے کے لئے نیت بتائی گئی ہے اب اس کے بعد دوبارہ ظہر کی نماز کے لئے نیت کرنی ہے۔''پڑھتا ہوں یا پڑھتی ہوں اللہ تعالیٰ کے لئے 4رکعت نمازفرض،فرض ظہر،**قضاء اول وقت قضاء** منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر''یعنی نیت کرتے وقت ہرنماز کا وقت بتانا ہے کہ وقت قضاء ہے ہر نماز میں قضاء اول اور وقت قضاء ضرور کہنا ہے۔اس طرح پانچوں نمازوں میں نیت کرنی ہے۔اس کا مطلب یہ ہوگا کہ فرض کیا کسی کی 100 نمازیں قضاء ہیں۔اب وقت تو قضاء ہے ہی قضاء اول کہنے سے مراد ہے کہ یا اللہ وہ جو میری 100 نمازیں قضاء ہوگئیں ہیں ان میں سے سب سے اول والے دن کی نماز کی میں قضاء ادا کررہی ہوں۔ایک دن کی نماز کی قضاء جب ادا ہوجائے تو اپنے پاس نوٹ کرلیا اب رہ گئے 99 دن اب دوسرے دن کی نماز میں بھی نیت اسی طرح کی جائے گی۔ترتیب سے فجر،ظہر،عصر،مغرب،عشاء اور وقت قضاء،قضاء اول،اسطرح دوسرے دن کی بقایا نماز قضاء ادا کردی تو اب رہ گئے 98 دن۔اسی طرح باری باری ایک ایک دن کرکے نماز قضاء ادا کرنی ہے۔فی زمانہ تقویٰ کا معیار گھٹ گیا ہے اور دین میں آسانی پیدا کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔اس لئے علما کرام نے قضاء نمازیں ادا کرنے کے لئے بہت سی آسانیاں پیدا کردی ہیں۔ایک مسلمان ان آسانیوں کے باوجود بھی اگر اپنی قضاء نمازوں کو ادا نہ کرسکے تو اس کے لئے آنکھیں بند کرنے کے بعد سوائے حسرت کے اور کچھ نہ ہوگا۔

قضاءنمازوں میں کی گئی آسانیاں

1۔ قضاء نمازوں میں رکوع اور سجود میں تسبیح (سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی اعلیٰ) ایک مرتبہ پڑھنی ہے۔

2۔ فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بجائے سبحان اللہ تین مرتبہ پڑھنا ہے۔

3۔ وتر کی تینوں رکعتوں میں الحمد کے بعد سورۃ بھی پڑھنی ہے۔

4۔ وتر میں دعائے قنوت کے بجائے ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی تین مرتبہ یا اللہ اکبر ایک مرتبہ پڑھنا ہے۔

5۔ التحیات کے بعد اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ پڑھ کر سلام پھیر دینا ہے۔

****

قضاء نماز کے بعض مسائل

1۔ اگر کسی شخص کی کوئی نماز قضاء ہوجائے تو اسے چاہیے کہ فرض نماز (موجودہ) پڑھنے سے پہلے اس کی قضاء کرلے۔لیکن اگر نماز کا وقت اتنا تنگ ہوجائے کہ قضاء نماز کے پڑھنے میں موجودہ فرض نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ ہوتو اسے چاہیے کہ فرض نماز پڑھ لے اور قضاء نماز کو فرض نماز پڑھنے کے بعد ادا کرے۔

2۔ اگر کسی کی پورے ایک دن کی نماز قضاء ہوجائے تو اسے ترتیب سے نمازوں کی قضاء کرنی ہوگی یعنی پہلے فجر، پھر ظہر، عصر، پھر مغرب اور پھر عشاء لیکن اگر ترتیب قائم نہ رہی، مثلاً پہلے فجر نہ پڑھی اور ظہر پڑھی اور پھر عصر تو یہ درست نہیں ہے۔

اگر کسی کی فجر کی نماز قضاء ہوگئی اور اس نے فجر کی نماز نہ پڑھی اور ظہر پڑھی اور دوسری رکعت میں فجر کے قضاء ہونے کا خیال آ گیا تو اسے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دینا چاہیے اور سجدہ سہو کر لینا چاہیے۔لیکن اگر تیسری رکعت میں یاد آیا تو پھر چار رکعت ادا کر کے سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے۔ یہ چار رکعتیں نفل ہوجائیں گی۔اب پہلے فجر کی نماز ادا کرے پھر ظہر کی۔

3۔ اگر وتر کی نماز قضاء ہوجائے تو پہلے وتر کی قضاء پڑھنی چاہیے اس کے بعد فجر کی نماز ادا کرے۔اگر وتر کا قضاء ہوجانا یاد ہو اور وقت میں گنجائش ہوتے ہوئے فجر کی نماز پڑھے تو درست نہیں ہے۔اب چاہیے کہ پہلے وتر کی نماز ادا کرے پھر فجر کی نماز دوبارہ ادا کرے اگر کسی نے فجر کی نماز پڑھ لی اور اسے یاد تھا کہ اس نے وتر نہیں پڑھے ہیں تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس کی فجر کی نماز فاسد ہوجائے گی۔

4۔ نماز میں اگر اتنی آواز سے ہنسی آگئی کہ آواز پاس والے نے سن لی تو وضو ٹوٹ جائے گا اور نماز ٹوٹ جائے گی۔

5۔ امام اور مقتدی دونوں کو رکوع سے اٹھتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہنا ضروری ہے۔

6۔ امام اور مقتدی دونوں کو اور منفرد کو (اکیلے کو) رکوع سے اٹھنے کے بعد ربنا لک الحمد کہنا ضروری ہے۔

****

آداب نماز اور معرفت نماز

آداب نماز:

1۔ ثواب کی امید پر وضو کر کے مسجد کو چلیں

2۔ پھر نیت کر کے عظمت کے ساتھ تکبیر کہیں

3۔ ترتیل کے ساتھ قرآن پاک کو پڑھیں

4۔ خشوع کے ساتھ رکوع کریں

5۔ اخلاص کے ساتھ تشہد پڑھیں

6۔ رحمت کی امید کرتے ہوئے سلام پھیر دیں۔

معرفت نماز:

جنت کو اپنی دائیں جانب اور دوزخ کو اپنے بائیں جانب، پل صراط کو اپنے پیروں تلے اور میزان کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں اور یقین رکھیں کہ ہم اللہ کو دیکھ رہے ہیں اور اگر یہ مرتبہ حاصل نہ ہو تو سمجھ لیں کہ اللہ تو ہمیں دیکھ ہی رہا ہے۔

****

وضو کے فرائض اور سنتیں

قرآن پاک سورہ المائدہ آیت نمبر 6 میں ارشاد خداوندی ہے:

ترجمہ: "اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیئے اُٹھو تو اپنے منہ کو اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو۔ اپنے سَروں کا مسح کرو۔ اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو"۔

وضو کے فرائض

بغیر وضو کے نماز نہیں اس لئے وضو کے بعد خاص طور سے دیکھیں کہنیاں اور ٹخنے خشک نہ ہوں۔ وضو میں چار چیزیں فرض ہیں جن کے بغیر وضو نہیں۔

1۔ چہرے کا دھونا　　2۔ ہاتھوں کا کلائیوں تک دھونا

3۔ سر کا مسح کرنا　　4۔ پاؤں دھونا

مندرجہ بالا چاروں اعضاء کو دھونے یا مسح کرنے میں کوئی غلطی ہوجائے اور جسم کے اعضاء میں ایک سوئی کے برابر جگہ خشک رہ جائے تو وضو نہ ہوگا۔ خاص طور سے کہنیوں اور ٹخنوں کا خیال ضرور رکھا جائے۔ عام طور پر لوگ اس طرف دھیان نہیں دیتے۔ یاد رکھیں کہ کہنیوں اور ٹخنوں پر جب تک خاص طور پر گیلا ہاتھ نہ پھیرا جائے یہ دونوں جگہیں خشک ہی رہ جاتی ہیں اور اس طرح وضو مکمل نہ ہوا۔

وضو کی سنتیں

1۔ ترتیب سے وضو کرنا　2۔ نیت کرنا　3۔ بسم اللہ پڑھنا　4۔ مسواک کرنا　5۔ ہاتھوں کا پنچوں تک دھونا (تین بار)
6۔ ہر عضو کو تین تین بار دھونا　7۔ کلی کرنا (تین بار)　8۔ ناک میں پانی ڈالنا (تین بار)　9۔ پورے سر کا مسح کرنا　10۔ کان کا مسح کرنا
11۔ گردن کا مسح کرنا　12۔ داڑھی کا خلال کرنا　13۔ انگلیوں کا خلال کرنا　14۔ پے در پے وضو کرنا

وضو کی قسمیں

وضو کی تین قسمیں ہیں۔ فرض، واجب، مستحب

فرض: ہر قسم کی نماز، فرض نماز، سنت نماز، نفل نماز، نماز جنازہ ہر قسم کی نماز کے لئے وضو فرض ہے۔

واجب: خانہ کعبہ کا طواف کرتے وقت، قرآن کا بیان یا حدیث کا بیان کرتے وقت۔

مستحب: رات کو سوتے وقت وضو کرنا، میت کو غسل دینے کے لئے، میت کو اٹھانے کے لئے۔

تَیَمُّم (پانی نہ ہونے کی صورت میں)

سب سے پہلے تیمم کی نیت کریں۔

تیمم کے فرائض

تیمم کے دو فرائض ہیں:

دونوں ہاتھوں کو مٹی پر مار کر

1۔ چہرے کا مسح کرنا　　2۔ دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا۔

تیمم کی سنتیں

1۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا۔　　2۔ ترتیب اور تسلسل کو برقرار رکھنا۔

****

تحیۃ الوضو

تحیۃ کے معنی آداب کے ہیں یعنی وضو کرنے کے بعد دوگانہ نفل (دونفل) آپ تحیۃ الوضو کی نیت سے ادا کریں۔
مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ:
ترجمہ:" جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے" - (در مختار، ص458)

تحیۃ المسجد

تحیۃ کے معنی آداب کے ہیں یعنی مسجد میں داخل ہونے کا یہ ادب ہے کہ دوگانہ نفل (دونفل) آپ تحیۃ المسجد کی نیت سے ادا کریں۔

1۔ اگر مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھ گئے تو اب تحیۃ المسجد نہیں پڑھ سکتے کیونکہ بیٹھ جانے کے بعد تحیۃ المسجد کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

2۔ اگر مسجد میں داخل ہوتے ہی سنت شروع کرلیں تو سنتوں کا ثواب دگنا ہو جائے گا ایک سنتوں کا دوسرا تحیۃ المسجد کا۔ (ایسا وقت کم ہو تو دونوں کی نیت اکٹھی کی جاسکتی ہے)۔

3۔ اگر بیٹھ گئے اور پھر سنتوں کے لئے کھڑے ہوئے تو صرف سنتوں کا ثواب ہوگا۔

4۔ اگر وضو کیا تھا مسجد میں داخل ہوئے اور مسجد میں داخل ہوئے ہی سنتیں شروع کر دیں تو تین ثواب ہو گئے ایک تحیۃ وضو کا، دوسرا تحیۃ المسجد کا اور تیسرا سنتوں کا (وقت کم تھا تینوں کی نیت کر کے شروع کرنا ہوگا)

5۔ اگر مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے تحیۃ الوضو، پھر تحیۃ المسجد اور پھر سنتیں پڑھیں تو ثواب کا تو کیا ہی کہنا۔

****

قرآن پاک کی روشنی میں نماز

1۔ نماز قائم کرو اور اللہ سے ڈرو۔(سورہ روم، آیت نمبر 31)

2۔ جو لوگ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں وہ ہی جنت میں جائیں گے۔(سورہ المؤمنون، آیت نمبر 11-9)

3- بیشک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی-(سورہ الاعلی، آیت نمبر 15-14)

4۔ اللہ کے بندوں کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر اور نماز سے غافل نہیں کرتی۔(سورہ نور، آیت نمبر 37)

5۔ بے شک نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔(سورہ العنکبوت، آیت نمبر 45)

6۔ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی ہمیشہ پڑھو۔(سورہ طہ، آیت نمبر 132)

7۔ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔(سورہ البقرہ، آیت نمبر 43)

8۔ جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں یہی ہیں سچے لوگ۔(سورہ البقرہ، آیت نمبر 177)

9۔ جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں یہی ہیں وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔(سورہ الانعام، آیت نمبر 92)

10۔ بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کا نیگ (انعام) ان کے رب کے پاس ہے، اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو، نہ کچھ غم۔(سورہ البقرہ، آیت نمبر 277)

11۔ وہ جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں پس تمہارے دینی بھائی ہیں۔(سورہ توبہ، آیت نمبر 11)

12۔ بے شک جو تلاوت کرتے ہیں اللہ کی کتاب کی اور نماز قائم کرتے ہیں اور خرچ کرتے ہیں اس مال ہی سے جو ہم نے ان کو دیا ہے۔ راز داری سے اور اعلانیہ وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو ہرگز نقصان والی نہیں۔(سورہ فاطر، آیت نمبر 29)

13۔ اور جو لوگ کتاب کے پابند ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں، ہم ایسے لوگوں کا جو اپنی اصلاح کریں ثواب ضائع نہ کریں گے۔(سورہ الاعراف، آیت نمبر 170)

14۔ اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔(سورہ الکوثر، آیت نمبر 2)

15۔ ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز کے پڑھنے سے غافل ہیں۔(سورہ ماعون، آیت نمبر 5-4)

****

احادیث مبارکہ کی روشنی میں نماز

1۔ نماز مومن کی معراج ہے۔(سیوطی، شرح سنن ابن ماجہ، 313:1، رقم:4239)

2۔ نماز مومن کا نور ہے۔(بخاری، کنزاعمال، ابن حبان)

3۔ بے شک نماز میں شفاء ہے۔(مسند احمد)

4۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔(جامع ترمذی)

5۔ نماز دین کا ستون ہے۔(جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

6۔ ایمان اور کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔(مسلم)

7۔ جو نماز نہیں پڑھتا اس کا کوئی دین نہیں۔(طبرانی، مسند الفردوس، صحیح الترغیب)

9۔ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل نماز کا وقت پر ادا کرنا ہے۔(بخاری و مسلم)

10۔ جس نے نماز ضائع کردی اس کا حشر فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔(مشکوۃ المصابیح)

11۔ جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی، اس (کے پورے ایماندار ہونے) کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہوگی۔۔(صحیح ابن حبان، طبرانی، بیہقی، مسند احمد)

12۔ کوئی فرض نماز جان بوجھ کر ترک نہ کرنا پس جس نے ارادۃً نماز چھوڑی اس نے کفر کیا اور اس سے (اللہ) بری الذمہ ہوگیا۔(ابن ماجہ، السنن، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، 417:4، رقم:4034)

13۔ بے نمازی کی دعا قبول نہیں ہوگی۔(امام ذہبی، المیزان)

14۔ صالحین کی علامت بے نمازی کے چہرے پر سے ہٹادی جائے گا۔(فضائل اعمال، مولانا محمد زکریا)

15۔ قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے فرض نماز کا حساب لیا جائیگا۔ اگر نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب وکامران ہوگا، اور اگر نماز درست نہ ہوئی تو وہ ناکام اور خسارہ میں ہوگا۔(ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، ابوداود، مسند احمد)

16۔ بے نمازی پر قبر تنگ کردی جائے گی اور آخرت میں سختی سے حساب لیا جائے گا۔(فضائل اعمال، مولانا محمد زکریا)

17۔ اللہ تعالیٰ نے نمازی کے سجدے کی جگہ کو آگ پر حرام فرمادیا ہے۔(متفق علیہ)

18۔ جس شخص کی ایک نماز فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال ودولت سب چھین لیا گیا ہو۔(مسند احمد)

19۔ جس نے یقین کرلیا کہ نماز حق ہے اور (ہم پر) فرض ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔(مستدرک)

-20 دین بغیر نماز کے نہیں، نماز دین کے لئے ایسی ہے جیسا آدمی کے بدن کے لئے سر ہوتا ہے۔(کنزالعمال)

****

مرداورعورت کی نماز میں فرق

(i) عورت کی نماز:

1۔ تکبیر تحریمہ کے وقت عورت صرف کندھوں تک ہاتھ اٹھائے

2۔ دائیں ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے اور انگلیاں ملی ہوئی رکھے۔

3 سینے پر ہاتھ باندھے اور نظر سجدہ کی جگہ پر رکھے۔

4۔ رکوع میں اتنا جھکیں کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کرے۔

5۔ رکوع میں ہاتھوں پر زور نہ دیں۔ ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہوں۔

6۔ سجدے میں بغلیں سمٹی ہوئی رکھے اور پاؤں باہر نکال کر بازو کروٹوں سے، پیٹ ران سے اور جسم پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملائے۔

7۔ سجدے میں دونوں ہاتھ کہنیوں تک بچھادے۔

8۔ قعدہ میں دونوں پاؤں باہر نکال کر سُرین پر بیٹھے۔

9۔ قعدہ اور جلسہ میں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہوں۔

(ii) مرد کی نماز:

1۔ مرد کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھائیں۔

2۔ دائیں ہتھیلی بائیں کلائی پر رکھے اور انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی پکڑے۔

3۔ ناف پر ہاتھ باندھے اور نظر سجدہ کی جگہ پر رکھے۔

4۔ رکوع میں اتنا جھکے کہ پیٹھ سیدھی رہے، سر پیٹھ کے برابر نہ اونچا نہ نیچا۔

5۔ ہاتھوں پر زور دے کر رکوع کرے، ہاتھوں کی انگلیاں پھیلی ہوئی رکھے۔

6۔ سجدے میں دونوں پاؤں کی انگلیوں پر اتنا زور دے کہ انگلیاں ٹیڑھی ہو کر قبلہ رخ ہو جائیں ہر حصہ بدن کو کشادہ رکھے

7۔ تمام جسم کو زمین سے اٹھا ہوا رکھیں۔

8۔ سجدہ میں ہتھیلیاں زمین پر بچھی ہوئی بغلیں کھلی ہوں۔

9۔ قعدہ میں دایاں پاؤں کھڑا اور بایاں بچھا کر بیٹھے۔

10۔ قعدہ اور جلسہ میں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ رکھے۔

****

نماز جمعہ اور نماز جمعہ کی شرائط

جمعہ کی شرائط:

جمعہ فرض ہے اوراس کا منکر کافر ہے (درمختار ج1 صفحہ 535)

حدیث شریف میں ہے کہ جس نے تین جمعے برابر چھوڑ دیئے اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ وہ منافق ہے اور اللہ سے بے تعلق ہے (ابن خرزیمہ، بہارشریعت)

جمعہ فرض ہونے کے لئے مندرجہ ذیل گیارہ شرطیں ہیں۔

1۔ شہر میں مقیم ہونا، لہٰذا مسافر پر جمعہ فرض نہیں۔

2۔ آزاد ہونا، لہٰذا غلام پر جمعہ فرض نہیں۔

3۔ تندرستی، یعنی ایسے مریض پر جمعہ فرض نہیں جو جامع مسجد تک نہیں جاسکتا۔

4۔ مرد ہونا، یعنی عورت پر جمعہ فرض نہیں۔

5۔ عاقل ہونا، یعنی پاگل پر جمعہ فرض نہیں۔

6۔ بالغ ہونا، یعنی بچے پر جمعہ فرض نہیں۔

7۔ اندھے پر جمعہ فرض نہیں۔

8۔ چلنے کی قدرت رکھتا ہو، یعنی اپاہج نہ ہو۔

9۔ قید میں نہ ہونا، یعنی جیل میں قیدیوں پر جمعہ فرض نہیں۔

10۔ حاکم یا کسی ظالم کا خوف نہ ہو۔

11۔ بارش یا آندھی اس قدر نہ ہو کہ جس سے نقصان کا اندیشہ ہو (درمختار ج1 ص526)

جمعہ جائز ہونے کے لئے ضروری ہے کہ

1۔ ظہر کا وقت ہو۔

2۔ نماز جمعہ سے پہلے خطبہ ہو، عربی میں ہو۔

3۔ جمعہ کھلی جگہ پر ہو، جامع مسجد وغیرہ میں۔ (بند کمروں میں یا بند مکان میں جمعہ پڑھنا جائز نہیں)

4۔ جمعہ کے لئے ضروری ہے کہ امام کے سوا کم از کم تین مرد ہوں۔

5۔ سب سے بڑا صحیح العقیدہ عالم دین اس شہر میں جمعہ کی نماز پڑھائے۔

نماز جمعہ

نماز جمعہ میں 14 رکعتیں ہوتی ہیں۔ جبکہ نماز ظہر میں 12 رکعت، جمعہ میں 10 سنت موکدہ ہیں، جمعہ صرف اس مسجد میں ہوتا ہے جہاں خطبہ دیا جائے۔ نماز جمعہ کے لئے خطبہ ضروری ہے۔ اس لئے جمعہ کی نماز صرف مسجد میں پڑھی جائے گی۔ جمعہ مردوں پر فرض ہے۔ آدمی کی نماز جمعہ اگر رہ جائے تو وہ گھر میں نماز ظہر ادا کرے گا۔ جمعہ کی رکعتوں کی ادائیگی 4 رکعت سنت، 2 رکعت نماز جمعہ فرض، 4 رکعت سنت، 2 رکعت سنت،، 2 نفل، جمعہ کی رکعتیں 4 سنت موکدہ (پہلی اذان کے بعد) دوسری اذان خطبہ کی۔ خطبہ کی اذان کے بعد فوراً خطبہ شروع ہوجاتا ہے۔ خطبہ پوری توجہ سے سننا چاہیے۔ خطبہ کے دوران ذکر کرنا، قرآن پاک پڑھنا، یا نوافل وغیرہ پڑھنا منع ہے۔ خطبہ کے دوران ہرگز بات نہ کریں۔ خطبہ کے بعد 2 رکعت فرض امام کے پیچھے ادا کرنے ہوتے ہیں۔ یہی 2 رکعت فرض نماز جمعہ کے ہیں۔ امام صاحب کے ساتھ یہ ادا کرنے ہیں اوران کے پورے پڑھنے کے بعد یعنی سلام پھیرنے کے بعد 4 رکعت سنت موکدہ پھر 2 رکعت سنت موکدہ، پھر 2 رکعت نفل۔

****

نفلی نمازیں

نمازِ تہجد:

اس کا وقت آدھی رات کے بعد سے لے کر صبح صادق سے پہلے تک ہے۔اس نماز کو 2,2 رکعت کر کے چار رکعت سے 12 رکعت تک پڑھنا چاہیے (یعنی کم از کم چار)

نمازِ اشراق:

اس کا وقت جب شروع ہوتا ہے جب صبح فجر کے بعد سورج اونچا ہو جائے اور اسکی زردی دور ہو جائے تو چار رکعت نماز اشراق پڑھی جاتی ہے۔ یہ بھی 2,2 کر کے ادا کی جائے گی یہ 2 بھی پڑھ سکتے ہیں

نمازِ چاشت:

یعنی صبح 10,9 بجے کے قریب یہ آٹھ رکعت نفل ہیں یہ بھی 2,2 کر کے پڑھے جاتے ہیں۔

نمازِ فی الزوال:

یہ چار رکعت نفل 12 بجے کے بعد اور ظہر کی اذان سے پہلے ادا کیے جاتے ہیں۔

نمازِ اوابین:

یہ 6 رکعت نفل مغرب کی نماز کے بعد 2,2 کر کے پڑھے جاتے ہیں۔ یہ نماز 20 رکعت بھی پڑھی جاتی ہیں۔

صلوٰۃ اللیل:

یہ آٹھ رکعت نفل رات سونے سے پہلے کے ہیں۔ یہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھ سکتے ہیں 2,2 کر کے ادا کیئے جاتے ہیں، 2 یا 4 نفل بھی ادا کر سکتے ہیں۔ جتنے میں آسانی محسوس کریں

****

نماز استسقاء

بارشیں نہ ہورہی ہوں اور قحط سالی ہوجائے تو اللہ سے نماز، دعا اور استغفار کے ذریعے بارشیں مانگنا مسنون (سنت) ہے۔ بارش کا رک جانا، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی علامت ہے۔ جیسا کہ رسول پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو اسے سخت قحط سالی اور سلطان کے جبر وستم کے ذریعے عذاب دیا جاتا ہے اور جب لوگ زکوٰۃ ادا نہ کریں تو بارش روک دی جاتی ہے اور اگر حیوانات نہ ہوتے تو بارش کبھی نہ ہوتی''۔ (مستدرک حاکم)

نماز سے قبل کرنے کے کام

بہتر یہ ہے کہ مقررہ وقت سے پہلے امام نماز استسقاء کا اعلان کرے۔ لوگ گناہ اور ظلم چھوڑ دیں، کثرت سے استغفار کریں، صدقہ وخیرات کا اہتمام کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ختم ہو اور اس کی رحمت نازل ہونے کے اسباب پیدا ہوں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا: (سورہ نوح آیت نمبر 10-13)

ترجمہ ''اپنے رب سے بخشش طلب کرو بے شک وہ بخشنے والا ہے وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا۔ اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا۔ تمہارے لیے باغات بنا دے گا اور نہریں جاری کر دے گا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ سے وقار کی امید نہیں رکھتے"۔

نماز استسقاء کا طریقہ

1۔ نماز استسقاء آبادی سے باہر کھلے میدان میں طلوع آفتاب کے بعد ادا کی جائے۔ (سنن ابوداؤد)

2۔ نماز کے لیے سب لوگ پرانے کپڑوں میں عجز وانکساری کے ساتھ حاضر ہوں۔ (سنن ابوداؤد)

3۔ نماز بغیر اذان اور اقامت کے پڑھائی جائے۔ (بخاری شریف)

4۔ نماز استسقاء دو رکعت ادا کی جائے اور بلند آواز سے قرات کی جائے۔ (بخاری شریف)

5۔ نماز استسقاء نماز عید کی طرح ادا کی جائے۔ (سنن ابوداؤد)

6۔ خطبہ منبر پر دیا جائے جس میں اللہ کی حمد اور بڑائی بیان کی جائے اور اپنی کمزوری اور بے بسی کا اعتراف کیا جائے۔ خطبہ نماز سے پہلے اور بعد دونوں طرح دیا جا سکتا ہے۔ (سنن ابوداؤد)

7۔ نماز عید کی طرح سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورہ غاشیہ کی تلاوت کی جائے۔ (صحیح مسلم)

8۔ پھر دعا کے لیے قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھ بلند کئے جائیں۔ (صحیح بخاری)

9۔ دعا کرتے وقت ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف ہو۔ (صحیح بخاری)

10۔ قبلہ رخ ہو کر امام اپنی چادر پلٹ دے۔ (بخاری شریف)

11۔ امام کے ساتھ لوگ بھی اپنی چادر پلٹیں۔ (مسند احمد)

نوٹ: چادر پلٹتے وقت چادر کا اندر کا حصہ باہر کیا جائے (دایاں کنارہ بائیں کندھے پر اور بایاں کنارا دائیں کندھے پر ڈالیں)۔

****

سجدہ سہو

سہو کے لغوی معنی ہیں بھول جانا۔اگر نماز میں بھولے سے کوئی واجب چھوٹ جائے یا کسی رکن کو دوبار کرلیا جائے یا کسی واجب کو بدل دیا جائے یا کسی واجب میں تاخیر ہوجائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز ہوجاتی ہے۔یہاں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ صرف واجبات میں سہو ہونے سے سجدہ سہو کرلینے سے نماز ہو جاتی ہے۔لیکن اگر کوئی فرض ترک ہوجائے تو سجدہ سہو کرنے سے بھی نماز نہ ہوگی اور دوبارہ نماز پڑھنی پڑے گی۔

سجدہ سہو کرنے کا طریقہ:

نماز کی آخیری رکعت میں التحیات پڑھنے کے بعد دائیں طرف سلام پھیرے، دوسجدے کرے اس کے بعد التحیات درود اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

جن باتوں سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے:

1۔ کسی فرض میں تاخیر ہونے سے
2۔ کسی فرض کو مقدم کرنے سے
3۔ کسی فرض کو مکرر کرنے سے
4۔ کسی واجب کی کیفیت بدل دینے سے
5۔ کسی واجب میں تاخیر کرنے سے۔
6۔ رکوع دومرتبہ کرنے سے
7۔ تین سجدے کرنے سے
8۔ قعدہ اولیٰ یا قعدہ آخیر میں تشہد چھوٹ جانے سے
9۔ تشہد دومرتبہ پڑھنے سے
10۔ قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود پڑھ لینے سے یا اتنی دیر خاموش بیٹھے رہنے سے جتنے وقت میں اتنا پڑھا جائے۔
11۔ الحمد دومرتبہ پڑھ لینے سے
12۔ سری نماز میں امام کے جہر کرنے سے
13۔ جہری نماز میں امام کے آہستہ پڑھنے سے۔
14۔ اگر نماز میں کئی باتیں ایسی ہوگئی جن کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو ایک ہی سجدہ سہو کرلینے سے نماز ہوجاتی ہے ایک سے زیادہ سجدہ سہو نہیں کرنا چاہیے۔
15۔ اگر سجدہ کرنے کے بعد کوئی بات ایسی ہوگئی جس کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو پہلا سجدہ سہو کافی ہے دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں۔
16۔ نماز میں کچھ بھول ہوگئی جس کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے لیکن سجدہ سہو نہ کیا اور دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد خیال آیا کہ سجدہ سہو کرنا تھا لیکن ابھی جگہ سے اٹھے اور نہ سینہ قبلہ کی طرف سے پھرا اور نہ کسی سے بات کی تو اب آخیر میں دوسجدے نکالے نماز ہوجائے گی۔
17۔ اگر سجدہ سہو کرنا بھول گئے دونوں طرف سلام پھیرا اور تسبیح ،کلمہ یا درود شریف پڑھنے لگے نہ وہاں سے اٹھے اور نہ کسی سے بات کی تو اب بھی دوسجدے آخیر میں سجدہ سہو کے لئے نکالے،نماز ہوجائے گی۔
18۔ اگر کوئی نماز میں الحمد بھول جائے،سورت پڑھ لی یا سورت پہلے پڑھ لی الحمد بعد میں تب بھی سجدہ سہو واجب ہے۔
19۔ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور سنت اور نفل کی تمام رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورۃ ملانا واجب ہے۔اگر بھول جائے تو سجدہ سہو کرنا ضروری ہے۔

20۔ اگر کسی رکعت میں الحمد کو یا اس کے زیادہ حصہ کو مکرر پڑھ لیا (بار بار) تو سجدہ سہو واجب ہے۔

21۔ اگر کوئی شخص فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد کی جگہ التحیات یا کچھ اور پڑھ لے۔ یا نیت باندھنے کے بعد ''سبحانک اللھم'' کے بجائے دعا قنوت پڑھ لے تو سجدہ سہو واجب نہیں لیکن اگر التحیات کی جگہ کچھ اور پڑھ گیا تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔

22۔ اگر کوئی شخص فرض کی پچھلی دو رکعتوں میں یا ایک رکعت میں الحمد کے ساتھ سورۃ ملا لیتا ہے تو کوئی حرج نہیں سجدہ سہو واجب نہیں۔

23۔ ہر فرض کو اپنی جگہ بلا تاخیر ادا کرنا واجب ہے۔ اگر اس میں تاخیر ہو جائے تو سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی الحمد پڑھنے کے بعد سورت ملانے میں سوچنے لگے یا آخیری رکعت میں التحیات اور درود شریف پڑھنے کے بعد شبہ ہوا کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار اتنی دیر سوچنے میں لگ گئی جتنی دیر میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جا سکتا ہے تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا یعنی کسی بھی رکن کے ادا کرنے میں اگر تاخیر ہوئی تو سجدہ سہو واجب ہے۔

24۔ اگر نماز میں شک ہو جائے کہ تین پڑھیں ہیں یا چار اگر گمان چار رکعت پڑھ لی ہیں کہ طرف ہے تو سجدہ سہو کرے لیکن اگر گمان تین کا ہے تو ایک رکعت اور پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔

25۔ اگر وتر کی پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ لی تو اس سے نماز خراب نہ ہوگی البتہ تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔

26۔ اگر وتر میں دعائے قنوت پڑھنا بھول گئے تو رکوع سے اٹھ کر دعائے قنوت نہ پڑھے بلکہ آخیر میں سجدہ سہو کرے۔

27۔ اگر التحیات پڑھنے کے بعد اتنا درود شریف پڑھ لیا جائے ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اس سے زیادہ پڑھ لیا جائے تو اٹھ کھڑا ہو اور نماز ختم کرنے کے بعد سجدہ سہو کرے تو نماز ہو جائے گی۔ لیکن اگر اس سے کم پڑھا تو سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن نفل یا سنت میں دو رکعت پڑھنے کے بعد التحیات کے ساتھ درود شریف بھی پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اس لئے کہ نفل اور سنت نمازوں میں اس کی اجازت ہے اگر دو مرتبہ التحیات پڑھ لی تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔

28۔ تین یا چار رکعت والی نماز میں بھول گیا اور دو رکعت پڑھ کر کھڑا ہو گیا اگر نیچے کا دھڑ سیدھا ہونے سے قبل یاد آ جائے تو بیٹھ جائے التحیات پڑھے تب کھڑا ہو۔ ایسی صورت میں سجدہ سہو کرنا واجب نہیں لیکن اگر سیدھا کھڑا ہو گیا ہے تو نہ بیٹھے بلکہ چار رکعت مکمل کرے اور آخیر میں سجدہ سہو کرے۔

29۔ اگر چوتھی رکعت میں بیٹھنا بھول گیا اور نیچے کا دھڑ سیدھا نہ ہوا تو بیٹھ جائے التحیات اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں لیکن اگر سیدھا کھڑا بھی ہو جائے تو تب بھی بیٹھ جائے التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کرے نماز ہو جائے گی لیکن اگر رکوع کے بعد بھی یاد نہ آیا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو فرض نماز پھر سے پڑھے یہ نفل ہو گئی۔ ایک رکعت اور ملا لے پوری 6 رکعتیں کرے سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر ایک رکعت اور نہ ملائی اور پانچویں رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تو چار رکعت نماز نفل ہوئیں ایک رکعت اکارت گئی۔

****

صلوٰۃ التسبیح

یہ نماز نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو خود بتلائی تھی۔اس کے پڑھنے سے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔اگر ہوسکے تو روزانہ ایک مرتبہ یہ نماز پڑھ لی جائے ورنہ ہفتہ میں ایک بار یا مہینہ میں ایک بار۔یہ چار رکعتوں والی نماز ہے اس کو صلوٰۃ التسبیح اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں ایک تسبیح خاص طور پر پڑھی جاتی ہے اور ہر رکعت میں 75 بار پڑھی جاتی ہے وہ تسبیح یہ ہے

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ

یہ نماز دو طریقوں سے پڑھی جاتی ہے۔

پہلا طریقہ:

ہر رکعت میں الحمد اور سورۃ ملانے کے بعد رکوع سے پہلے 15 مرتبہ، رکوع میں ''سبحان ربی العظیم'' کے بعد 10 مرتبہ، رکوع سے اٹھ کر ''سمع اللہ لمن حمدہ'' اور ''ربنا لک الحمد'' کے بعد 10 مرتبہ، سجدہ میں ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کے بعد 10 مرتبہ، سجدہ سے اٹھ کر بیٹھنے کے بعد جلسہ میں 10 مرتبہ پھر سجدہ میں پہلی طرح 10 مرتبہ پھر سجدے سے اٹھ کر بیٹھنے کے بعد 10 مرتبہ کل 75 مرتبہ۔

سجدے سے اٹھ کر اللہ اکبر جو کہا تھا وہ کافی ہے اب کھڑے ہوئے دوبارہ اللہ اکبر نہ کہیں، پھر دوسری رکعت بھی اس طرح پڑھیں۔جب قعدہ میں بیٹھیں تو پہلے 10 مرتبہ تسبیح پڑھیں پھر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھیں اور پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوجائیں اور ثناء پڑھ کر سورۃ فاتحہ کے ساتھ سورۃ ملائیں اور پہلی اور دوسری رکعت کی طرح تسبیح پڑھیں۔چوتھی رکعت اسی طرح پوری کریں اور آخیری قعدہ میں 10 مرتبہ تسبیح پڑھنے کے بعد التحیات، درود شریف اور عائیں پڑھیں اور سلام پھیر دیں۔صلوۃ التسبیح کا یہ طریقہ حضرت عبداللہؓ بن حضرت عباسؓ کی روایت سے ملا ہے اور یہی افضل ہے۔

دوسرا طریقہ:

ہر رکعت میں سورہ فاتحہ سے پہلے 15 مرتبہ اور سورت فاتحہ اور سورت ملانے کے بعد 10 مرتبہ

رکوع میں 10 مرتبہ

قومہ میں 10 مرتبہ

پہلے سجدے میں 10 مرتبہ

سجدے سے اٹھ کر بیٹھنے کے بعد جلسہ میں 10 مرتبہ

دوسرے سجدے میں 10 مرتبہ

کل 75 مرتبہ۔

دوسرے سجدے سے اٹھتے وقت اللہ اکبر کہتے ہوئے بغیر بیٹھے سیدھے کھڑے ہوجائیں اور قعدوں میں تسبیحات نہ پڑھیں۔یہ طریقہ حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ سے مروی ہے۔

****

صلوٰۃ تراویح

حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ رمضان المبارک کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کے روزے تو خود اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں اور میں نے (بحکم الٰہی) مسلمانوں کے فائدے کے لیے اس ماہ مبارک میں تراویح ادا کرنے کا طریقہ قائم کیا ہے۔ رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں تین قسم کی مخصوص عبادات ہیں جو سال بھر اور کسی ماہ میں نہیں ہوتیں۔

(1) دن میں روزہ رکھنا (2) رات کو تراویح پڑھنا (3) آخری عشرے میں اعتکاف کرنا۔

تراویح کو قیام رمضان بھی کہا جاتا ہے۔

فضائل قیام رمضان (تراویح)

حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صحیح اعتقاد کے ساتھ یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اور یہ سچ جان کر کہ قیام رمضان سے قرب الٰہی حاصل ہوگا اور ثواب حاصل کرنے کی غرض سے رمضان المبارک کی راتوں میں قیام کرے گا۔ یعنی تراویح پڑھے گا تو اس کے سب (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

کیا نماز تراویح سنت ہے؟

سب سے پہلے تو یہ جاننا ضروری ہے کہ اصطلاح شرح میں سنت کسے کہتے ہیں؟ سنت اس طریقے کا نام ہے جو فرض اور واجب تو نہ ہو لیکن دین کے بارے میں اسے جاری رکھا گیا ہو اور اس پر ہمیشگی کی جائے اور وہ طریقہ خواہ حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کا قول، فعل یا تقریر ہو یا صحابہ کرامؓ کا قول یا تقریر ہو۔ یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ سنت قولی اور فعلی تو ان سنتوں کو کہتے ہیں جو حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کے قول یا فعل سے ثابت ہوں اور سنت تقریری اسے کہتے ہیں کہ کسی کو کوئی کام کرتے ہوئے دیکھ کر حضور پاک خاتم النبیین ﷺ یا صحابہ کرامؓ خاموش رہے ہوں یا اس کی تحسین فرمائی ہو۔

بحر حال سنت اس طریقہ کو کہتے ہیں جو نہ فرض ہو اور نہ واجب ہو اس کے باوجود اسے معمولی نہیں سمجھنا چاہیے کیونکہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے سنت پر عمل کرنے کا تاکیدی حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ ''میرے طریقے یعنی میری سنت پر عمل کرنا تمہارے لیے ضروری ہے''۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''میرے بعد ہونے والے (رشد و ہدایت کے پیکر) میرے خلفاء کی سنت پر عمل کرنا بھی اسی طرح لازم ہے جس طرح میری سنت پر''

اس کے بعد مزید تاکید فرماتے ہوئے آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''میرے اور میرے بعد آنے والے خلفائے راشدین کی سنت اور طریقوں کو آخیری داڑھوں کے ذریعے خوب مضبوطی سے پکڑے رکھو''۔ ان تمام تاکیدوں کے بعد سنت کو چھوڑنے والا ملامت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور نہ صرف دنیا میں ملامت کا مستحق ہوگا بلکہ آخرت میں آپ خاتم النبیین ﷺ کی شفاعت سے بھی محروم ہو جائے گا۔

سنت الخلفا کا مطلب

خلفائے راشدین کی سنت کو حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کے بعد بطور خاص ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ خلفاء اپنے اجتہاد کے ذریعے حدیث پاک سے جو مسئلہ نکالیں گے اس میں وہ خطا اور غلطی نہیں کریں گے اور وہ اجتہاد میں اپنے پیغمبر کے تابع ہوں گے۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بعض سنتیں ایسی بھی ہیں جو آپ خاتم النبیین ﷺ کے عہد مبارک میں شہرت پذیر نہ ہوئیں پھر خلفاء کے عہد میں آکر انہوں نے شہرت حاصل کی۔ اس لیے اس سنت نبوی خاتم النبیین ﷺ کو رد کرنے والے باطل وہم کو دفع کرنے کے لیے اس سنت نبوی خاتم النبیین ﷺ کو خلفائے راشدینؓ کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے جبکہ در حقیقت وہ حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کی سنت ہے۔

اطاعت اولی الامر کا حکم

قرآن مجید میں خود اللہ تعالیٰ نے بھی اولی الامر یعنی خلفائے راشدینؓ کی پیروی کا حکم دیا ہے، چنانچہ ارشاد باری

تعالیٰ (سورۃ النسا آیت نمبر 59) ہے

یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُو اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ

ترجمہ:''اے ایمان والو اللہ کا حکم مانو اور رسول (خاتم النبیین ﷺ) کا فرمان بھی مانو اور جو مسلمانوں میں سے عاقل، بالغ، عالم شریعت و باعمل ہوں (ان کا بھی حکم مانو)"

1۔ حضرت ابن جریرؒ، ابن ابی حاتمؒ ابن عساکرؒ اور عبداللہ بن حمیدؒ کی روایت میں ہے کہ اس آیت مبارکہ میں ''اولی الامر'' سے مراد سیدنا ابوبکر صدیق ؓ اور سیدنا عمر فاروق ؓ ہیں۔

2۔ بعض کا قول ہے کہ اولی الامر سے مراد خلفاء اربعہ ؓ ہیں۔

3۔ بعض کا قول ہے کہ اولی الامر سے مراد صحابہ ؓ و تابعین ؒ ہیں۔

4۔ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ نے فرمایا کہ اولی الامر سے مراد فقہ، اور علم دین و فضل والے لوگ، یعنی مجتہد مراد ہیں۔ بہرحال اتباع رسول خاتم النبیین ﷺ کے لیے اتباع صحابہ ؓ اور اتباع صحابہ ؓ کے لیے اتباع تابعین کا ہونا ضروری ہے۔

تراویح کے سنت ہونے کا ثبوت

1۔ سنت فعلی سے ثبوت: حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ " حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کا معمول تھا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ ماہ رمضان میں بغیر جماعت کے نماز تراویح پڑھا کرتے تھے۔

2۔ سنت قولی سے ثبوت: سیدنا حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ " حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ صحابہ کرام ؓ کو قیام رمضان (تراویح) کی ترغیب دیا کرتے تھے حکم نہیں دیا کرتے تھے۔

3۔ سنت تقریری سے ثبوت: سیدنا حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان میں ایک رات حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ اپنے آستانہ عالیہ سے مسجد کی طرف نکلے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے دیکھا کہ مسجد کے ایک گوشے میں کچھ لوگ باجماعت نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے دریافت فرمایا "یہ لوگ کیا کر رہے ہیں"؟ تو عرض کیا کہ یہ ایسے لوگ ہیں جنہیں قرآن مجید یاد نہیں ہے یہ لوگ حضرت ابی بن کعب ؓ کی اقتدا میں نماز تراویح پڑھ رہے ہیں یہ بات سن کر آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان لوگوں کی تحسین فرماتے ہوئے فرمایا۔ ''یہ لوگ جو کچھ کر رہے ہیں وہ بہت ہی اچھا کام ہے''۔

بعض روایات میں ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے رمضان المبارک میں دو یا تین دن نماز تراویح پڑھائی اور پھر اس خیال سے کہ امت پر فرض نہ ہو جائے، آپ خاتم النبیین ﷺ حجرہ مبارک سے مسجد میں نماز پڑھانے کے لیے نہ نکلے، صحابہ کرام ؓ نے انتظار فرمایا اور اور پھر صحابہ کرام ؓ مسجد نبوی میں کچھ گروہوں کی شکل میں باجماعت نماز ادا کرتے رہے اور یہی عمل حضرت ابوبکر ؓ کے زمانے میں رہا لیکن جب شاہ کار رسالت حضرت عمر ؓ کا زمانہ آیا تو آپ ؓ نے دیکھا کہ لوگوں میں ''قیام الیل'' کا جذبہ کم ہوتا جارہا ہے اور کہیں ایسا نہ ہو کہ قیام رمضان ختم ہی ہوجائے۔ اس خیال کے آتے ہی آپ ؓ نے نماز تراویح باجماعت ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

صحابہ کرام ؓ سے بیس رکعات تراویح کا ثبوت

1۔ امیر المومنین سیدنا عمر ؓ کے عہد خلافت میں ماہ رمضان المبارک میں بیس رکعت تراویح پڑھی جاتی تھی اور پھر تین وتر پڑھے جاتے تھے۔

2۔ امیر المومنین سیدنا حضرت علی ؓ اور امیر المومنین سیدنا عمر ؓ اور دیگر صحابہ کرام ؓ کی روایات کے مطابق اکثر اہل علم بیس رکعت تراویح کے قائل ہیں (ترمذی)

بہرحال حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کے مطابق صحابہ کرام ؓ رمضان المبارک میں تہجد کے علاوہ عشاء کی نماز کے بعد بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھا کرتے تھے اور پھر خلفائے راشدین صحابہ کرام ؓ کے شاگرد تابعین ؒ اور پھر ان کے شاگرد تبع تابعین ؒ کا معمول بھی یہی رہا تھا۔

حنفی مسلک میں رکعت تراویح کی تعداد

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ؒ نے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ نماز تراویح سنت موکدہ ہے اور امیر المومنین سیدنا حضرت عمر ؓ نے نماز تراویح کی بیس رکعات خود اپنی طرف سے ہی ایجاد یا متعین نہیں کر لیں تھیں اور نہ ہی حضرت عمر ؓ کسی بدعت کے موجد تھے۔ اب اگر حضرت امیر المومنین نے بیس رکعت

نماز تراویح پڑھنے کا حکم دیا ہے تو ان کے پاس اس کی کوئی نہ کوئی اصل ضرور ہوگی اور ضرور تراویح کے بارے میں ان کے پاس۔ حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کا کوئی نہ کوئی حکم تھا۔ ورنہ امیر المومنین حضرت عمر ؓ کبھی بھی اس کا حکم نہ دیتے۔ حضرت امام اعظمؒ کے شاگرد اور ان کے متبعین کا مسلک بھی یہی ہے کہ تراویح بیس رکعت ہیں اور اس کی صراحت انہوں نے اپنی کتابوں میں کی ہے۔

مالکی مسلک میں رکعات تراویح کی تعداد

حضرت علامہ محمد بن احمد مالکی قرطبیؒ نے نماز تراویح کی تعداد رکعات کے بارے میں دو قولوں میں سے ایک قول کو پسند فرمایا اور اس قول کو حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ حضرت امام شافعیؒ، حضرت امام احمد بن حنبلؒ اور حضرت محدث داؤد (ظاہری)ؒ نے بھی پسند اور اختیار کیا کہ قیام رمضان یعنی وتروں کے علاوہ نماز تراویح بیس رکعتیں ہیں۔ حضرت امام مالکؒ کے حوالے سے فرمایا کہ حضرت امام مالک نماز تراویح کی چھتیس رکعتیں اور تین رکعت نماز وتر پڑھنے کو مستحسن اور زیادہ بہتر سمجھتے تھے۔

شافعی مسلک میں نماز تراویح کی تعداد

حضرت امام محمد بن ادریس قریشی مکی المعروف امام شافعیؒ نے اپنی کتاب ''کتاب الام'' میں ارشاد فرمایا کہ مجھے تراویح کی بیس رکعت ہی زیادہ پسند ہیں، پھر اس کی وجہ بیان فرمائی کہ امیر المومنین سیدنا عمرؓ سے اسی طرح مروی ہے کہ اس طرح مکہ کے لوگ بھی بیس رکعت نماز تراویح اور تین رکعت نماز وتر ادا کیا کرتے تھے۔

حنبلی مسلک میں رکعات تراویح کی تعداد

حضرت امام ابوعبداللہ احمد بن حنبلؒ کے نزدیک تراویح کا بیس رکعت ہونا ثابت ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ حضرت سفیان ثوریؒ اور حضرت امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ بھی اس کے قائل ہیں اور دلیل میں یہ روایت بیان کی کہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ نے ''سید القرا'' سیدنا ابی بن کعبؓ کی اقتدا میں تراویح پڑھنے کے لیے لوگوں کو جمع کیا اور وہ انہیں بیس رکعت نماز تراویح پڑھایا کرتے تھے۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی کتاب میں فرمایا کہ نماز تراویح بیس رکعتیں ہیں اور لوگوں کو چاہیے کہ نماز تراویح باجماعت ادا کیا کریں۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ بھی 20 رکعت نماز تراویح کی قائل تھیں۔

حضرت عائشہؓ بیس رکعت نماز تراویح ادا کیا کرتیں تھیں جیسا کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کے بقول حضرت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ بھی بیس رکعت ہی نماز تراویح کے ادا کیا کرتے تھے۔ اگر حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ سے بیس رکعت نماز تراویح کا ثبوت نہ ہوتا تو حضرت عائشہؓ بیس رکعت تراویح کیوں پڑھتیں؟ اور حضرت عمرؓ کی بیس رکعت تراویح اگر حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کی سنت نہ ہوتی تو حضرت عائشہؓ کبھی خاموش نہ رہتیں۔ حضرت عائشہؓ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پردہ فرما جانے کے بعد 48 سال تک زندہ رہیں اور ہمیشہ ہی بیس رکعت نماز تراویح پڑھتی رہیں۔ حضرت عائشہ ؓ مجتہد تھیں اور ان کے پیش نظر ''ان الذین یکتمون ما انزلنا'' (سورۃ البقرۃ آیت 159) بھی رہتی تھی اور یہ بھی کہ ''جو شخص حق بات کہنے سے خاموش رہے وہ گونگا شیطان ہے''

اس لیے یہ تو ممکن ہی نہیں کہ خلاف شریعت کام دیکھ کر ام المومنین حضرت عائشہؓ خاموشی اختیار فرمائیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ بیس رکعت نماز تراویح پڑھنا سنت نبوی خاتم النبیین ﷺ ہے۔

****

نمازعیدین

عیدین کی نماز ان لوگوں پرواجب ہے جن پر جمعہ کی نماز فرض ہے بلاوجہ عیدین کی نماز چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے(درمختار ج1ص555)

عیدین کی نماز واجب ہونے یا جائز ہونے کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لئے ہیں۔فرق اتنا ہے کہ جمعہ کا خطبہ فرض ہے اس کے بغیر نماز جمعہ نہیں اورعیدین کا خطبہ سنت ہے۔دوسرا فرق یہ بھی ہے کہ جمعہ کا خطبہ نماز جمعہ سے پہلے ہے اورعیدین کا خطبہ نمازعیدین کے بعد۔تیسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کے لئے اذان واقامت ہے اورعیدین کی نماز کے لئے نہ اذان ہے نہ اقامت صرف دوبارہ "اَلصلوٰۃ جامعۃ" کہہ کرنمازعیدین کی اجازت ہے۔عیدین کی نماز کا وقت ایک نیزہ سورج بلند ہونے سے زوال کے پہلے تک(درمختار ج1ص558)

نمازعیدین کا طریقہ:

پہلے اس طرح نیت کرے کہ پڑھتی ہوں اللہ تعالیٰ کے لئے نیت کی میں نے دورکعت نمازعیدالفطر یاعیدالاضحیٰ کی چھ تکبیروں کے ساتھ منہ میرا کعبہ شریف کی طرف (پیچھے اس امام کے) پھر جب امام اللہ اکبر کہے تو اس کے بعد اللہ اکبر کہیں ہاتھ باندھ لیں اور ثناء پڑھیں۔پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ چھوڑ دیں۔پھر ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ چھوڑ دیں پھر تیسری مرتبہ ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ باندھ لیں۔اب الحمد اور سورت ملائیں۔رکوع اور سجدے میں جائیں اور دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوجائیں۔اب الحمد اور سورت ملائیں اور رکوع میں جانے سے پہلے تین تکبیر بار بار ہاتھ چھوڑ کر پڑھیں اور چوتھی بار اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں اور باقی نماز دوسری نمازوں کی طرح پوری کریں اور سلام پھیر دیں۔سلام پھیرنے کے بعد امام دو خطبے پڑھے پھر دعا مانگے۔

مسئلہ نمبر1: اگر کسی عذر کی وجہ سے بارش یا طوفان کی وجہ سے یا ابر کی وجہ سے چاند نہیں دیکھا گیا اور زوال کے بعد چاند ہونے کی شہادت ملی اور عید کی نماز نہ ہو سکی تو دوسرے دن عید کی نماز پڑھی جائے(درمختار ج1صفحہ562)اگر دوسرے دن بھی نماز نہ ہوسکی تو تیسرے دن عیدالفطر کی نماز نہیں ہوسکتی۔

مسئلہ نمبر2: عیدالاضحیٰ (بقرہ عید) چند باتوں میں عیدالفطر سے مختلف ہے۔

1۔ عیدالفطر میں نماز عید سے پہلے کچھ کھالینا مستحب ہے۔جبکہ عیدالاضحیٰ میں مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھایا جائے۔

2۔ عیدالفطر عذر کی وجہ سے دوسرے دن پڑھی جاسکتی ہے اور تیسرے دن نہیں پڑھی جاسکتی مگر عیدالاضحیٰ کی نماز عذر کی وجہ سے تیسرے دن بھی بلا کراہت پڑھی جا سکتی ہے(درمختار ج1ص562)

****

نمازکا اجروثواب

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ایک نمازی کے لئے 1000 نمازوں کا ثواب ہے کسی کے لئے 500 نمازوں کا، کسی کے لیے دوسوکا، کسی کے لئے ڈیڑھ سوکا، کسی کے لئے ستر، کسی کے لئے پچاس کا، کسی کے لئے ستائیس کا، کسی کے لئے دس کا اور کسی کے لئے ایک نماز کا ثواب ہے۔ جس شخص کے لئے چارسونمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے یہ وہ شخص ہے جو بیت اللہ شریف میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اور اس سے (تکبیر اولیٰ) پہلی تکبیر نہیں چھوٹتی۔ جس شخص کے لیے 500 نمازوں کا ثواب ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس نے مسجد نبوی میں نماز ادا کی اور اس کی تکبیر اولیٰ نہیں چھوٹی، جس کے لئے دوسونمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے یہ وہ ہے جو احکام نماز جاننے کے بعد لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے۔ جس کے لئے ڈیڑھ سونمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے یہ موذن ہے۔ جس کے لئے ستر نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے یہ وہ ہے جو مسواک کرتا۔ کامل وضو کرتا اور جامع مسجد میں باجماعت نماز ادا کرتا ہے۔ جس کے لئے پچاس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے یہ وہ ہے جو امام کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے لیکن کبھی کبھی اس کی (تکبیر تحریمہ) پہلی تکبیر رہ جاتی ہے اور جس کے لئے 27 نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے یہ وہ ہے جو کامل وضو کے ساتھ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اور اس سے تکبیر تحریمہ نہیں چھوٹتی اور وہ شخص جس کے لئے دس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے یہ وہ ہے کہ جو جماعت سے نماز پڑھتا ہے لیکن کبھی کبھی اس سے تکبیر تحریمہ چھوٹ جاتی ہے اور جس آدمی کے لئے ایک نماز کا ثواب لکھا جاتا ہے یہ وہ شخص ہے جو جماعت کے بغیر تنہا نماز پڑھتا ہے۔ اور وہ شخص جس کو ایک نماز کا ثواب بھی نہیں ملتا وہ ہے جو نماز پڑھتے ہوئے مرغے کی طرح ٹھونگے مارتا ہے اور نماز کے رکوع اور سجود پورے نہیں کرتا اور یہی وہ شخص ہے جس کی نماز پرانے کپڑے میں لپیٹ کر اس کے منہ پر ماری جاتی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری حفاظت نہ کرے جس طرح تو نے نماز کی حفاظت نہیں کی۔

رسول پاک خاتم النبیین ﷺ کا تعلیم نماز

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا" نبی کریم خاتم النبیین ﷺ مسجد کے ایک گوشے میں تشریف فرما تھے ایک شخص آیا اور نماز پڑھ کر حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے سلام کا جواب دینے کے بعد فرمایا" لوٹ کے جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے حقیقت میں نماز نہیں پڑھی"۔ اس شخص نے پھر اسی طرح نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی۔ پھر حاضر خدمت ہوا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا" نماز پڑھ لو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی"۔ اس شخص نے تین بار ایسا ہی کیا، اس کے بعد اس نے حضور پاک خاتم النبیین ﷺ سے عرض کیا" میں نماز کا علم اچھی طرح نہیں رکھتا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ مجھے نماز سکھا دیجیئے"۔ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اچھی طرح وضو کرلو، پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہو پھر قرآن پاک میں سے پہلے سورہ فاتحہ اور اس کے بعد جو کچھ یاد ہو پڑھو، پھر رکوع کرو جب ٹھیک طرح رکوع کرلو تو سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو، ٹھیک سجدہ کرنے کے بعد بیٹھ جاؤ، جب بیٹھنے میں نشست ٹھیک ہو جائے تو دوسرا سجدہ کرو اور اچھی ٹھہراؤ سے سجدہ کرو۔ اس کے بعد سر اٹھا کر ٹھیک طرح بیٹھ جاؤ اور اس طرح نماز پوری کرو"۔ (بخاری، حدیث نمبر 724- مسلم، حدیث نمبر 397)

غور کریں تو اس نماز میں رکوع اور سجود کو اچھی طرح ادا کر کے سمجھایا گیا ہے (کہ مرغے کی سی ٹھونگیں نہ ماریں) دوسری بات یہ کہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے اس شخص کو

ناقص نماز پڑھتے دیکھا تو آپ خاتم النبیین ﷺ خاموش نہیں رہے بلکہ اس کی اصلاح فرمائی۔ اس لئے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جاہل کو سمجھانا اور بتانا واجب ہے۔ اس کے بعد حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے حاضرین کو بھی تاکید فرمائی کہ اگر کسی کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھیں تو اس کی اصلاح کریں تا کہ احکام شریعت کی تعلیم قیامت تک اسی طرح جاری وساری رہے۔

****

علماء وفقہاء کی خاموشی اور کوتاہی کا نتیجہ

نماز، روزہ اور دیگر عبادات میں جو کمی اور کوتاہی پائی جاتی ہے یہ سب کچھ علماء اور فقہاء کی خاموشی کا نتیجہ ہے کیونکہ انہوں نے دین کی تعلیم دینا اور عبادات کے آداب سکھانا ترک کر دیئے ہیں۔ اس وجہ سے عبادتوں میں جو نقص پیدا ہوتا ہے، اولاً اس کی ابتداء جاہلوں سے ہوتی ہے اور اس کے بعد یہ عام لوگوں میں پھیل جاتی ہے اور پھر لوگ یہ کہنے لگتے ہیں کہ سب قصور علماء کا ہے۔ کس قدر تعجب کی بات ہے کہ ایک مسلمان مرد اگر کسی شخص کو ایک روٹی یا کوئی معمولی چیز چراتا ہوا دیکھتا ہے تو پکار اٹھتا ہے چور چور، اس کو پکڑ لیا تو خوب پٹائی کی جاتی ہے اور اگر وہ بھاگ نکلا تو اسے برا بھلا کہا جاتا ہے لیکن وہی شخص اگر کسی کو نماز پڑھتے وقت نماز کے ارکان وواجبات کو چوری کرتے (یعنی ان کو پوری طرح ادا نہ کرتے ہوئے) دیکھتا ہے اور اس کی نظروں کے سامنے مقتدی امام سے سبقت کرتا ہے تو خاموش رہتا ہے۔ کچھ بھی نہیں کہتا نہ اس کو روکتا ہے نہ اس کی اصلاح کرتا ہے بلکہ اس معاملے کو ناقابل توجہ سمجھ کر چھوڑ دیتا ہے۔

نماز ٹھیک طور سے ادا نہ کرنے والا چور ہے

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "میں تمہیں بدترین چور نہ بتاؤں؟" صحابہ کرامؓ نے عرض کیا" جی ہاں یا رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کیوں نہیں؟ بتائیے کہ وہ کون لوگ ہیں"۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ''یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کے رکوع اور سجود کو پورا نہیں کرتے''۔ (مسند احمد، طبرانی)

حضرت علی بن شیبانؓ فرماتے ہیں کہ میں ان نمائندوں میں سے ایک تھا جو حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کے پاس اپنے قبیلے کی طرف سے حاضر ہوئے تھے۔ رسول پاک خاتم النبیین ﷺ نے اس وقت فرمایا " اللہ تعالی اس کی طرف توجہ نہیں فرماتا جو رکوع اور سجود میں اپنی کمر سیدھی نہیں رکھتا "۔ (ابن ماجہ، حدیث نمبر 871- سنن ابی داؤد، حدیث نمبر 801- مسند احمد، جلد 2، ص 324)

امام سے سبقت کرنے پر نماز جائز نہیں ہوتی

قیامت کے دن بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جن کی نمازیں قبول نہیں ہونگیں۔ کیونکہ رکوع، سجود، قعود وقیام میں انہوں نے امام سے سبقت کرنے کی کوشش کی۔ ممکن ہے کہ وہ زمانہ موجودہ زمانہ ہی ہو کیونکہ آج کے زمانے میں آدمی دنیا میں اتنا مصروف ہو گیا ہے کہ بس وہ جلدی جلدی نماز کو سر سے اتارنا چاہتا ہے اور امام سے آگے نکل جانے کی پرواہ نہیں کرتا اور اس طرح وہ نماز کے ارکان وواجبات کو ضائع کر دیتا ہے۔

****

خلاف شرع نماز کو درست کروانے کا حکم

اگر کوئی شخص کسی کو دیکھتا ہے کہ کوئی شخص نماز میں اس کے ارکان، واجبات اور آداب کا خیال نہیں کرتا تو دیکھنے والے پر واجب ہے کہ اسے سمجھائے، اور اس کی خیر خواہی کرے، تا کہ وہ آئندہ کے لئے اپنی نماز کو درست کرے۔ گزشتہ کی معافی مانگے۔ اگر یہ سمجھ دار مسلمان اس کو نہیں سمجھائے گا تو یہ بھی اس کا شریک ہوگا اور اس کا بوجھ اور گناہ اس پر ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ ''جاہل کی وجہ سے عالم کے لئے ہلاکت ہے جب وہ اسے نہ سکھائے''۔ (غنیۃ الطالبین)

اگر عالم کو جاہل کو تعلیم دینا واجب اور لازم نہ ہوتا اور یہ چیز اس پر فرض نہ ہوتی تو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اس کی خاموشی کی وجہ سے اسے ہلاکت سے نہ ڈراتے کیونکہ یہ ڈر اس شخص کے لئے ہے جو فرض اور واجب چھوڑتا ہے۔ نفل چھوڑنے والے کے لئے نہیں ہے۔

گناہ پوشیدہ ہو تو صرف گناہ کرنے والے کو نقصان پہنچتا ہے اور جب ظاہر ہو جائے اور تبدیل نہ کیا جائے تو عام لوگوں کو نقصان دیتا ہے۔ اب جن لوگوں کو اسے بدلنا اور کھلم کھلا گناہ کرنے والوں کو روکنا واجب تھا اور انہوں نے اپنی ذمہ داری کو محسوس نہ کیا تو وہ بھی برابر کے گناہ میں شریک ہوئے اور ہلاکت کا باعث ہوں گے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "جو شخص کسی کو نماز میں غلطی کرتا ہوا دیکھے اور اسے نہ روکے وہ اس کے گناہ میں شریک ہوا اور اس نے شیطان کی موافقت کی کیونکہ وہ (شیطان) تو اس بارے میں خاموش رہنا چاہتا ہے اور نیکی اور تقویٰ میں تعاون کرنے کو چھوڑ رہا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو ان دونوں باتوں کا حکم دیا ہے"۔ (غنیۃ الطالبین)

فرمان خداوندی ہے۔ (سورہ المائدہ، آیت نمبر 2)

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی

ترجمہ: "نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو"۔

اس لئے ایک دوسرے کو نصیحت کرنا واجب ہے اور اگر کوئی ایسا نہیں کرتا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ شخص چاہتا ہے کہ دین کمزور ہو جائے۔ اسلام رخصت ہو جائے اور تمام مخلوق گناہوں میں مبتلا ہو جائے۔ لہٰذا عقل مند شخص کو شیطان کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔

****

کن نمازیوں پر اللہ کی رحمت

نماز میں خشوع وخضوع ، عاجزی ، انکساری ،خوف وخشیت الٰہی اور رغبت وشرف کے ساتھ اور پورے آداب کے ساتھ نماز ادا کرنے والوں پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے جو مناجات ، قیام ، رکوع ، سجود کی حالت میں یہ مدنظر رکھے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ اسلئے اپنے دل کو دنیاوی خیالات سے خالی کرکے اور عظیم ہستی کے تصور کے ساتھ اس ادائے فرض کی سرگرم کوشش کرے۔

اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کی نماز:

اللہ تعالیٰ کے خاص بندے جو دل کو بیدار رکھتے ہیں ، دلوں کی حفاظت کرتے اور اللہ تعالیٰ کے مقرب ہیں ان کی نماز کی حقیقت کچھ اور ہی ہوتی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عصام بن یوسفؒ خراساں کی کسی جامع مسجد میں پہنچے۔ آپؒ نے دیکھا کہ وہاں ایک بہت بڑا مجمع حلقہ بنائے بیٹھا ہے۔ آپ نے دریافت کیا "یہ کون لوگ ہیں"؟ کسی نے ان کو بتایا "یہ شیخ حاتمؒ کا حلقہ ہے اور اس وقت وہ زہد وتقویٰ اور بیم ورجا (امید) کے موضوع پر باتیں کررہے ہیں"۔ حضرت یوسفؒ نے اپنے ساتھیوں سے کہا" چلو ان سے نماز کے بارے میں کچھ پوچھیں اگر انہوں نے ٹھیک ٹھیک جواب دیا تو ہم بھی وہاں بیٹھ کر ان کا وعظ سنیں گے (ورنہ نہیں)" چنانچہ حضرت یوسفؒ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ان کے پاس پہنچے سلام کیا اور کہا" اللہ آپ پر اپنی رحمت نازل فرمائے ہم کو چند مسائل دریافت کرنے ہیں"۔ حاتمؒ نے کہا" پوچھئے کیا پوچھنا ہے"؟ حضرت یوسفؒ نے کہا" میں نماز کے بارے میں کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں"؟ حضرت حاتمؒ نے کہا" معرفت نماز کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہیں یا آداب نماز کے بارے میں"؟ حضرت یوسفؒ نے کہا" آداب نماز کے بارے میں"۔ حضرت حاتمؒ نے جواب دیا" آداب نماز یہ ہیں:

1۔ تعمیل حکم میں کھڑے ہو　　2۔ ثواب کی نیت رکھو　　3۔ نیت کے ساتھ نماز شروع کرو
4۔ تعظیم کے ساتھ تکبیر　　5۔ قرآن پاک ترتیل کے ساتھ پڑھو (ٹھہر ٹھہر کے)　　6۔ خشوع کے ساتھ رکوع کرو
7۔ تواضع کے ساتھ سجدے کرو　　8۔ اخلاص کے ساتھ تشہد پڑھو اور　　9۔ رحمت کی امید پر سلام پھیر دو"۔

حضرت یوسفؒ کے ساتھیوں نے سنا تو کہا'' حضور ان سے معرفت نماز کے بارے میں بھی پوچھیں'، انہوں نے کہا" اب آپ ہمیں معرفت نماز کے بارے میں بھی بتا دیجئے"، شیخ حاتمؒ نے فرمایا" معرفت نماز یہ ہے:

1۔ جنت کو دائیں طرف سمجھو　　2۔ جہنم کو بائیں طرف خیال کرو
3۔ پل صراط کو قدموں کے نیچے اور　　4۔ میزان کو سامنے جانو اور خیال رکھو کہ تم اللہ کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم نہیں دیکھ پا رہے تو وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے"۔

حضرت یوسفؒ نے پوچھا" اے نوجوان ، کب سے اس انداز کی نماز پڑھ رہے ہو"؟ فرمایا" بیس سال سے"۔ حضرت یوسفؒ نے اپنے ساتھیوں سے کہا'' اٹھو ہم اپنے پچاس سال کی نمازیں دوبارہ ادا کریں''۔

****

اچھی طرح نماز پڑھنے کے معنی

اس طرح کا ایک واقعہ حضرت حازم المرج کا ہے۔حضرت حازمؒ کا بیان ہے "میں سمندر کے ساحل پر تھا کہ ایک صحابیؓ سے ملاقات ہوئی۔صحابیؓ نے فرمایا" ابوحازمؒ کیا تم اچھی طرح نماز پڑھنا جانتے ہو"؟ میں نے کہا" میں فرائض اور سنتوں کو اچھی طرح جانتا ہوں۔اس کے علاوہ اچھی طرح نماز پڑھنے کے اور کیا معنی ہیں"؟۔صحابیؓ نے کہا" ابو حازمؒ بتاؤ ادائیگی فرض کے لئے کھڑے ہونے سے قبل کتنے فرض ہیں"؟ میں نے کہا" چھ فرض ہیں"۔انہوں نے دریافت کیا" وہ کیا ہیں"؟ میں نے کہا:

1) طہارت 2) ستر پوشی 3) پاک جگہ کا انتخاب 4) نماز کے لئے کھڑا ہونا 5) قبلہ رو ہونا 6) نیت کرنا"۔

انہوں نے دریافت کیا" گھر سے مسجد کی طرف جاتے ہوئے کیا نیت کرتے ہو"؟ میں نے جواب دیا" رب سے ملاقات کرنے کی نیت کے ساتھ"۔انہوں نے کہا" کس نیت سے عبادت کے لئے کھڑے ہوتے ہو"؟ میں نے کہا" بندگی کی نیت سے۔اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کرتے ہوئے"۔انہوں نے کہا" ابوحازمؒ کن چیزوں کے ساتھ قبلہ کی طرف منہ کرتے ہو"۔میں نے کہا" تین فرائض اور ایک سنت کے ساتھ" پوچھا" وہ کیا ہیں"؟ میں نے جواب دیا" قبلہ رو کھڑا ہونا فرض، نیت فرض، تکبیر تحریمہ فرض اور تکبیر تحریمہ میں دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا سنت"۔صحابیؓ نے پوچھا" کتنی تکبیریں فرض ہیں اور کتنی سنت ہیں"؟ میں نے کہا" پانچ تکبیریں فرض ہیں باقی سب سنت ہیں"۔انہوں نے" پوچھا نماز کس چیز سے شروع کرتے ہو"؟ میں نے کہا" تکبیر سے"۔انہوں نے کہا" نماز کی برہان کیا ہے"؟ میں نے کہا" قرأت"۔پوچھا" نماز کا جوہر کیا ہے"؟ میں نے کہا" اس کی تسبیحات"،انہوں نے پوچھا" نماز کی زندگی کیا ہے"؟ میں نے کہا" خشوع وخضوع"۔انہوں نے پوچھا" خشوع کیا ہے"؟ میں نے کہا" سجدہ گاہ پر نظر جمائے رکھنا"۔انہوں نے پوچھا" نماز کا وقار کیا ہے"؟ میں نے کہا" سکون اور اطمینان"۔انہوں نے پوچھا" وہ فعل کیا ہے جس کی بنا پر نماز کے سوا ہر فعل منع ہو جاتا ہے"؟ میں نے کہا" تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد"۔انہوں نے پوچھا" نماز کو ختم کرنے والی کیا چیز ہے"؟ میں نے کہا" سلام پھیر دینا"۔انہوں نے کہا" اس کی خصوصی علامت کیا ہے"؟ میں نے کہا" نماز ختم کرنے کے بعد سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر پڑھنا"۔صحابیؓ نے دریافت کیا" ان سب کی کنجی کیا ہے"؟ میں نے کہا" نیت"۔انہوں نے کہا" یقین کی کنجی کیا ہے"؟ میں نے کہا" توکل"۔انہوں نے کہا" توکل کی کنجی کیا ہے"؟ میں نے کہا" اللہ"،انہوں نے کہا" اللہ تعالیٰ کی کنجی کیا ہے"؟ میں نے کہا" امید"،انہوں نے دریافت کیا" امید کی کنجی کیا ہے"؟ میں نے کہا" صبر "انہوں نے کہا" صبر کی کنجی کیا ہے"؟ میں نے کہا" رضا" انہوں نے کہا" رضا کی کنجی کیا ہے"؟ میں نے کہا" اطاعت" انہوں نے کہا" اطاعت کی کنجی کیا ہے"؟ میں نے کہا" اقرار "انہوں نے کہا" اقرار کی کنجی کیا ہے"؟ میں نے کہا" اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور واحدانیت کا اقرار"۔

انہوں نے پوچھا" یہ سب باتیں تم کو کہاں سے معلوم ہوئیں"؟ میں نے کہا" علم کے ذریعے سے"۔انہوں نے پوچھا" علم کہاں سے حاصل کیا"؟ میں نے کہا" سیکھنے سے" انہوں نے پوچھا" سیکھنے کا ذریعہ کیا تھا"؟ میں نے کہا" عقل" انہوں نے پوچھا" عقل کہاں سے آئی"؟ میں نے کہا" عقل دو قسم کی ہے ایک عقل وہ جس کو صرف اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور دوسری عقل وہ جس کو انسان اپنی لیاقت سے حاصل کرتا ہے۔جب یہ دونوں جمع ہو جاتی ہیں تو دونوں ایک دوسرے کی مددگار بنتی ہیں"۔انہوں نے پوچھا" یہ سب چیزیں تم کو کہاں سے حاصل ہوئیں"؟ میں نے کہا" توفیق الٰہی سے"۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی توفیق دے۔ان تمام سوالات اور جوابات کے بعد صحابیؓ نے مجھ سے کہا" اللہ کی قسم تم نے جنت کی کنجیاں تو حاصل کرلیں۔اب یہ بتاؤ کہ تمہارا فرض کیا ہے؟ فرض کا فرض کیا ہے؟ اور وہ کونسا فرض ہے جو فرض کی طرف لے جاتا ہے؟ فرض میں سنت کیا ہے؟ اور کونسا فرض ہے جو سنت کی طرف لے جاتا ہے"؟ میں نے جواب دیا" ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں۔فرض کا فرض طہارت ہے۔دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو ملا کر پانی لینا (چلو بنا کر) ایسا فرض ہے جو دوسرے فرض تک پہنچاتا ہے اور پانی سے انگلیوں کا خُلال کرنا ایسی سنت ہے جو فرض میں داخل ہے اور وہ سنت جس سے فرض کی تکمیل ہو جائے ختنہ کرانا ہے"۔یہ سن کر ان صحابیؓ نے فرمایا" ابوحازمؒ تم نے اپنے اوپر حجت تمام کرلی۔اب کچھ باقی نہیں رہا ہے لیکن اتنا اور بتا دو کہ کھانا کھانے میں کیا فرض ہے اور کیا سنت ہے"؟ میں نے کہا" کھانا کھانے میں بھی فرض اور سنت ہوتے ہیں"؟ انہوں نے کہا" ہاں کھانا کھانے میں چار فرض ہیں، چار سنتیں ہیں اور چار باتیں مستحب ہیں۔پھر فرمایا" فرض تو یہ باتیں ہیں:

1۔شروع کرتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا 2 ۔اللہ کی حمد کرنا (الحمدللہ پڑھنا) 3۔شکر بجالانا 4 ۔اور یہ جاننا کہ یہ کھانا حلال ہے یا حرام۔

اور سنت یہ ہیں: 1۔بائیں ران پر زور دے کر بیٹھنا (تشہد کی حالت میں) 2۔تین انگلیوں سے کھانا کھانا 3۔لقمہ خوب چبانا 4۔آخیر میں انگلیاں چاٹنا

اور مستحب یہ ہیں: 1۔کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ دھونا 2۔لقمہ چھوٹا لینا 3۔اپنے سامنے سے کھانا 4۔اپنے ہم طعام کی طرف کم دیکھنا"

****

نماز کی روح

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بتاتے ہیں "ایک مرتبہ رسول پاک خاتم النبیین ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا اور رسول پاک خاتم النبیین ﷺ نے نماز خوف پڑھائی اور صحابہ کرامؓ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج گرہن ہو چکا تھا۔اس وقت فرمایا''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان سے کسی کی موت یا پیدائش اثر انداز نہیں ہوتی۔جب سورج یا چاند گرہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو''۔صحابہ کرامؓ نے کہا" یا رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ ہم نے دیکھا تھا کہ دوران صلوٰۃ آپ خاتم النبیین ﷺ نے کسی چیز کو پکڑا تھا پھر ہم نے یہ دیکھا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کچھ پیچھے ہوئے"۔آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" میں نے جنت کو دیکھ کر چاہا کہ اس میں سے ایک خوشہ توڑوں اگر میں اس خوشہ کو لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس میں پھل نکالتے رہتے۔پھر میں نے دوزخ کو دیکھا اس سے خوف ناک منظر مجھے نظر نہ آیا"۔(صحیح بخاری)۔

حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے ''نماز مومن کی معراج'' کے بارے میں بتایا" معراج کا مفہوم یہ ہے کہ بندے کی نظر غیب میں دیکھنے لگتی ہے۔لاشعوری دنیا کا مشاہدہ ہونے لگتا ہے۔جنات اور فرشتوں کی دنیا نظر کے سامنے آنے لگتی ہے۔یہاں تک کہ ایک دن وہ اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کر لیتا ہے"۔پھر حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے براہ راست مشاہدہ کرنے والی نظر کے حصول کا نہایت جامعہ طریقہ بھی بتایا۔حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا''احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ تم اللہ کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم اس کو نہیں پاتے تو کم از کم یہ محسوس کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے''۔(مسلم)

یہ ہے اسلام کے اہم رکن، نماز کی حقیقی غرض وغایت یعنی نماز کا اصل مفہوم اور نماز کی روح یہ ہے کہ بندے کو نماز کے ذریعے غیب کی دنیا سے واقفیت ہو جائے۔فرشتوں کی دنیا اس کے سامنے آجائے۔عالم بالا کے دروازے اس کے لئے کھل جائیں۔آسمانوں میں آباد مخلوقات سے آگاہی ہو جائے۔جنت اور دوزخ اس کے لئے کھلی کتاب بن جائیں۔مقام ابراہیم اور سدرۃ المنتہیٰ سے گزر کر نماز کی روح کی پرواز عرش باری تعالیٰ تک ہو جائے۔اور یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل ہو جائے۔غیب کی دنیا سے ہی روحانی تعلق رکھنا اللہ نے فرض قرار دیا ہے۔

****

نماز کا ظاہر اور باطن

نماز کی اصل روح یعنی مشاہدہ ومکاشفہ تک پہنچنے کے لئے انبیاءکرام علیہ السلام نے اپنے اپنے ادوار میں مختلف طریقے بتائے ہیں، مثلاً ادائیگی نماز کا طریقہ، تسبیح وتہلیل میں کونسے کلمات پڑھے جائیں، رکوع اور سجود اور دعا کرنے کی ترتیب کیا ہو، وغیرہ وغیرہ ہمیں مستند احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول پاک خاتم النبیین ﷺ نے کس کس طرح سے نماز ادا فرمائی۔ مثلاً کبھی آپ خاتم النبیین ﷺ نے رفع یدین کیا ہے اور کبھی نہیں کیا ہے، کبھی آپ خاتم النبیین ﷺ نے ہاتھ سینے پر باندھے اور کبھی ناف پر اکثر جوتے اتار کر نماز پڑھی لیکن بعض مرتبہ جوتے پہنے ہوئے بھی ادا فرمائی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ ہمیشہ مساجد ہی میں نماز پڑھا کرتے تھے لیکن آپ خاتم النبیین ﷺ نے سواری پر بھی نماز ادا فرمائی ہے۔ اس طرح تسبیح وتہلیل میں بھی مختلف طریقے ملتے ہیں۔

آج ہمارے معاشرے میں اکثریت نماز کی اصل روح سے ناواقف ہے اکثر عوام کی توجہ کا محور نماز کے ظاہری طریقے ہیں۔ ظاہری طریقوں کا جاننا بھی ابتدائی درجے میں بہت ضروری ہے۔ ان طریقوں میں بھی بہت سے لوگوں نے دھڑابندی کر رکھی ہے اور تفرقوں کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ ہمیں نماز کے ظاہری ادائیگی کے طریقوں پر جھگڑ کر اپنی توانائیاں ضائع کرنے کی بجائے نماز کے روحانی پہلو پر غور وفکر کرنا چاہیے۔ کتب احادیث کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کئی طریقے سے نماز ادا فرمائی ہے۔ غالباً اس کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ یہ واضح کر دینا چاہتے تھے کہ ادائیگی کا طریقہ چاہے جو بھی ہو اختیار کیا جائے۔ بس نماز کی اصل روح متاثر نہ ہو۔ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ''جب تم نماز میں مشغول ہو کر محسوس کرو کہ ہم اللہ کو دیکھ رہے ہیں "۔ اس ارشاد کی تکمیل پر غور کیا جائے تو یہ حقیقت منکشف ہوجاتی ہے کہ انسان کو اپنی زندگی میں وظیفہ اعضاء کی حرکت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہنے کی عادت ہونی چاہیے۔ جب ایک شخص 12,10 سال کی عمر سے اٹھارہ بیس سال کی عمر تک اسی طرح نماز قائم کرے گا تو اس کا ذہن اللہ تعالیٰ کی طرف رہنے اور جسم قیام ورکوع، قومہ وسجود، قعدہ اور جلسہ ہر قسم کی عادات کا عادی ہوجائے گا۔ ذہن کا اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنا روح کا وظیفہ ہے اور اعضاء کا حرکت میں رہنا جسم کا وظیفہ ہے۔ یعنی ذہن کا اللہ تعالیٰ کی طرف یکسو ہونا اور عالم غیب سے لاشعوری رشتہ قائم کر لینا نماز کی روح ہے۔ گویا ہم نماز نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے بتائے ہوئے کسی بھی طریقے سے ادا کریں لیکن ہمارا ذہنی ربط اللہ تعالیٰ کے ساتھ قائم رہے۔

نماز کی صورتیں مختلف انبیاءکرام علیہ السلام کے ہاں مختلف رہی ہیں لیکن معنی میں کوئی فرق نہ تھا۔ یعنی نماز ایک ایسی ذہنی مشق کا نام ہے جس میں شعور پر بار بار اللہ تعالیٰ کے احساس کا نقش مرتب کیا جاتا ہے۔ یہ نقش جب پختہ ہوجاتا ہے تو بندے کی پوری زندگی میں اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہستی بن جاتا ہے کہ کسی بھی چیز کے متعلق سوچنے سے پہلے بندے کا ذہن پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف جاتا ہے۔ یہی تمام انبیاءکرام علیہ السلام کی طرزِ فکر تھی اور انبیاءکرام علیہ السلام کی یہی طرزِ فکر وارثین اولیاء اللہ کو بھی منتقل ہوتی ہے یعنی نماز ایک پیغمبرانہ طرزِ فکر اور طرز زندگی کا نام ہے۔

سورۃ البقرہ، آیت نمبر 177 میں فرمان باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:" مشرق کی طرف منہ کرنا یا مغرب کی طرف منہ کرنا نیکی نہیں ہے"۔

یہاں یہ بات انتہائی غور طلب ہے کہ اللہ تعالیٰ مشرق کی طرف منہ کرنا یا مغرب کی طرف منہ کرنا تو کہتا ہے لیکن ایک لفظ صلوٰۃ حالانکہ لفظ صلوٰۃ استعمال کرنا تو زیادہ آسان تھا وجہ یہ ہے کہ اس طرز عمل کو اللہ تعالیٰ صلوٰۃ (نماز) قرار ہی نہیں دیتے (یعنی منہ کو مشرق یا مغرب کی طرف کرنے کو)۔ سورۃ آل عمران، آیت نمبر 43 اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ترجمہ:"سجدہ کرو اور رکوع کرو، رکوع کرنے والوں کے ساتھ"۔

وہاں بھی یہ نہیں کہتے کہ صلوٰۃ کرو صلوٰۃ کرنے والوں کے ساتھ یعنی یہ کہنا آسان تھا کہ نماز پڑھو نماز پڑھنے والوں کے ساتھ، جس کے واضح معنی یہ ہوئے کہ رکوع اور سجود کو بھی اللہ تعالیٰ صلوٰۃ قرار نہیں دیتے۔

اب یہ سمجھنا لازم ہوگیا کہ بس صبح شام تسبیح کرنا، رکوع کرنا، سجود کرنا یا مشرق ومغرب کی طرف منہ کرنا صلوٰۃ نہیں ہے بلکہ صلوٰۃ تو پوری طرز زندگی کا نام ہے۔ ایسا طرز زندگی جو قرآن پاک کے مطابق ہو کیونکہ صلوٰۃ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ہر جگہ قائم کرنے کا لفظ استعمال کیا ہے۔ یعنی یہ نہیں کہا کہ پڑھ صلوٰۃ یا ادا کرو **صلوٰۃ**۔

توصلوٰۃ پوری طرز زندگی کا نام ہے اوراس طرز زندگی میں صبح شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنا بھی شامل ہے۔ہاں یہ بات ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تسبیح ورکوع، سجوداور قیام کو تین حالتوں میں تقسیم کر دیا ہے۔یعنی میرے سامنے کھڑے ہوجاؤ، میری عظمت کا اعتراف کرو، پھر جھک جاؤ، پھرمیری عظمت کااعتراف کرو، پھرسر، ماتھااور پیشانی کو زمین پر لگا کراپنی ہستی کوصفر کردواور پھرمیری عظمت کااعتراف کرولیکن یہ صلوٰۃ کا صرف ایک جزو ہے۔

****

عبادت کا مقصد

عبادت اظہارعبودیت کا نام ہے،اورعبودیت اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ڈھل جانے کو کہتے ہیں اس لئے دوقدم اٹھانے پڑتے ہیں۔

1) ترک گناہ، کیونکہ گناہ اللہ تعالیٰ کے خلاف بغاوت اورشیطان کی غلامی ہے-

2) اللہ تعالیٰ کے ہرحکم اور ہراشارے کی تعمیل

ان دونوں اقدامات کے بعد انسان سراپاتسلیم بن جاتا ہے اور پھر جب وہ حضورِخداوندی میں اپنا سر جھکاتا ہے تواس کی روح اورجسم میں کامل ہم آہنگی پیدا ہوجاتی ہے جو عبادت گزارجھوٹ بولتا،ظلم توڑتااورانسانوں کوستاتا ہے۔اس کا جسم بے شک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہےلیکن اس کی روح شیطان کی غلامی میں جکڑی رہتی ہے۔جسم فانی ہےاورروح غیرفانی۔بارہ گاہ رب ذوالجلال میں روح نے پیش ہونا ہےجسم نےنہیں اس لئے اگرکوئی خلوص دل سے عبادت کرتا ہےتواسے کئی انعامات ملتے ہیں۔

1) وہ غیبی آوازیں سن سکتا ہے

2) وہ حدنظر سے پرے دیکھ سکتا ہے

3) اوربعض آنے والے واقعات کی خبردے سکتا ہے۔

لیکن یہ مناظراور یہ مدارج منزل نہیں بلکہ نظارہ ہائے راہ ہیں، سچے عابد کی منزل تو کائنات اوررب کائنات سے ہم آہنگی ہوتی ہے۔

رسول پاک خاتم النبیین ﷺ کی طرزفکر:

رسول پاک خاتم النبیین ﷺ ہر چیز اور ہر بات کو منجانب اللہ یا اللہ تعالیٰ کی نسبت سے جانتے تھے۔آپ خاتم النبیین ﷺ کی سنت مبارکہ میں یہ بات داخل ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ ہر بات کارخ ارادی اورغیرارادی طور پراللہ تعالیٰ کی طرف موڑ دیتے تھے۔اگرہمیں بھی رسول پاک خاتم النبیین ﷺ کی یہ طرزفکر حاصل ہوجائے کہ ہم ہر بات کارخ اللہ تعالیٰ کی طرف موڑ دیں توہمیں ایک سچے مسلمان اوراللہ تعالیٰ کی دوستی کا شرف حاصل ہوجائے گا اور جب اللہ تعالیٰ سے دوستی ہو جائے گی تو توہمات، تفکرات، پریشانیاں اوروسوسوں سے نجات مل جائے گی کیونکہ صلوٰۃ پوری طرز زندگی کا نام ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پروحی بھیجی "جب آپ علیہ السلام میرے سامنے کھڑے ہوں تواسطرح کھڑے ہوں کہ جس طرح ایک ڈرنے والا، عجز وانکساری کرنے والااوراپنےنفس کوملامت کرنے والاشخص کھڑاہوتاہےاورمجھ سے دعااس طرح کریں کہ آپ علیہ السلام کے اعضاءلرزرہے ہوں"۔

اسی طرح ایک روایت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھی ایسی ہی وحی کی ایک روایت میں ہے کہ:

1- محمد بن ابن سیرینؒ جب نماز کے لئے کھڑے ہوئے توخوف خدا کی وجہ سے چہرے کا خون اتر جاتااورزرد پڑ جاتے۔

2- حضرت مسلم بن یسارؒ جب نمازشروع کرتے توآس پاس کی کوئی آوازانہیں سنائی نہ دیتی تھی یعنی صرف اللہ کی ذات میں متوجہ ہوتے تھے۔

3- حضرت عتبہ غلامؒ سردیوں کے موسم میں نماز پڑھتے توپسینہ بہنے لگتا۔لوگوں نے اس بارے میں پوچھا توفرمایا "اللہ تعالیٰ کے ساتھ حیا کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے"۔

4- حضرت مسلم بن یسارؒ نماز پڑھ رہے تھے گھرمیں آگ لگ گئی آپ گھر کے اندرموجود تھے اہل بصرہ خوف زدہ ہوکر باہر نکلے آگ کو بجھایا لیکن حضرت مسلمؒ کو پتہ نہ چلا۔

5- حضرت ربیع بن خثیمؒ کے بارے میں ہے کہ آپ نفل پڑھ رہے تھے اورآپ کے سامنے بیس ہزار کا گھوڑا بندھا ہوا تھا ایک چور آیا اوراسے کھول کرلے گیا صبح کے وقت لوگ افسوس کے لئے آئے انہوں نے کہا" حضرت آپ اس وقت کہاں تھے "؟ کہا" میں اس سے زیادہ محبوب کام میں مشغول تھا"، دوسرے دن گھوڑا خود بخود بھاگ

کران کے سامنے آ کھڑا ہو گیا۔

عبادات اور نماز میں اس قدر مشغولیت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ مشغولیت ہے لیکن عبادت کی اس مشغولیت کی وجہ سے خود پسندی اور تکبر میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گرا دیتی ہے، اس کے قرب سے دور کر دیتی ہے اور انسان اپنی حالت سے اندھا ہو جاتا ہے۔ اس کا نور بصیرت زائل ہو جاتا ہے۔ پہلے ادا کی گئی عبادت کی حلاوت زائل ہو جاتی ہے۔ معرفت میں صفائی باقی نہیں رہتی باقی بعض اوقات روحانیت کا ریزہ ریزہ کر دیا جاتا ہے۔

ایک روایت میں آیا ہے "اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کی کوئی عبادت قبول نہیں کرتا جب تک وہ توبہ نہ کرے"۔

ایک حدیث شریف میں ہے "حضرت ابراہیمؑ نے ایک پوری رات عبادت کی جب صبح ہوئی تو رات کے قیام پر خود پسندی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا، بہترین رب ابراہیمؑ کا رب ہے اور بہترین بندہ ابراہیمؑ ہے"۔ صبح کھانے کے وقت دیکھا کہ آپ کے ساتھ کوئی کھانے والا نہیں ہے حالانکہ آپ اس وقت کھانا کھاتے تھے جب کوئی نہ کوئی بندہ آپ کے ساتھ کھانے میں شریک ہوتا تھا۔ آپ کھانے کو راستہ میں لے گئے تاکہ کوئی نہ کوئی بندہ گزرے اور آپ اسے اپنے ساتھ کھانے میں شریک کر سکیں، چنانچہ آسمان سے دو فرشتے اترے اور آپ کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے ان دونوں کو کھانے کے لئے بلایا انہوں نے قبول کیا۔ آپ نے ان سے فرمایا "میرے ساتھ اس باغ میں آؤ اس میں پانی کا ایک چشمہ ہے ہم وہاں ناشتہ کریں گے"۔ چنانچہ تینوں باغ کی طرف چل دیئے وہاں جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ چشمہ سے پانی نہیں نکل رہا ہے پانی نیچے اتر گیا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کو اس بات پر شرم آئی کہ ان دونوں کو یہاں پانی کے پاس لایا ہوں اور یہاں پانی ہی نہیں ہے؟ فرشتوں نے کہا "اے ابراہیم علیہ السلام آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ چشمہ کا پانی واپس لائے"۔ آپ علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں دعا کی لیکن کوئی جواب نہ آیا۔ آپ علیہ السلام کو اس بات سے بڑی مایوسی ہوئی اور آپ علیہ السلام نے ان دونوں سے کہا "تم دونوں دعا کرو"۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے دعا کی اور چشمے میں پانی آ گیا۔ دوسرے نے دعا کی تو چشمہ میں سے پانی ابل ابل کر باہر آنے لگا۔ پھر انہوں نے حضرت ابراہیمؑ کو بہت حیران اور پریشان پایا۔ چنانچہ انہوں نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا "ہم دونوں فرشتے ہیں ہم دن رات اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں لیکن ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ اے رب ہم تیری بندگی کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ ہم تیری عظمت بیان نہیں کر سکتے۔ ہم تیری تسبیح بیان نہیں کر سکتے، ہم تیری ثناء نہیں کر سکتے تو اپنی ذات میں یکتا ہے اور ہم عاجز و مسکین۔ اے ابراہیمؑ آپ ایک رات کے قیام کرنے پر اپنے آپ کو بہترین بندہ ہونا سوچ رہے ہیں"۔ تب حضرت ابراہیمؑ کو اپنی اس غلطی کا احساس ہو گیا اور آپ علیہ السلام نے توبہ کی۔

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیلؑ کے ساتھ یہ معاملہ فرمایا تو ہم اور آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ انسان کو یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ اس کی تمام عبادات، اس کی تمام ریاضت، اس کا تمام مجاہدہ، اس کی تمام تگ و دو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہے۔ اس کے فضل و کرم اس کی رحمت و احسان سے ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے نہایت احترام اور عاجزی کی ساتھ کھڑا ہو۔ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

جیسے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نہیں بنتی ہے تو وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے''۔ (صحیح مسلم)

****

نماز مجموعہ اوصاف وکمال ہے

وضو:

وضو سے سارے اعصابی نظام پر عمدہ اثر مرتب ہوتا ہے، بلڈ پریشر نارمل رہتا ہے۔

نماز میں قیام:

نماز میں قیام گھٹنوں، ٹخنوں، پنڈلیوں، پنجوں اور ہاتھ کے جوڑوں کو قوی کرتا ہے۔

نماز میں رکوع:

رکوع کے عمل سے نظام ہضم درست ہوتا ہے۔قبض دور ہوتی ہے۔ آنتوں اور پیٹ کے عضلات کا ڈھیلا پن ختم ہو جاتا ہے۔ رکوع جگر اور گردوں کے افعال کو درست کرتا ہے۔ پیٹ کی چربی کم ہوتی ہے۔ چونکہ دل اور سر ایک سیدھ میں ہوتے ہیں لہٰذا اس حالت میں خون کا دورانیہ تیز ہو جاتا ہے۔ دماغی صلاحیتیں اجاگر ہو جاتی ہیں۔

نماز میں سجدہ:

خشوع اور خضوع کے ساتھ سجدہ کرنے سے دماغی امراض کا علاج ہوتا ہے۔ سجدے کی حالت میں خون کا بہاؤ جسم کے اوپری حصہ کی طرف ہو جاتا ہے۔ سجدے سے بند نزلہ، ثقل سماعت اور سر درد جیسی تکلیفوں سے نجات ملتی ہے۔ گویا نماز میں اعصابی نظام، نظام ہضم، دوران خون کا نظام سب درست ہو جاتے ہیں۔

****

نماز مومن کی معراج

نماز میں بندے کا اپنے خالق کے ساتھ براہ راست ربط اور تعلق قائم ہوجاتا ہے سجدے کی حالت میں نمازی کا سر اللہ تعالیٰ کے قدموں میں ہوتا ہے۔نمازی اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حائل پردے ہٹ جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔قرآن پاک میں تقریباً سات سو(700) جگہ پر نماز قائم کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔نماز قائم کرنے کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا ربط اور تعلق قائم کرو۔

آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا"نماز مومن کی معراج ہے"۔(سیوطی،شرح سنن ابن ماجہ،1:313،رقم:4239)

معراج کے معنی ومفہوم غیب کی دنیا سے روشناسی ہے۔قیام نماز میں مومن کے دماغ میں ایک دریچہ کھل جاتا ہے۔نمازی جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے سر سے آسمان تک رحمت الٰہی گھٹا بن جاتی ہے اور اس کے اوپر نور کی بارش ہونے لگتی ہے۔فرشتے اس کو گھیرے میں لے لیتے ہیں۔ایک فرشتہ پکارتا ہے''اے نمازی اگر تو دیکھ لے کہ تیرے سامنے کون ہے؟اور توکس سے مخاطب ہے تو اللہ کی قسم قیامت تک سلام نہ پھیرے''۔

نماز کے بارے میں سیدنا غوث اعظمؒ فرماتے ہیں''اللہ تعالیٰ کشف اور مشاہدے سے اولیاءاللہ اور ابدال پر اپنے اسرار ظاہر کرتا ہے یہ اسرار عقل وفہم سے بالا تر ہوتے ہیں ان کا حواس انسانی سے مشاہدہ کرنا مشکل ہوتا ہے یہ اسرار جلالی بھی ہوتے ہیں اور جمالی بھی۔

جلالی اسرار:

اللہ تعالیٰ کے ظہور جلال وعظمت سے دل پر خوف اور ہیبت طاری رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ ظہور جلالی عظمت پیغمبروں پر ہوتا ہے۔حضور پاک خاتم النبیین ﷺ پر نماز کی ادائیگی کے دوران ظہور عظمت وارد ہوتا تھا۔اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام،حضرت ابراہیم علیہ السلام،حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ پر اس کا اظہار ہوتا رہتا تھا۔

جمالی اسرار:

اللہ تعالیٰ کے مشاہدہ جمالی سے اللہ تعالیٰ کی صفات رحمت،بخشش اور عنایت،لطف ومحبت،عفو درگزر،رحم وکرم،ظہور پذیر ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی ان جمالی صفات کا مظہر حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کی ذات اقدس تھی۔نماز میں مشاہدہ حق ہے اور نماز ہی جمال حق کا مظہر ہے۔

آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا"نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے"۔(احمد،طبرانی)

ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے"ایک بزرگ کے بعض تجارت پیشہ احباب نے ان سے درخواست کی کہ جہاز سے اترنے کے بعد حضرت جدہ تشریف فرما ہوں تاکہ جناب کی برکت سے ہمارے مال میں نفع ہو اور مقصود یہ تھا کہ تجارت کے منافع سے حضرت کے بعض خدام کو کچھ نفع حاصل ہو"۔اوّل تو حضرت نے عذر فرمایا مگر جب انہوں نے اسرار کیا تو حضرت نے دریافت فرمایا"تمہیں زیادہ سے زیادہ نفع جو مال تجارت میں ہوتا ہے وہ کیا مقدار ہے"؟انہوں نے عرض کیا"مختلف ہوتا ہے۔زیادہ سے زیادہ ایک کے دو ہوجاتے ہیں"۔حضرت نے فرمایا"اس قلیل نفع کے لئے اس قدر مشقت اٹھاتے ہو؟اتنی سی بات کے لئے ہم حرم محترم کی نماز کیسے چھوڑ دیں؟جہاں ایک کے لاکھ ملتے ہیں"۔

اب یہ بات مسلمانوں کے لئے ایک غور طلب بات ہے کہ دنیا کے معمولی نفع کے لئے آخرت کے اتنے بڑے نفع کو کیسے نظر انداز کیا جاتا ہے۔اگر ایک مسلمان ذرا سا بھی اس بات پر غور کرلے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا''نماز مومن کی معراج ہے''تو تمام کی تمام معراج واقعتاً اسے سمجھ آجائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں غور وفکر اور تدبر کرنے کی صلاحیت عطا فرمائے۔(آمین)

****

اللہ تعالیٰ کے محبوب نمازی

1)رسول پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز

رسول پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوت سے پہلے کافی عرصہ مصروف عبادت رہے۔ جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منصب نبوت پر فائز ہوئے تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھنے کا حکم ہوا۔ نماز کا حکم آتے ہی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر کاربند ہو گئے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز مثالی نماز تھی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی کامل اور مقبول نماز نہ کوئی پڑھ سکا اور نہ کوئی پڑھ سکے گا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رکعت میں سورہ بقرہ اور دوسری میں سورہ آل عمران پڑھ لیا کرتے۔ تہجد میں حضور پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرات اتنی بلند ہوتی تھی کہ آواز دور تک جاتی اور لوگ بستروں پر پڑے حضور پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرات سنتے۔ کبھی کبھی ایسی آیت آجاتی کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے کیف واثر میں محو ہو جاتے۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار حضور پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں یہ آیت پڑھی۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (سورۃ المائدہ،آیت نمبر 118)

ترجمہ: "اگر تو ان کو سزا دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف کر دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے"۔

حضور پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر اس آیت کا اتنا اثر ہوا کہ صبح تک یہی آیت پڑھتے رہے۔ حضور پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارکان نماز کو خوب سکون واطمینان سے ادا کیا کرتے تھے۔ نماز کے ارکان میں سب سے کم وقفہ رکوع کے بعد قیام میں ہوتا ہے لیکن حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "حضور پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع کے بعد اتنی دیر قیام کرتے کہ ہم لوگ سمجھتے کہ حضور پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں جانا بھول گئے ہیں"۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں "حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب میں کچھ دیر سوتے پھر اٹھ کر نماز پڑھتے پھر سو جاتے پھر اٹھ کر نماز پڑھتے پھر سو جاتے، پھر اٹھ کر نماز پڑھتے پھر سو جاتے۔ پھر اٹھتے بیٹھتے اور نماز میں مصروف ہو جاتے۔ غرض صبح تک یہی حالت قائم رہتی"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے "غزوہ بدر میں سوائے رسول پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے رات میں ہر شخص سوتا رہا مگر حضور پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک درخت کے نیچے رات بھر نماز پڑھتے رہے اور روتے رہے یہاں تک کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کر دی"۔

خشوع نماز کی روح ہے اور حضور پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ خاشع کون ہو سکتا ہے؟

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں "میں ایک روز حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں گیا۔ اس وقت حضور پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے اور فرطِ گریہ سے حضور پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر سے ایسی آواز نکل رہی تھی جیسے دیگ کے جوش کرنے کی آواز"۔

حضرت مطرب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں "انہوں نے دیکھا حضور پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں ہیں اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گریہ طاری ہے اور سینہ سے گرمی کی وجہ سے ایسی آواز آتی تھی جیسے ہانڈی جوش مارتی ہو"۔

2)حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نماز

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نماز کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ ابتدائی زمانے میں بھی اس سوز و گداز کے ساتھ نماز پڑھتے اور تلاوت کرتے کہ قریش کے بیوی بچے متاثر ہو کر آپ رضی اللہ عنہ کے گرد جمع ہو جاتے اور قریش کو اندیشہ ہوتا کہیں ان کے متعلقین اپنے دین سے منحرف نہ ہو جائیں۔ قریش نے ابن دغنہ سے شکایت کی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے

دروازے پر مسجد بنائی ہے اس میں بلند آواز سے نماز اور قرآن پڑھتے ہیں۔ ہمیں اپنے متعلقین کے گمراہ ہو جانے کا اندیشہ ہے یا تو ابوبکرؓ شرائط کی پابندی کریں یا پھر تم ان کی ذمہ داری سے الگ ہو جاؤ۔ ابن وغنہ نے حضرت ابوبکرؓ کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا تو آپؓ نے جواب دیا تم میری حفاظت کی ذمہ داری سے بری ہو۔ میں اللہ کی حفاظت میں راضی اور خوش ہوں۔ حضرت ابوبکرؓ کا نماز کے ساتھ یہ ذوق تمام عمر رہا۔ اکثر دن کو روزہ رکھتے اور راتیں نماز میں گزارتے۔ خشوع وخضوع کا یہ حال تھا کہ نماز میں لکڑی کی طرح بے حس وحرکت نظر آتے۔ روتے روتے ہچکی بندھ جایا کرتی تھی۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ سے نماز سیکھی اور انہوں نے حضور پاک خاتم النبیین ﷺ سے، نماز پڑھتے وقت حد درجہ کی انکساری ہوتی۔

3) حضرت عمر فاروقؓ کی نماز

حضرت عمرؓ بڑے بارعب جلیل القدر صحابی تھے۔ آپؓ کی نماز کے لئے کہا جاتا ہے کہ آپؓ ہمیشہ رات بھر جاگ کر بڑے خشوع اور خضوع کے ساتھ نماز پڑھتے جب صبح ہوتی تو اپنے گھر والوں کو جگاتے اور یہ آیت پڑھتے۔

ترجمہ: "اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور خود بھی اس پر جمے رہو"۔ (سورۃ طٰہٰ، آیت نمبر 132)

آپؓ نماز میں ایسی سورتیں پڑھتے جن میں قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر یا خدا کی عظمت وجلالت کا بیان ہوتا اور ان چیزوں سے آپؓ اس قدر متاثر ہوتے کہ روتے روتے آپؓ کی ہچکی بندھ جاتی۔

حضرت امام حسینؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ ایک بار نماز پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے: (سورہ طور، آیت نمبر 8-7)

ترجمہ: ''بلاشبہ تیرے رب کا عذاب واقع ہو کر رہے گا۔ اس کو رفع کرنے والا کوئی نہیں''۔

تو اس قدر روئے کہ روتے روتے آنکھیں ورم کر گئیں۔

ایک نماز میں یہ آیت پڑھی (سورہ الفرقان، آیت نمبر 13)

ترجمہ: ''جس روز گناہ گار لوگ زنجیروں میں جکڑے ہوئے دوزخ کی ایک تنگ جگہ میں ڈال دیئے جائیں گے تو موت موت پکاریں گے''۔

یہ آیت پڑھ کر آپؓ پر ایسا خوف وخشوع طاری ہوا اور آپ کی حالت اتنی غیر ہوئی کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم نہ ہوتا کہ آپؓ پر اس طرح کی آیتوں کا ایسا ہی اثر ہوا کرتا ہے تو سمجھتے کہ آپؓ واصل بحق ہو گئے ہیں۔

حضرت مسعودؓ سے روایت ہے "حضرت عمرؓ کو جب نیزہ لگا تو ان پر بے ہوشی آنی شروع ہو گئی۔ میں نے کہا" انہیں نماز کے لئے ہوشیار کرو"۔ لوگوں نے کہا" امیر المومنین نماز تیار ہے"۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا" ہاں میرا اس وقت میں اٹھنا ہی ٹھیک ہے۔ اس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جس نے نماز ترک کر دی"۔ اس کے بعد آپؓ نے نماز پڑھی اور آپؓ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

4) حضرت عثمان غنیؓ کی نماز:

حضرت عثمانؓ دنیاوی معاملات میں توجہ دینے کے باوجود بڑی انکساری اور خضوع سے نماز پڑھتے۔ جب آپؓ نماز میں ہوتے تو دنیا کی ہر چیز سے بے نیاز ہو کر اللہ کی طرف متوجہ ہوتے۔

آپؓ کے متعلق حضرت عثمان بن عبدالرحمن تیمیؓ کہتے ہیں "مجھ سے میرے باپ نے کہا کہ میں آج تمام رات مقام ابراہیم پر عبادت کروں گا"۔ میرے باپ نے کہا "جب میں نے عشاء کی نماز پڑھ لی تو میں اس جگہ تنہا چلا گیا اور وہاں کھڑا ہو گیا"۔ اچانک ایک شخص نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا تو وہ حضرت عثمانؓ بن عفان تھے۔ میرے باپ نے کہا "انہوں نے ام القرآن (یعنی سورہ فاتحہ) کے ساتھ ابتدا کی اور پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ سارا قرآن ختم کر دیا۔ اس کے بعد رکوع کیا"۔

محمد بن سیرینؒ سے ایک روایت ہے "جب باغیوں نے انہیں گھیرے میں لے لیا اور ان کے قتل کا ارادہ کیا" اور حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے "جب باغیوں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا" تو حضرت عثمانؓ کی بیوی نے کہا "تم نے ایک ایسے آدمی کو قتل کیا کہ جو ساری رات ایک رکعت میں قرآن پاک مکمل کرتا تھا"۔

حضرت عثمانؓ کو نماز سے ایک خاص قسم کا لگاؤ تھا۔ آپؓ نہایت تواضع سے نماز پڑھا کرتے تھے۔ آپؓ عموماً وتر کی ایک رکعت میں پورا قرآن پاک مکمل ختم

کرلیا کرتے تھے۔

5) حضرت علیؓ کی نماز:

نماز کا وقت آتا تو حضرت علیؓ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوجاتا اور آپؓ پر لرزا طاری ہوجاتا۔ایک بار لوگوں نے پوچھا"امیر المومنین آپؓ کا یہ حال کیوں ہوجاتا ہے"؟ تو آپؓ نے فرمایا"اللہ تعالیٰ کی امانت کی ادائیگی کا وقت ہوتا۔ جسے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین اور پہاڑ پر پیش کیا تو ان سب نے اس بار کو اٹھانے سے ڈر کر انکار کر دیا اور انسان نے اسے اٹھالیا"۔

حضرت علیؓ کے بارے میں مشہور ہے"ایک مرتبہ ان کی ران میں تیر گھس گیا۔لوگوں نے نکالنے کی کوشش کی لیکن نہ نکل سکا۔آپس میں مشورہ کیا کہ جب آپ نماز میں مشغول ہوں تو نکال لیا جائے۔ چنانچہ جب آپؓ سجدے میں گئے تو لوگوں نے اس تیر کو کھینچ لیا۔نماز سے فارغ ہوئے تو آپؓ نے پوچھا" کیا تم لوگ تیر نکالنے کے لئے آئے ہو"؟ لوگوں نے کہا" وہ تو ہم نے نکال بھی لیا"۔آپؓ نے کہا" مجھے تو معلوم ہی نہیں ہوا"۔

اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؓ نماز میں کتنا متوجہ ہوتے تھے۔

حضرت داتا گنج بخش کا فرمان ہے"جب حضرت علیؓ نماز کا قصد فرماتے تو آپؓ کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے تھے۔جسم پر لرزہ طاری ہوجاتا تھا"۔

6) حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی نماز:

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ بڑے مشہور صحابی تھے آپؓ حضرت زبیرؓ کے بیٹے تھے جو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے محبوب ساتھی تھے اور عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ام المومنین حضرت خدیجہؓ آپؓ کی پھوپھی تھیں۔حضرت عائشہؓ آپ کی خالہ تھیں۔آپؓ کی والدہ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی تھیں۔آپؓ کا شمار ان صحابہ کرامؓ میں ہوتا ہے جنہیں یاد الٰہی کا بہت شوق تھا۔اللہ کی عبادت آپؓ کا مشغلہ تھا اور اس میں بڑی بڑی مشقتیں برداشت کیا کرتے تھے۔قیام کی حالت میں خشوع وخضوع کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ آپؓ کو دیکھ کر معلوم ہوتا کہ جیسے کوئی ستون کھڑا ہے۔آپؓ کا رکوع اتنا طویل ہوتا کہ دوسرے لوگ سورہ بقرہ ختم کر لیتے، یہی حالت سجدے کی تھی۔ جب آپؓ سجدہ کرتے تو اتنی دیر تک سجدے میں رہتے کہ حرم شریف کے کبوتر آپؓ کی پشت پر بیٹھ جاتے۔نازک سے نازک حالت میں بھی کبھی نماز ترک نہ کرتے۔حجاج کے محاصرے کے زمانے میں جب چاروں طرف سے پتھروں کی بارش ہورہی تھی۔آپؓ حطیم میں نماز ادا کرتے۔ پتھر آ آ کر پاس گرتے لیکن آپؓ پر ان کا کوئی اثر نہ ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ جو خود بڑے پائے کے بزرگ اور عبادت گزار صحابی ہیں فرمایا کرتے تھے"اگر تم لوگ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کی نماز دیکھنا چاہتے ہو تو ابن زبیرؓ کی نماز کی نقل کرو"۔

عمرو بن دینارؒ کا بیان ہے"میں نے ابن زبیرؓ سے زیادہ اچھی نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا"۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو صحابہ کرامؓ میں امتیازی حیثیت حاصل ہے۔وہ حضرت زبیرؓ کی لاش کے پاس سے گزرے تو نہایت حسرت سے مخاطب ہو کر کہا"ابو خبیب اللہ تمہاری مغفرت کرے تم بڑے روزے دار، بڑے نمازی اور بڑے صلہ رحمی کرنے والے تھے"۔

ایک مرتبہ نماز پڑھ رہے تھے کہ بیٹا جس کا نام ہاشم تھا پاس سو رہا تھا۔چھت سے ایک سانپ گرا، بچہ چلایا گھر والے سب دوڑتے ہوئے آئے،شور مچ گیا۔بچے کو اٹھایا سانپ کو مارا۔ابن زبیرؓ اسی اطمینان سے نماز پڑھتے رہے، سلام پھیر کر فرمانے لگے،" کچھ شور کی سی آواز آئی تھی کیا تھا"؟ بیوی نے کہا"اللہ تم پر رحم کرے بچے کی تو جان ہی گئی تھی تمہیں پتہ ہی نہ چلا" فرمانے لگے تجھے کیا معلوم"اگر نماز میں اللہ کی طرف سے توجہ ہٹا تا تو نماز کہاں باقی رہتی"؟

7) حضرت ابوطلحہؓ کی نماز:

حضرت ابوطلحہؓ صحابی رسول خاتم النبیین ﷺ تھے ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ آپؓ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک پرندہ اڑا اور اسے جلدی سے باہر جانے کا راستہ نہ ملا کیونکہ باغ بڑا گنجان تھا۔پرندہ کبھی ادھر کبھی ادھر اڑتا رہا اور باہر نکلنے کا راستہ ڈھونڈتا رہا۔ان کی نگاہ اس پر پڑی اور پھر پرندے کے ساتھ پھرتی رہی۔دفعتاً نماز کا خیال آیا تو سہو ہوگیا کہ کونسی رکعت تھی نہایت افسوس ہوا کہ اس باغ کی وجہ سے سہو ہوا ہے۔فوراً حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پورا قصہ

عرض کر کے درخواست کی کہ اس باغ کی وجہ سے یہ مصیبت پیش آئی ہے اس لئے میں اس باغ کو اللہ کے راستے میں دینا چاہتا ہوں آپ خاتم النبیین ﷺ جہاں دل چاہے اس باغ کو صرف فرما دیجئے۔

اس طرح کا ایک واقعہ حضرت عثمانؓ کے زمانے میں پیش آیا کہ ایک انصاری اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ کھجوریں پکنے کا زمانہ شباب پر تھا اور خوشے پکی ہوئی کھجوروں کے بوجھ سے جھکے ہوئے تھے۔ نگاہ خوشوں پر پڑی، کھجوروں سے بھرے ہوئے ہونے کی وجہ سے بہت ہی اچھے معلوم ہوئے خیال ادھر چلا گیا بھول گئے کہ کتنی رکعتیں ہوئیں۔ اس کا اتنا رنج ہوا کہ دل میں ٹھان لیا کہ اس باغ ہی کو اب نہیں رکھنا کہ اس میں اتنا دل لگ گیا کہ میں رکعتیں بھول گیا۔ یہ غفلت ہوئی اور کھجوروں کی خوشنمائی نے مجھے نماز کی رکعتیں بھلا دیں۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کی خدمت میں آکر عرض کیا "میں اس کو اللہ کی راہ میں دینا چاہتا ہوں" اور پورا واقعہ بیان فرمایا۔ انہوں نے کہا" آپؓ اس سے جو چاہے کریں"۔ حضرت عثمانؓ نے اس کو پچاس ہزار درہم میں فروخت کر کے اس کی قیمت دینی کاموں میں خرچ کر دی۔

8) حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ کی نماز:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو نماز سے خاص انس تھا۔ فرض نمازوں کے علاوہ آپؓ کثرت سے نوافل ادا کیا کرتے تھے۔ آپؓ کے غلام حضرت نافع بیان کرتے ہیں" ابن عمرؓ رات کو کثرت سے نوافل پڑھا کرتے تھے۔ صبح کے وقت مجھ سے دریافت کرتے صبح طلوع ہوگئی ہے یا نہیں؟ اگر میں کہتا ہاں تو طلوع سحر تک استغفار کرتے اور اگر میں کہتا نہیں تو پھر نماز شروع کر دیتے۔ روزانہ کا معمول یہی تھا۔ ہلکی سی روشنی میں مسجد نبوی کے لئے نکلتے۔ نماز پڑھتے بازار کی ضروریات پوری کرتے پھر گھر آجاتے"۔

محمد بن زید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں" ابن عمرؓ رات میں چار چار، پانچ پانچ مرتبہ اٹھتے اور نماز پڑھتے۔ آپؓ رات کے بیشتر حصہ میں شب بیدار رہتے"۔

آپ کی شب بیداری کے متعلق ایک مرتبہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی زبان مبارک سے نکلا" عبداللہؓ کیا ہی اچھا آدمی ہوتا اگر وہ رات میں نمازیں پڑھتا"۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جب یہ بات سنی تو ساری زندگی کے لئے اس کو اپنا معمول بنا لیا۔

9) حضرت عبداللہؓ بن مسعودؓ کی نماز

حضرت عبداللہؓ بن مسعودؓ نفلی روزے کم رکھتے تھے فرماتے ہیں" جب میں کثرت سے روزے رکھنا شروع کرتا ہوں تو نماز پڑھنے میں کمزوری محسوس کرتا ہوں حالانکہ نماز مجھے روزے سے زیادہ محبوب ہے"۔ آپؓ ہر مہینے کے تین روزے ضرور رکھا کرتے تھے۔

10) حضرت ابو ہریرہؓ کی نماز

حضرت ابو ہریرہؓ کو اصحاب صفہ میں خاص مقام حاصل ہے۔ کیونکہ آپؓ اپنے شب روز کا بیشتر حصہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں گزارتے اور اکثر مسجد نبوی میں عبادت میں مصروف رہتے۔ آپؓ نے شب بیداری کے لئے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا ایک حصہ میں خود نماز پڑھتے، دوسرے حصہ میں آپؓ کی بیوی نماز پڑھتیں اور تیسرے حصہ میں آپؓ کا غلام نماز پڑھتا۔ باری باری ایک دوسرے کو جگاتے اور اس طرح رات کو عبادت کرتے۔

11) حضرت انسؓ کی نماز

حضرت انسؓ تمام انصار مدینہ میں سے ممتاز تھے۔ آپؓ کی ریاضت وعبادت کا یہ حال تھا کہ فرائض کی ادائیگی کے بعد کثرت سے نوافل ادا کرتے۔ نماز اس دلجوئی سے پڑھتے کہ دیکھنے والے کو رشک آجاتا۔ حضرت ابو ہریرہؓ جو خود بھی جلیل القدر صحابی ہیں فرماتے انسؓ کی نماز سب سے زیادہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی نماز کے مشابہ ہے۔

12) حضرت ابو درداؓ کی نماز

حضرت ابو درداؓ بھی انصار مدینہ میں سے تھے۔ آپؓ دن بھر روزہ رکھتے اور رات بھر نماز پڑھتے۔ حضرت سلمان فارسیؓ ان کے مواخاتی بھائی تھے۔ ایک دن وہ ان کے ہاں مہمان ہوئے تو ان کی بیوی کو نہایت ابتر حالت میں میلے کچیلے لباس میں دیکھا۔ انہوں نے کہا" یہ کیا حال بنا رکھا ہے"؟ انہوں نے جواب دیا" تمہارے بھائی ابو درداؓ کا دنیا سے کوئی سروکار نہیں ہے"۔ کھانے کے وقت حضرت سلمانؓ نے حضرت ابو درداؓ سے کہا" کھاؤ"، انہوں نے کہا" میں روزے سے ہوں" (غالباً کم کھانے کی وجہ سے کہا) انہوں نے کہا" میں بھی نہیں کھاؤں گا"۔ تو انہوں نے کھانا کھایا۔ جب رات ہوئی تو حضرت ابو درداؓ نے نماز پڑھنا چاہی، حضرت سلمانؓ نے کہا

"سوجاؤ"۔ حضرت ابودرداؓ سوگئے پھر تھوڑی دیر کے بعد نماز پڑھنا چاہی حضرت سلمانؓ نے کہا" سوجاؤ"، جب رات کا آخیری حصہ آیا تو حضرت سلمانؓ نے کہا"اب اٹھو"، پھر دونوں نے نماز پڑھی، پھر حضرت سلمانؓ نے کہا"تم پر اللہ تعالیٰ کا حق بھی ہے۔تمہارے نفس اورتمہاری بیوی کا حق بھی ہے۔ ہر ایک کا حق ادا کرنا ضروری ہے۔ ہر ایک کا حق ادا کرو"۔ حضرت ابودرداؓ جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس واقعہ کو بیان کیا۔حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" سلمانؓ نے درست کہاہے"۔

13)حضرت ابن عباسؓ کی نماز

حضرت ابن عباسؓ سے متعلق حضرت مسیبؓ بن رافع سے روایت"جب حضرت ابن عباسؓ کی بینائی جاتی رہی تو ان کے پاس ایک آدمی نے آکر کہا"اگر آپؓ سات دن چت لیٹ کر نماز پڑھو تو میں آپؓ کا علاج کردوں گا"۔حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ ،حضرت ابوہریرہؓ اور دیگر اصحاب رسول خاتم النبیین ﷺ کے پاس آدمی بھیج کر پوچھا سب نے ہی کہا"اگر آپؓ ان سات دنوں میں مرگئے تو نمازوں کا کیا کریں گے"؟ چنانچہ انہوں نے اپنی آنکھوں کو ویسے ہی رہنے دیا اور علاج سے منع فرمادیا۔

14)حضرت امام حسنؓ کی نماز

حضرت امام حسنؓ وضو کرتے تو آپؓ کے چہرے کا رنگ بدل جاتا کسی نے پوچھا"ایسا کیوں ہوتا ہے"؟ آپؓ نے جواب دیا"بڑے جبار کے سامنے پیشی کا وقت ہوتا ہے"۔ پھر وضو کر کے مسجد میں تشریف لے جاتے اور فرماتے:

ترجمہ:" اے اللہ تیرا بندہ حاضر ہے۔تونے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم میں سے جو اچھا ہے وہ بروں سے درگزر کرے پس تو اچھا ہے اور میں بداعمال بندہ اے کرم کرنے والے میری برائیوں سے ان خوبیوں کے طفیل جن کا تو مالک ہے درگزر فرما"۔

حضرت امام حسنؓ اکثر وقت مسجد میں گزارتے تھے۔ایک مرتبہ امیر معاویہؓ نے ایک شخص سے حضرت امام حسنؓ کی عبادت دریافت کی۔اس نے بتایا کہ "فجر کی نماز کے بعد سے طلوع آفتاب تک مصلے پر بیٹھے رہتے تھے۔دن چڑھے چاشت پڑھ کر امہات المومنینؓ کے پاس سلام کرنے کو جاتے پھر گھر جاتے اور گھر سے ہو کر پھر مسجد چلے جاتے تھے"۔

15)حضرت امام حسینؓ کی نماز

حضرت امام حسینؓ کو نماز کے ساتھ خاص شغف تھا۔آپؓ رات دن میں ایک ہزار نوافل پڑھتے تھے۔عرب میں اولاد کی کثرت فخر کی بات تھی اور اولاد کا کم ہونا عار سمجھا جاتا تھا۔حضرت امام حسینؓ کی اولادیں بہت کم تھیں،ایک مرتبہ کسی نے حضرت امام زین العابدینؒ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپؒ نے فرمایا"تمہیں اس پر تعجب کیوں ہے؟ وہ رات دن میں ایک ہزار رکعتیں پڑھا کرتے تھے انہیں عورتوں سے ملنے کا موقع کہاں تھا"؟ (سیر الصحابہ)

16)حضرت امام زین العابدینؒ کی نماز

حضرت امام زین العابدینؒ اپنے زمانے کے بڑے عابد وزاہد تھے آپؒ حالت نماز میں ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ رہتے تھے۔آپؒ زہد وورع کے پیکر تھے۔ حضرت سعید بن مسیبؒ کہتے ہیں"میں نے علیؒ بن حسینؓ سے زیادہ عبادت گزار اور صاحب ورع (پرہیز گار) کسی کو نہیں دیکھا"۔

نماز کی حالت میں استغراقی (غرق ہونا) کیفیت طاری رہتی۔آپؒ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو آپؒ کے خدام بے تکلف باتیں شروع کردیتے۔ایک شخص نے پوچھا"تم لوگ ایسا کیوں کرتے ہو"؟ خدام نے جواب دیا"جب آپؒ حالت نماز میں ہوتے ہیں تو آپؒ کو ہماری گفتگو کی خبر نہیں ہوتی"۔

آپؒ بھی دن رات میں ہزار نوافل ادا کیا کرتے تھے۔

17)حضرت امام جعفر صادقؒ کی نماز

حضرت امام جعفر صادقؒ آئمہ اہل بیت میں سے تھے آپؒ خاندان نبوت کے فضائل ومحاسن کے زندہ پیکر تھے۔حضرت عمرو بن مقدامؒ کا بیان ہے"جب میں جعفر بن محمدؒ کو دیکھتا تو دیکھتے ہی معلوم ہوجاتا کہ یہ نبیوں کے خاندان سے ہیں"۔

آپؒ شب وروز عبادت میں مشغول رہتے۔حضرت امام مالکؒ کہتے ہیں"ایک زمانے تک آپؒ کی خدمت میں میرا آنا جانا رہا۔یہ روزے کی حالت میں ہوتے اور میں نے ان کو ہمیشہ نماز پڑھتے یا قرآن　　　پاک پڑھتے ہوئے پایا"۔

18) حضرت اویس قرنیؒ کی نماز

حضرت اویس قرنیؒ اہل دنیا سے پوشیدہ رہ کر دن رات عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ ساری رات شب بیدار رہتے۔ آپؒ نے یہ معمول بنالیا تھا کہ ایک شب قیام میں گزرے، دوسری رکوع میں اور تیسری سجدے میں۔ اس طرح ایک شب ایک حالت کے لئے مخصوص تھی۔ کسی نے آپؒ سے پوچھا "حضرت نماز کا یہ کیا طریقہ ہے"؟ فرمایا "میں چاہتا ہوں کہ ایسی حالت میں خشوع کروں کہ صبح ہوجائے"۔

آپؒ رات کی طرح دن بھی عبادت میں گزارا کرتے تھے۔ آپ نماز کی حالت میں بے حد مستغرق ہوتے۔

19) حضرت خواجہ حسن بصریؒ کی نماز

حضرت خواجہ حسن بصریؒ کو تفسیر حدیث اور فقہ میں مجتہدانہ حیثیت حاصل تھی۔ علم ظاہر کے ساتھ علم باطن میں بھی کمال حاصل تھا۔ آپؒ ہمیشہ مغموم رہتے تھے۔ فرماتے تھے "مومن کی ہنسی قلب کی غفلت کا نتیجہ ہے۔ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہوجاتا ہے"۔ قرآن پاک کی تلاوت کرتے تو زار وزار روتے۔ خوف خدا کا غلبہ ہر وقت طاری رہتا۔ چنانچہ یونس بن عبیدہؒ کہتے ہیں "جب آتے تو معلوم ہوتا کہ اپنے کسی عزیز کو دفن کر کے آرہے ہیں۔ جب بیٹھتے تو معلوم ہوتا کہ ایسے قیدی ہیں جس کی گردن مارے جانے کا حکم ہو چکا ہے۔ جب دوزخ کا ذکر کرتے تو معلوم ہوتا کہ دوزخ ان ہی کے لئے بنائی گئی ہے۔ آپؒ کی مجلس میں آخرت کے علاوہ اور کسی چیز کا ذکر نہیں ہوتا تھا۔ آپؒ فرض اور سنت نمازیں لوگوں کے سامنے پڑھتے تھے۔ لیکن نوافل کے لئے آپؒ کا گوشہ تنہائی مخصوص تھا۔ گوشہ تنہائی میں آپؒ اور ہی حالت میں ہوتے تھے"۔

حضرت حسن بصریؒ ایک بار مکہ معظّمہ میں ٹھہرے ہوئے تھے اور امام شعبیؒ نے آپؒ کے ایک ملنے والے سے جس کا نام حمید تھا حضرت حسن بصریؒ سے تخلیہ میں ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں نے حضرت حسن بصریؒ سے ذکر کیا۔ فرمایا "جب چاہئے آئیں"۔ امام شعبی ایک روز گئے حمید دروازے پر موجود تھے۔ انہوں نے کہا "جایئے اندر حضرت حسن بصریؒ تنہا ہی ہیں"۔ لیکن انہوں نے حمید کو بھی ساتھ لیا۔ جب یہ دونوں اندر پہنچے تو حسن بصریؒ ایک خاص کیفیت میں تھے۔ قبلہ رو بیٹھے کہہ رہے تھے "ابن آدم تیرا وجود نہ تھا تجھے وجود عطا کیا گیا، جو تونے مانگا تجھے دیا جب تیری باری آئی تو (تو بھول گیا) تو نے انکار کر دیا۔ تو نے کتنا برا کیا۔ افسوس تو نے کتنا برا کیا"۔ یہ کہتے اور بے ہوش ہوجاتے پھر ہوش میں آتے تو یہی جملے دہراتے۔ امام شعبی نے کہا "چلو اس وقت امام دوسرے عالم میں ہیں"۔

20) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی نماز

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا شمار خلفائے راشدین میں ہوتا ہے۔ ان کی بیوی کا کہنا ہے ''عمر بن عبدالعزیزؒ سے زیادہ وضو اور نماز میں مشغول رہنے والے تو اور بھی ہوں گے لیکن ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا میں نے نہیں دیکھا۔ عشاء کی نماز کے بعد مصلے پر بیٹھ جاتے دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے اور روتے رہتے نیند کا غلبہ ہوتا آنکھ لگ جاتی پھر جب کھلتی تو پھر روتے اور دعا کرتے اس طرح روتے اور دعا میں مشغول رہتے ہوئے رات گزار دیتے''۔ ان کی بیوی عبدالملک بادشاہ کی بیٹی تھی باپ نے بہت سے زیوارات اور جواہرات دیئے تھے اور ایک ایسا ہیرا بھی تھا جس کی نظیر نہیں تھی۔ آپؒ نے بیوی سے فرمایا کہ ''دو باتوں میں سے ایک بات اختیار کرے یا تو سارا زیور اللہ کے واسطے دے کہ میں اسے بیت المال میں داخل کروا دوں یا مجھ سے جدائی اختیار کرے۔ مجھے یہ چیز گوارہ نہیں کہ میں اور وہ مال ایک ہی گھر میں رہیں'' بیوی نے کہا "وہ مال کیا چیز ہے؟، میں اس سے کئی چند زیادہ چیزیں بھی آپؒ کے لئے چھوڑ سکتی ہوں"۔ یہ کہہ کر سب کا سب مال زیور بیت المال میں جمع کروا دیا۔ آپؒ کے انتقال کے بعد جب عبدالملک کا بیٹا یزید بادشاہ بنا تو اس نے بہن سے دریافت کیا "اگر تم چاہو تو تمہارا زیور تمہیں دوبارہ بیت المال سے نکال کر دے دیا جائے"۔ انہوں نے جواب دیا کہ ''جب میں ان کی زندگی میں ان زیورات سے خوش نہ ہوئی تو ان کے مرنے کے بعد ان سے کیا خوش ہوں گی''؟

مرض الموت میں آپؒ نے لوگوں سے پوچھا "میرے مرض کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے"؟ لوگوں نے کہا "شاید جادو ہے"، آپؒ نے کہا "ایسا نہیں ہے"۔ پھر ایک غلام کو بلایا اور اس سے پوچھا "مجھے زہر دینے پر کس چیز نے تجھے آمادہ کیا"؟ اس نے کہا "سو دینار دیئے گئے اور آزادی کا وعدہ کیا گیا"۔ آپؒ نے فرمایا "وہ دینار لے آ"۔ اس نے حاضر کر دیئے آپ نے وہ بیت المال میں جمع کروا دیئے۔ پھر اس غلام سے فرمایا ''تو کسی ایسی جگہ چلا جا جہاں یہ لوگ تجھے نہ دیکھ سکیں''۔ آپ کے انتقال کے وقت مسلمہؒ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا" آپؒ کے تیرہ بیٹے ہیں آپؒ نے ان کے لئے کچھ بھی نہیں چھوڑا"۔ آپؒ نے فرمایا" مجھے بیٹھا دو"۔ آپؒ کو بیٹھایا گیا تو آپؒ نے فرمایا" میں نے اِن کا کوئی حق نہیں لیا ہے اور جو دوسروں کا حق تھا وہ میں نے ان کو نہیں دیا ہے۔ پس اگر یہ صالح ہیں تو اللہ تعالیٰ تو ان کا کفیل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:　　　　(سورۃ الاعراف آیت 196)

وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّلِحِينَ ترجمہ:"اور وہی نیکوں کا کفیل ہے"-
''پس اگر یہ صالح نہیں تو مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے''۔

****

ضعیف احادیث کی حقیقت یا حنفی مسلک اور عمل بالحدیث

صحیح احادیث صرف بخاری اور مسلم میں ہی نہیں ہیں-اس لئے کہ احادیث کی صحت کا دارومدار اس بات پر ہوتا ہے کہ اس کی اسناد و اصول احادیث کی شرائط پر پوری اترتی ہیں یا نہیں؟

چنانچہ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ کے علاوہ سینکڑوں آئمہ احادیث نے احادیث کے مجموعے مرتب فرمائے ہیں، ان میں جو احادیث بھی مذکورہ شرائط پر پوری اترتی ہیں وہ درست ہوتی ہیں۔ بلکہ یہ عین ممکن ہے کہ ان کتابوں کی کوئی احادیث سنداً صحیحین سے بھی اعلیٰ اور معیاری ہوں۔

مثلاً ابن ماجہ صحاح ستہ میں چھٹے نمبر پر ہے-(صحاحِ ستہ سے مراد حدیث پاک کی چھ مشہور و معروف کتابیں ہیں:

(۱) صحیح بخاری (۲) صحیح مسلم (۳) سنن نسائی (۴) سنن ابی داوٗد (۵) جامع ترمذی (۶) سنن ابن ماجہ۔ ان چھ کتابوں کو"اصولِ ستہ، صحاحِ ستہ، کتبِ ستہ اور امہاتِ ست" بھی کہتے ہیں) ابن ماجہ میں بعض احادیث اتنی اعلیٰ سند کے ساتھ ہیں کہ صحیحین میں اتنی اعلیٰ سند کے ساتھ نہیں ہیں۔

آئمہ محدثین کے درمیان سینکڑوں فقہی مسائل میں اختلاف واقع ہوا ہے، ان کا بنیادی سبب یہ ہے کہ ہر مجتہد کا طرز عمل، استدلال اور طریقہ استنباط (اخذ کرنا) میں فرق ہے-

مثلاً

1- بعض آئمہ اکرام کا طرز عمل یہ ہے کہ اگر ایک مسئلے میں احادیث بظاہر متعارض ہیں تو وہ اس حدیث کو لے لیتے ہیں جس کی سند سب سے زیادہ صحیح ہو-خواہ دوسری احادیث بھی سنداً درست ہوں۔

2- بعض آئمہ کرام کا طرز عمل یہ ہے کہ وہ ان روایات کی ایسی تشریح کرتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہو جائیں اور ان میں تعارض باقی نہ رہے-اس لئے انہیں خواہ کم درجے کی صحیح اور حسن حدیث کو اصل قرار دے کر صحیح حدیث کے خلاف ظاہر توجیہہ کرنی پڑے۔

3- بعض آئمہ اکرام کا طرز عمل یہ ہے کہ وہ اس حدیث کو اختیار کر لیتے ہیں جس پر صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کا عمل رہا ہو۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ احادیث کی تصحیح ایک اجتہادی معاملہ ہے-اس لیے علماء کے درمیان اس بارے میں اختلاف رہتا ہے-یعنی ایک حدیث ایک امام کے نزدیک صحیح یا حسن ہوتی ہے جبکہ دوسرا اسے ضعیف قرار دیتا ہے-

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ حدیث امام ابوحنیفہ کو صحیح سند سے پہنچی جس پر انہوں نے عمل کیا اس لیے کہ وہ خیر القرون (بہترین زمانہ) کے آدمی ہیں (تابعی ہیں) لیکن ان کے بعد کے راویوں میں سے کوئی راوی ضعیف آ گیا اس لیے بعد کے آئمہ نے اسے چھوڑ دیا لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ نے جو حدیث روایت کی وہ بالکل درست تھی۔

4- بعض اوقات کوئی حدیث ضعیف ہوتی ہے اور حدیث کے ضعیف ہونے کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہوتا کہ یہ بات آپ خاتم النبیین ﷺ نے کہی ہی نہیں ہے- بلکہ حدیث کے ضعیف ہونے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کی سند میں کوئی راوی ضعیف آ گیا ہے اور راوی کے ضعیف ہونے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ خدانخواستہ وہ راوی پاگل ہے بلکہ راوی کے ضعیف ہونے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس راوی کا حافظہ قوی نہیں ہے یا وہ راوی کبھی کبھی بھولتا ہے-لیکن یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ ضعیف راوی ہمیشہ ہی بھولے گا یا ہمیشہ ہی غلط روایت کرے گا-اس لئے اگر "قوی قرائن" (حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کے زمانے میں اس پر عمل ہوا ہے یا پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانے میں اس پر عمل ہوا ہے)۔اس کی صحت پر دلالت کرتے ہوں تو اسے قبول کر لیا جاتا ہے-

جیسے کہ کوئی حدیث ضعیف تھی مگر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور تابعین رحمۃ اللہ نے اس پر عمل کیا تو یہ اس بات کا قوی قرینہ ہے کہ یہاں ضعیف راوی نے صحیح حدیث نقل کی ہے۔اس کو "تلقی بلقبول" کہا جاتا ہے۔

ایسی احادیث کو مسلمان فقہا اور محدثین نے صحیح کہا ہے اور نہ صرف صحیح کہا ہے بلکہ اس کو صحیح سمجھ کر اس کی بنیاد پر قانون سازی کی ہے۔

5۔ بعض اوقات ایک حدیث سنداً ضعیف ہوتی ہے لیکن چونکہ وہ متعدد طریق اور سندوں سے نقل کی گئی ہوتی ہے اور اسے مختلف راوی روایت کرتے ہیں اس لئے اسے قبول کرلیا جاتا ہے۔اور محدثین اسے "حسن لغیرہ" کہتے ہیں۔

مثلاً شب برات میں جاگنے کی فضیلت ایک نہیں متعدد احادیث میں ہے جو کہ کم از کم بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہما سے منقول ہیں- یعنی روایت کی گئیں ہیں- تو باوجود اس کے ضعف کے اس حدیث کے تحت صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہما، تابعین رحمۃ اللہ علیہ، تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہ، محدثین رحمۃ اللہ علیہ عظام، علماء کرام رحمۃ اللہ علیہ اور امت محمدیہ میں اس رات کو جاگ کر عبادت کرنے کا اہتمام ثابت ہے-

شب برات کی وجہ تسمیہ:

اس رات کو شب برات اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اس رات میں دو بیزاریاں ہیں:

1- بد بخت لوگ اللہ سے بیزار ہوتے ہیں اور

2- نیک لوگ گناہوں سے بیزار ہوتے ہیں۔

اللہ سے بیزار لوگ اللہ کی رحمت سے دور کر دیئے جاتے ہیں- نیک لوگ گناہوں سے دور کر دیئے جاتے ہیں۔

بعض مفسرین کے مطابق شب برات کے کئی نام ہیں:

1- لیلۃ البراۃ (شب برات): دوزخ سے بری ہونے والی رات

2- لیلۃ الصک: یعنی دستاویزی رات

3- لیلۃ المبارکہ: یعنی برکتوں والی رات

شب برات کی فضیلت:

☆ قرآنی آیات:

قرآن مجید سورۃ دخان آیت نمبر 6-4 میں فرمان الٰہی ہے:

فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۙ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۚ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۙ

ترجمہ: "اس میں جدا ہوتا ہے ہر کام جانچا ہوا (یعنی ان کی بابت کو حکم دیا جاتا ہے کہ یہ کام کس طرح ہوں گے) اللہ ہی ہر حکم کو بھیجنے والا ہے- یہ رحمت ہے اللہ تعالی کی بے شک وہی ہے سننے والا اور جاننے والا"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے آزاد کردہ غلام عکرمہ رضی اللہ تعالی عنہ نے سورہ دخان، آیت نمبر 4 (فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ) کی تفسیر میں فرمایا کہ " نصف شعبان کی رات میں اللہ تعالی آئندہ سال کے تمام امور کا انتظام فرما دیتا ہے- بعض زندوں کو مردوں کی فہرست میں لکھ دیتا ہے۔ حج کرنے والوں کے نام لکھ دیے جاتے ہیں- پھر اس لکھی ہوئی تعداد میں کمی بیشی نہیں ہوتی"۔

☆ احادیث:

1) حدیث:

میں نے ایک رات رسول اللہ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو غائب پایا۔ تو میں (آپ کی تلاش میں) باہر نکلی تو کیا دیکھتی ہوں کہ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بقیع قبرستان میں ہیں۔ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: "کیا تم ڈر رہی تھی کہ اللہ اور اس کے رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم پر ظلم کریں گے؟" میں نے عرض کیا: "اللہ کے رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میرا گمان تھا کہ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی کسی بیوی کے ہاں گئے ہوں گے"۔ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ پندرھویں شعبان کی رات کو آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے، اور قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے"۔ (جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، مسند احمد، مشکوۃ المصابیح)

2) حدیث:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا "عائشہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ شعبان کی اس رات میں کیا ہوتا ہے؟ پھر آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "اس رات میں اس سال جتنے پیدا ہونے والے ہیں وہ سب (یعنی ان کے متعلق احکام) لکھ دیے جاتے ہیں اور اس رات میں تمام بندوں کے (سال بھر کے) اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور اس رات میں لوگوں کے لئے روزی اترتی ہے"۔(بیہقی)

ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ اس ماہ کی پندرہ تاریخ کو ملک الموت کو ایک رجسٹر دیا جاتا ہے اور حکم دیا جاتا ہے کہ پورے سال میں مرنے والوں کے نام اس رجسٹر سے نقل کرو۔ چنانچہ کوئی آدمی کھیتی باڑی کر رہا ہوتا ہے، کوئی نکاح کرتا ہے، کوئی کوٹھی اور بلڈنگ بنانے میں مصروف ہوتا ہے اور اسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ میرا نام مرنے والوں کی فہرست میں شامل ہو گیا ہے۔

3) حدیث:

حضرت ابوامامہ سے روایت ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ "پانچ راتیں ایسی ہیں کہ ان میں کوئی دعا رد نہیں ہوتی:

1۔شب عید الفطر 2۔شب عید الاضحیٰ 3۔شعبان کی پندرھویں شب (اس رات مخلوق کی عمر، ان کی روزی اور حاجیوں کے نام لکھے جاتے ہیں)

4۔شب جمعہ 5- رجب کی پہلی شب"۔(تاریخ دمشق لابن عساکر۔فردوس الاخبار للدیلمی)

4) حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے مجھ سے فرمایا "عائشہ (رضی اللہ تعالی عنہا) یہ کون سی رات ہے"؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا "اللہ اور اس کے رسول (خاتم النبیین ﷺ) ہی بخوبی واقف ہیں"۔حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "یہ نصف شعبان کی رات ہے۔ اس رات میں دنیا کے اعمال، بندوں کے اعمال اوپر اٹھائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالی اس رات میں بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے۔ کیا تم آج کی رات مجھے اجازت دیتی ہو"؟ میں نے عرض کیا "ضرور" پھر آپ (خاتم النبیین ﷺ) نے نماز پڑھی، قیام میں تخفیف کی ،سورہ فاتحہ اور چھوٹی سورہ پڑھی اور پھر آدھی رات تک سجدے میں رہے۔ پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت پڑھی اور پہلی رکعت کی طرح اس میں قرأت فرمائی اور پھر آپ سجدے میں چلے گئے اور یہ سجدہ فجر تک رہا۔ میں دیکھتی رہی مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ اللہ تعالی نے اپنے رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی روح قبض فرمالی ہے۔ پھر جب میرا انتظار طویل ہو گیا تو میں آپ (خاتم النبیین ﷺ) کے قریب پہنچی اور میں نے آپ (خاتم النبیین ﷺ) کے تلووں کو چھوا تو حضور پاک (خاتم النبیین ﷺ) نے حرکت فرمائی۔ میں نے سنا آپ (خاتم النبیین ﷺ) سجدے کی حالت میں یہ الفاظ تلاوت فرما رہے تھے "الہی میں تیرے عذاب سے، تیری عفو اور بخشش کی پناہ میں آتا ہوں۔ تیرے قہر سے تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں۔ میں تجھ سے ہی پناہ چاہتا ہوں۔ تیری ذات بزرگ ہے۔ میں تیری شایان شان ثنا نہیں کر سکتا اور کوئی نہیں کر سکتا ۔تو ہی آپ اپنی ثنا کر سکتا ہے"۔

صبح کو میں نے عرض کیا "آپ (خاتم النبیین ﷺ) سجدے میں ایسے کلمات ادا فرما رہے تھے کہ ویسے کلمات میں نے آپ (خاتم النبیین ﷺ) کو کہتے کبھی نہیں سنا" ۔حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے دریافت فرمایا کہ "کیا تم نے وہ یاد کر لئے"؟ میں نے عرض کیا "جی ہاں" آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "خود بھی یاد کرو اور دوسروں کو بھی

سکھاؤ۔ کیونکہ جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھے سجدے میں ان کلمات کو ادا کرنے کا حکم دیا تھا"۔(غنیۃ الطالبین)

5) حدیث:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "جب نصف شعبان کی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالی اپنی مخلوق پر نظر فرماتا ہے۔ مومنوں کو تو بخش دیتا ہے اور کافروں کو ڈھیل دے دیتا ہے (مہلت دے دیتا ہے) اور کینہ رکھنے والوں کو اس وقت تک چھوڑے رکھتا ہے جب تک وہ کینہ پروری سے باز نہ آ جائیں"۔(سنن ابن ماجہ)

6) حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ "میرے پاس نصف شعبان کی شب حضرت جبرائیل آئے اور فرمایا رسول

اللہ (خاتم النبیین ﷺ) آسمان کی طرف اپنا سر مبارک اٹھائیے- میں نے ان سے دریافت کیا کہ "آج کونسی رات ہے؟" انہوں نے جواب دیا "یہ وہ رات ہے جس رات اللہ تعالی رحمت کے 300 دروازے کھول دیتا ہے اور ہر اس شخص کو بخش دیتا ہے جس نے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا بشرطیکہ وہ جادوگر نہ ہو، کاہن نہ ہو، سود خور نہ ہو، زانی نہ ہو، شراب خور نہ ہو- ان لوگوں کی اللہ تعالی اس وقت بخشش نہیں فرماتا جب تک وہ توبہ نہ کرلیں"- پھر جب رات کا چوتھائی حصہ گزر گیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام دوبارہ آئے اور کہا" یارسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ) اپنا سر مبارک اوپر اٹھائیے"- آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایسا ہی کیا- آپ خاتم النبیین ﷺ نے دیکھا کہ جنت کے دروازے کھلے ہیں اور پہلے دروازے پر ایک فرشتہ پکار رہا ہے "خوشی ہو اس شخص کو جس نے آج کی رات کوئی رکوع کیا"- دوسرے دروازے پر ایک فرشتہ ندا دے رہا ہے "خوشی ہو اس کے لیے جس نے آج کی رات کو سجدہ کیا"- تیسرے دروازے پر ایک فرشتہ ندا دے رہا ہے "خوشی ہو اس کے لیے جس نے اس رات میں کوئی دعا کی"- چوتھے دروازے پر ایک فرشتہ ندا دے رہا تھا "خوشی ہو اس رات میں ان لوگوں کو جو ذکر کرنے والے ہیں، جو یاد کرنے والے، تلاوت قرآن کرنے والے ہیں"- پانچویں دروازے پر فرشتہ پکار رہا تھا "خوشی ہو اس کو جو اللہ تعالی کے خوف سے اس رات میں رویا"- چھٹے دروازے پر ایک فرشتہ پکار رہا تھا "اس رات میں تمام نیک کام کرنے والے مسلمانوں کے لئے خوشی ہے- (اس میں صدقہ خیرات کرنے والے، دعوت تبلیغ کرنے والے، کسی کے لئے کوئی کام کرنے والے، یتیم کو تعلیم دینے والے، بچوں کو دین سمجھانے والے سبھی لوگ شامل ہوجاتے ہیں) ساتویں دروازے پر ایک فرشتہ ندا دے رہا تھا" ہے کوئی معافی کا طلب گار کہ اس کے گناہ معاف کیے جائیں"-

حضور پاک خاتم النبیین ﷺ فرماتے ہیں "میں نے عرض کیا" اے جبرائیل (علیہ السلام) یہ دروازے کب کھلے رہیں گے؟" حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا" اوّل شب سے طلوع فجر تک"- اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا" اے محمد (خاتم النبیین ﷺ) اس رات میں دوزخ سے رہائی پانے والوں کی تعداد بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر ہوجاتی ہے"- (ترمذی، بیہقی)

☆ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ

1) حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کا فرمان:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ " شعبان کی پندرھویں رات کو اللہ تعالی آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ہر گناہ گار کی مغفرت فرمادیتا ہے- مگر مشرک کی بخشش نہیں ہوتی اور اللہ تعالی ان لوگوں کو نہیں بخشتا جن کے دلوں میں کینہ، عداوت اور ایک دوسرے سے دشمنی بھری ہوئی ہوتی ہے"- (سنن بیہقی)

4) حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا عمل:

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے متعلق روایت ہے کہ "وہ اس رات میں بار بار گھر سے باہر نکل کر آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیتے اور پھر فرماتے کہ " حضرت داؤد علیہ السلام ایسے ہی اس رات میں بار بار گھر سے باہر نکل کر آسمان کی طرف دیکھا کرتے تھے- یہ ایسی گھڑی ہے کہ اس گھڑی میں بندہ اللہ تعالی سے جو دعا مانگتا ہے اللہ تعالی اسے قبول فرماتا ہے اور جو اس سے بخشش مانگتا ہے اللہ تعالی اس کی بخشش فرمادیتا ہے بشرطیکہ مانگنے والا (ظلم سے) ٹیکس وصول نہ کرتا ہو، جادوگر نہ ہو، نجومی نہ ہو، جلاد اور فال نکالنے والا نہ ہو یا جوا کھیلنے والا یا باجا بجانے والا نہ ہو"- (ابن ماجہ)

☆ آئمہ کرام رحمۃ اللہ علیہ

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "اس رات میں ہر حکمت والا کام اللہ تعالی کے سامنے پیش ہو کر طے کیا جاتا ہے کہ کون سا کام کس طرح کرنا ہے اور اللہ تعالی اس رات میں بڑے بڑے کاموں کے فیصلے فرماتے ہیں- یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے"-

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بارہ مہینوں کی عبادات

محرم الحرام

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے مہینوں کی تعداد بارہ بیان فرمائی ہے۔جس میں چار مہینے حرمت والے ہیں۔

1۔محرم 2۔رجب 3۔ذی قعدہ 4۔ذی الحج

محرم:

حرمت والے مہینوں میں عبادت کا ثواب عام مہینوں سے ہزار گنا زیادہ ہوتا ہے۔محرم اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے۔یہ انتہائی برکتوں والا مہینہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"رمضان کے بعد سب سے افضل روزے ماہِ محرم کے روزے ہیں، جو اللہ کا مہینہ ہے اور فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے"۔ (صحیح مسلم: کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم/مشکوٰۃ ص:۱۷۸)

یوم عاشورہ کے روزے کا ثواب

حضرت ابوقتادہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے عاشورہ کس روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا"یہ روزہ گزشتہ سال کے گناہوں اور کوتاہیوں ک کفارہ کرتا ہے"۔(مسلم،مسند احمد،ابوداؤد)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا"روزہ کے سلسلے میں کسی بھی دن کو کسی دن پر فضیلت حاصل نہیں؛ مگر ماہِ رمضان المبارک کو اور یوم عاشورہ کو(کہ ان کو دوسرے دنوں پر فضیلت حاصل ہے)"۔(رواہ الطبرانی والبیہقی،الترغیب والترہیب ۲,۱۱۵)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے"رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا تو رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ان سے فرمایا"اس دن کی کیا وجہ ہے"؟ تو وہ کہنے لگے "یہ وہ عظیم دن ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات عطا فرمائی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق فرمایا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شکرانے کا روزہ رکھا اس لئے ہم بھی روزہ رکھتے ہیں"،تو رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا"ہم زیادہ حق دار ہیں اور تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کے قریب ہیں"۔تو رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے بھی عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور اپنے صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا"۔(متفق علیہ)

یوم عاشورہ کی نفلی عبادت

جو شخص یوم عاشورہ کے دن چار رکعت ایک سلام کے ساتھ اس طرح ادا کرے کہ اس رکعت میں ایک بار سورہ فاتحہ اور پچاس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے پچاس برس گزشتہ کے اور پچاس سال بعد کے گناہ بخش دیتا ہے۔حضرت ابو ہریرہؓ سے چار رکعت نفل اس طرح بتائے گئے ہیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ،سورہ زلزال،سورہ الکافرون اور سورہ اخلاص ایک ایک بار پھر فارغ ہو کر ستر بار درود شریف اور دعا کریں۔حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا جو عاشورہ کی رات کو عبادت سے زندہ رکھے اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا اس کو زندہ رکھے گا۔

یوم عاشورہ کو گھر والوں پر رزق کی فراخی کرنے کی برکت

بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ جو شخص عاشورہ کے دن اپنے گھر والوں پر رزق کی فراوانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سال بھر کشادہ رزق عطا کرتا ہے، جو شخص عاشورہ کے دن روزہ رکھے۔اسے سال بھر کے فوت شدہ روزوں کا ثواب ملے گا اور جو عاشورہ کے دن صدقہ دے وہ سال بھر کے فوت شدہ صدقے کا ثواب پائے گا۔

یوم عاشورہ کے اہم واقعات

یوم عاشورہ بڑا ہی مہتم بالشان اور عظمت کا حامل دن ہے، تاریخ کے عظیم واقعات اس سے جڑے ہوئے ہیں؛ چناں چہ مؤرخین نے لکھا ہے کہ:

(۱) یوم عاشورہ میں ہی آسمان وزمین، قلم اور حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا۔

(۲) اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔

(۳) اسی دن حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا گیا۔

(۴) اسی دن حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ہولناک سیلاب سے محفوظ ہوکر کوہِ جودی پر لنگر انداز ہوئی۔

(۵) اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو، "خلیل اللہ" بنایا گیا اور ان پر آگ گل گلزار ہوئی۔

(۶) اسی دن حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔

(۷) اسی دن حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانے سے رہائی نصیب ہوئی اور مصر کی حکومت ملی۔

(۸) اسی دن حضرت یوسف علیہ السلام کی حضرت یعقوب علیہ السلام سے ایک طویل عرصے کے بعد ملاقات ہوئی۔

(۹) اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم واستبداد سے نجات حاصل ہوئی۔

(۱۰) اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل ہوئی۔

(۱۱) اسی دن حضرت سلیمان علیہ السلام کو بادشاہت واپس ملی۔

(۱۲) اسی دن حضرت ایوب علیہ السلام کو سخت بیماری سے شفا نصیب ہوئی۔

(۱۳) اسی دن حضرت یونس علیہ السلام چالیس روز مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے بعد نکالے گئے۔

(۱۴) اسی دن حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کی توبہ قبول ہوئی اور ان کے اوپر سے عذاب ٹلا۔

(۱۵) اسی دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔

(۱۶) اور اسی دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کے شر سے نجات دلا کر آسمان پر اٹھایا گیا۔

(۱۷) اسی دن دنیا میں پہلی بارانِ رحمت نازل ہوئی۔

(۱۸) اسی دن قریش خانہ کعبہ پر نیا غلاف ڈالتے تھے۔

(۱۹) اسی دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہ سے نکاح فرمایا۔

(۲۰) اسی دن کوفی فریب کاروں نے نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جگر گوشہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کو میدانِ کربلا میں شہید کیا۔

(۲۱) اور اسی دن قیامت قائم ہوگی"۔ (نزہۃ المجالس ۱/ ۳۴۷، ۳۴۸ - معارف القرآن، پ ۱۱، آیت ۹۸ - معارف الحدیث ۴/ ۱۶۸)

عبادات ماہ محرم

1۔ ماہ محرم کا چاند دیکھ کر سورہ رحمن پڑھیں اور پورے سال امن وامان کے ساتھ رہنے کی دعا کریں۔

2۔ ماہ محرم میں بلا ناغہ کسی بھی وقت (فجر کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز سے پہلے) چوتھا کلمہ پڑھیں 100 مرتبہ اور پھر اللہ تعالیٰ سے دوزخ کی آگ سے پناہ مانگیں۔

3۔ **پہلی شب:** جو کوئی محرم الحرام کی پہلی شب چھ رکعت نماز نفل دو، دو کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی اور گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور پھر سلام کے بعد تین مرتبہ تراویح کی دعا پڑھ کر دعا کرے انشاءاللہ ثواب عظیم حاصل ہوگا۔

عاشورہ کے دن:

1۔ جو کوئی عاشورہ کے دن چھ رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ والشمس، سورہ الضحیٰ، سورہ اذا زلزلت، سورہ اخلاص، سورہ فلق، سورہ والناس پڑھے (یہ نفل نماز اشراق کے وقت پڑھے) پھر نماز ختم کرنے کے بعد سجدے میں جا کر سات مرتبہ سورہ کافرون پڑھے۔ پھر اپنی جائز حاجت کے لئے دعا کرے۔ انشاءاللہ جو بھی حاجت ہوگی وہ ضرور پوری ہوگی۔

2۔ جو کوئی عاشورہ کے دن دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کہ بعد آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ حشر کی آخری

تین آیات۔سلام پھیرنے کے بعد 11 مرتبہ درودشریف پڑھے اوردعا کرے۔بفضل اللہ اس نماز کی برکت سے بے پناہ ثواب حاصل ہوگا۔

3۔ جوکوئی عاشورہ کے دن باوضوحالت میں ستر مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کردے گا(انشاء اللہ) ستر مرتبہ پڑھنے کے بعد اپنے گناہوں کی معافی مانگے۔

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ

4۔ ماہ محرم میں اگر ہوسکے تو روزانہ ورنہ عاشورہ کے دن 2 رکعت نماز بحضور حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ اور ہدیہ بحضور تمام اہل بیت، ہدیہ بحضور شہداء کربلا پڑھ کر ثواب ان تمام مذکورہ ہستیوں کو پہنچایا جائے۔

دعا عاشورہ :

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا قَابِلَ تَوْبَۃِ اٰدَمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآئَ ، یَافَارِجَ کَرْبِ ذِی النُّوْنِ یَوْمَ عَاشُوْرَآئَ ، یَا جَامِعَ شَمْلِ یَعْقُوبَ یَوْمَ عَاشُوْرَآئَ ، یَاسَامِعَ دَعْوَۃِ مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَآئَ ، یَا مُغِیْثَ اِبْرَاھِیْمَ مِنَ النَّارِ یَوْمَ عَاشُوْرٰئَ ، یَارَافِعَ اِدْرِیْسَ اِلَی السَّمَآئِ یَوْمَ عَاشُوْرَآئَ ، یَامُجِیْبَ دَعْوَۃِ صَالِحٍ فِی النَّاقَۃِ یَوْمَ عَاشُوْرَآئَ ، یَانَاصِرَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآئَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآئِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَطِلْ عُمْرَنَا فِیْ طَاعَتِکَ وَمَحَبَّتِکَ وَرِضَاکَ وَاَحْیِنَا حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَّتَوَفَّنَا عَلَی الْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ بِعِزِّ الْحَسَنِ وَاَخِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَبِیْہِ وَجَدِّہٖ وَبَنِیْہِ فَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْہِ ط (پھر سات بار پڑھے) سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَھَی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضٰی وَزِنَۃَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَآئَ وَلَا مَنْجَآئَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّآ اِلَیْہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ کَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ کُلِّھَا نَسْئَلُکَ السَّلَامَۃَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط وَھُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ط نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ عَدَدَ ذَرَّاتِ الْوُجُوْدِ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

یوم عاشورہ پر اعتراض اور اس کا جواب:

یوم عاشورہ کی عظمت اوراس کے روزے پر کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ان کا خیال ہے کہ چونکہ اس دن حضرت امام حسینؓ کی شہادت ہوئی تھی لہٰذا یہ روزہ جائز نہیں۔وہ کہتے ہیں کہ شہادت پر افسوس ہونا چاہیے نہ کہ خوشی کہ اہل وعیال پر خرچ اور فقرا ومساکین کی مدد کرکے خوشی منائی جائے۔یہ بات کہنے والے ایک غلط انداز فکر رکھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے حضرت امام حسینؓ کو شہادت کا مرتبہ اس دن عطا فرمایا جو اس کے نزدیک نہایت عظمت اور بزرگی اور شان والا دن ہے۔تاکہ اس کے باعث حضرت امام حسینؓ کے درجات واعزازات میں مزید اضافہ ہو اور اس بزرگی کے سبب وہ خلفائے راشدین میں شہدا کرام کے درجے کو پہنچ جائیں۔اگر امام حسینؓ کے یوم شہادت کو ماتم یا سوگ یا مصیبت کا دن کہنا جائز ہوتا تو سوموار کا دن اس کا زیادہ مستحق تھا۔کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ نے محبوب خاتم النبیین ﷺ کی روح مبارک قبض کی اور اس دن حضرت ابوبکرؓ نے وصال فرمایا۔عاشورہ کے دن تو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام علیہ السلام کو ان کے دشمنوں سے نجات دلوائی اور اس دن انبیاء کرام علیہ السلام کے دشمنوں کو ہلاک کیا۔اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کی تمام عظمت والی چیزوں کو عاشورہ کے دن پیدا فرمایا۔

لہٰذا عاشورہ کا دن دوسرے بابرکت دنوں یعنی عیدین اور جمعہ وغیرہ جیسا ہوگیا۔دوسری بات یہ کہ اگر ان دنوں کو اور خاص کر عاشورہ کے دن کو غم کا اظہار کرنا جائز ہوتا تو صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ اسے یوم غم قرار دیتے۔کیونکہ وہ ہمارے مقابلے میں حضرت امام حسینؓ سے زیادہ قرب اور خصوصی تعلقات رکھتے تھے اور اس دن اہل وعیال کو رزق میں فراخی دینے اور روزے رکھنے کی ترغیب انہی سے منقول ہے۔یہی وجہ ہے کہ حضرت حسن بصریؒ سے منقول ہے کہ ''عاشورہ کا روزہ فرض ہے'' حضرت علیؓ اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔حضرت عائشہؓ نے حضرت علیؓ کے اس حکم پر فرمایا تھا۔حضرت علیؓ باقی حضرات میں سے سنت کو زیادہ جاننے والے ہیں۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ:"جوشخص عاشورہ کی رات کو(عبادت کے ذریعے) زندہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے جب تک وہ چاہے گا زندہ رکھے گا"۔(غنیۃ الطالبین)

ان تمام دلائل واقوال سے اعتراض کرنے والے کا عقیدہ باطل ہوگیا۔

****

صفر المظفر

صفر کا مہینہ:

اسلامی قمری سال کے دوسرے مہینے کا نام صفر ہے۔

بعثتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کفارِ مکہ اس ماہ کو بلاؤں اور مصیبتوں کا مہینہ کہا کرتے تھے۔ اور اس وجہ سے وہ اس ماہ کو منحوس خیال کرتے تھے۔ اعلانِ نبوت کے بعد آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماہِ صفر کے بارے میں ان تمام ابہام کو جو اس ماہ کے ساتھ منسوب قرار دیئے گئے تھے غلط قرار دے دیا۔ صفر کا مہینہ عام مہینوں کی مثل ہے۔

اس ماہ کے بارے میں ایک خاص بات جس پر بہت یقین کر لیا گیا ہے وہ یہ کہ چونکہ یہ مہینہ منحوس ہے اس لیے اس ماہ میں کوئی نیا کام نہیں کرنا خاص طور پر شادیاں تو بالکل ہی نہیں کرسکتے۔ اس لیے کہ اس ماہ میں کی گئی شادیاں کامیاب نہیں ہوسکتیں۔ غور کرنے کی بات یہ ہے کہ کیا سال کے بقایا گیارہ ماہ میں کی گئی تمام شادیاں کامیاب ہوتی ہیں؟ یا باقی ماہ میں کی گئی شادیوں میں لڑائی جھگڑے اور طلاقیں نہیں ہوتیں؟ کیا سال کے بقایا گیارہ ماہ میں کسی تجارت میں نقصان یا کسی کاروبار میں گھاٹا نہیں ہوتا؟

اسلام نے اس قسم کی تمام بے بنیاد باتوں کی تردید کردی ہے۔

ہم مسلمان ہیں۔ ہمیں کسی بھی کاروبار، کسی بھی نئے کام کے آغاز، کسی زمین کی خریداری، کسی شادی بیاہ، کسی بلڈنگ بنانے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اسلامی طریقہ کے مطابق دعا کریں باری تعالیٰ سے عافیت طلب کریں اللہ تعالیٰ اپنے کرم وفضل سے قبول فرمائے گا۔

درج بالا تمام باتوں پر غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے۔ یاد رہے کہ تمام مہینے برابر ہیں۔ ماہِ صفر میں بھی اب ہم تمام مہینوں کی طرح عافیت طلب کر کے تمام کام کرسکتے ہیں۔ شادی بیاہ بھی کرسکتے ہیں۔ شادی بیاہ کی غیر ضروری رسومات ختم کرنے پر توجہ دینی چاہئے۔ یہ تیل مہندی یہ اُبٹن کی تمام رسومات مکروہ ہیں اور یہ تمام باتیں دین کی کمی اور لاعلمی کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اللہ اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر عمل کریں اور برداشت کا مادہ اپنے اندر پیدا کریں دوسروں کی چھوٹی بڑی غلطیوں کو نظر انداز کرنے کی عادت بنائیں۔ بڑے چھوٹوں پر شفقت کریں اور چھوٹے بڑوں کا ادب واحترام کریں۔

صفر کے مہینے کی عبادات:۔

1۔ ماہ صفر کا چاند دیکھ کر سورہ یٰسین پڑھیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر طرح کی بلا و پریشانی سے محفوظ و مامون رکھے۔

2۔ صفر کے مہینے میں ہر روز کچھ نہ کچھ صدقہ ضرور کریں۔

3۔ صفر کے مہینے میں ''یا اللہ، یا سلام، یا حفیظ، یا رقیب'' کا ورد کریں۔

ترجمہ: اے اللہ سلامتی عطا فرما، ہماری حفاظت فرما اور ہمارا نگہبان بن جا۔

نفلی عبادات:

ماہ صفر کی پہلی شب چاند دیکھنے کے بعد نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد چار رکعت نفل نماز، دو، دو کر کے اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں اور سلام پھیرنے کے بعد ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھیں پھر دعا کریں۔ بفضل تعالیٰ گناہوں کی معافی بھی ہوگی اور اللہ تعالیٰ اپنے حفظ و امان میں رکھے گا۔

ماہ صفر کی پہلی شب:

1۔ کتاب ''راحت القلوب'' میں ہے کہ جو کوئی ماہ صفر کی پہلی رات عشاء کی نماز کے وتر اور نفل سے پہلے

4 رکعت نماز اس طرح پڑھے کے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 15 مرتبہ سورہ کافرون، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 15 مرتبہ سورہ اخلاص، تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ سورہ فلق، چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ سورہ الناس پڑھے۔ نماز ادا کرنے کے بعد ایک مرتبہ ''اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِین ْ'' پڑھے۔ پھر 70 مرتبہ درود پاک پڑھے اور دعا کرے۔ انشاءاللہ ہر بلا اور مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حفظ وامان میں رکھے گا۔

2۔ ہر فرض نماز کے بعد 11 مرتبہ درود شریف اور 11 مرتبہ ''یاودودُ یااللہ، یاحفیظُ یااللہ'' پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے حفظ وامان کے لئے دعا کریں (یہ پورے سال پڑھنا چاہیے) اللہ تعالیٰ حفظ وامان میں رکھے گا۔

4۔ جان ومال کی حفاظت کے لئے ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ مندرجہ ذیل سلام پڑھ کر دعا کریں۔

سَلَامٌ قَوۡلاً مِّنۡ رَّبٍّ الرَّحِیۡم ہ سَلَامٌ عَلٰی نُوۡحٍ فِی الۡعٰلَمِیۡنَ ہ سَلَامٌ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ ہ سَلَامٌ عَلٰی مُوۡسٰی وَھَارُوۡنَ ہ سَلَامٌ عَلٰی اِلۡیَاسِیۡنَ ہ سلامٌ عَلَیۡکُمۡ طِبۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡھَا خٰلِدِیۡنَ ہ سَلَامٌ ھِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ہ

****

ماہ ربیع الاوّل

ماہ ربیع الاول کی فضیلت:

ماہ ربیع الاول اسلامی سال کا تیسرا مہینہ ہے۔ یہ بڑی فضیلت اور برکت والا مہینہ ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی ولادت اس ماہ میں ہوئی اور آپ خاتم النبیین ﷺ کا وصال مبارک بھی اسی ماہ میں ہوا۔ اس ماہ میں آپ خاتم النبیین ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے حضرت زینب بنت خزیمہؓ اور حضرت جویریہؓ بنت حارث کا وصال بھی ہوا۔ یہ بڑا ہی مبارک مہینہ ہے۔ اس ماہ میں جتنی خوشیاں منائیں کم ہیں۔ اگر میسر ہوتو ہر روز غسل کریں، کپڑے بدلیں، عطر لگائیں اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ ہماری قبر کو منور فرمائے گا۔ ابولہب جس کی مذمت قرآن پاک میں موجود ہے۔ مگر ولادت سرکار کی وجہ سے خوشی منانے پر ہر دوشنبہ کو عذاب میں کمی محسوس کرے تو غلامان مصطفیٰ خاتم النبیین ﷺ تو صدق دل سے اور رضائے الٰہی کے لئے اس شب بلکہ پورے مہینے ہی خوشی مناتے ہیں۔ وعظ، میلاد، نوافل، تلاوت قرآن، خیرات وغیرہ جیسے عظیم مشاغل خیر میں اس ماہ کو گزاریں تو کیوں نہ ان کی قبر میں تا قیامت انوار رحمت کی بارش ہو؟ ماہ ربیع الاوّل میں ہر وقت زبان مبارک پر درود وسلام رکھنا چاہیے، یہ مہینہ خیرات وصدقات کا مہینہ ہے جو اپنے ساتھ بے شمار برکات وسعادتوں کو لے کر آتا ہے۔ اسی ماہ کی 12 تاریخ کو اللہ تعالیٰ نے احمد مجتبیٰ حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کو پیدا فرمایا اور اپنی نعمتوں کی بارش ہم پر کردی۔

ماہ ربیع الاوّل کی عبادات:

1۔ ماہ ربیع الاوّل میں چاند دیکھنے کے بعد سورۃ مجادلہ پڑھیں اور دعا کریں۔

2۔ **پہلی شب:** جو کوئی اس مہینہ کی پہلی شب اور پہلے دن دو رکعت نماز رات کے وقت اور دو رکعت نماز نفل دن کے وقت اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو پروردگار عالم اس کو سات سو برس کی عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا۔

زیارت رسول پاک خاتم النبیین ﷺ:

جو کوئی ربیع الاوّل کی پہلی شب نماز عشاء کے بعد 16 رکعت نماز ((2+2+2+2+2+2+2+2 کر کے پڑھے اس طرح کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔ جب تمام نوافل ادا کر دیں تو نہایت توجہ ویکسوئی کے ساتھ قبلہ رو بیٹھے بیٹھے ایک ہزار مرتبہ مندرجہ ذیل درود پاک پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

پڑھنے کے بعد باوضو حالت ہی میں پاک صاف بستر پر بغیر کسی سے کلام کئے سو جائیں۔ انشاءاللہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوگا۔

دوسری شب:

ماہ ربیع الاوّل کی دوسری شب نماز مغرب کے بعد دو رکعت نماز نفل اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورہ اخلاص پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد 11 مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

پھر بارگاہ الٰہی میں اپنے مقصد ومطلب کے حصول کے لئے دعا کریں۔ انشاءاللہ ضرور قبول ہوگی۔

ماہ ربیع الاوّل کے روزانہ کے معمولات:

3۔ ماہ ربیع الاوّل میں ہر روز دو رکعت نماز ہدیہ بحضور حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کی نیت سے پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے آپ خاتم النبیین ﷺ کے اسوہ حسنہ پر چلنے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی سنتوں کی پیروی کرنے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کا مکمل اتباع کرنے کی توفیق کے لئے دعا کریں۔

4۔ ہر وقت چلتے پھرتے وضو بے وضو زبان پر ''الصلوٰۃ وسلامُ علیک یارسول اللہ'' رکھیں

5۔ تلاوت قرآن پاک، درودوسلام اور میلاد کی محفل خود بھی منعقد کریں اور جہاں یہ محفل ہوں ان میں شرکت کریں۔

6۔ زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھیں

اکیس (21) ربیع الاوّل کی خاص نفلی نماز

جوکوئی ربیع الاوّل کی اکیس تاریخ کو دو رکعت نماز نفل اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک بار سورہ مزمل پڑھے، سلام پھیرتے ہی سجدہ میں جا کر تین مرتبہ نہایت عاجزی کے ساتھ مندرجہ ذیل دعا پڑھیں۔

(یَاغَفُوْرُ تَغَفَّرتَ بِالْغُفرِ وَالْغُفْرُ وفِی غُفْرِكَ یَاغَفُوْرُ)

اس کے بعد جو بھی جائز دعا صدق دل سے مانگیں گے انشاءاللہ قبول ہوگی۔ ربیع الاوّل کی بارہویں، تیرہویں، اور چودھویں تاریخ کو بعد نماز نماز عشاء مندرجہ ذیل دعا کو سات ہزار سات سو اکیس مرتبہ پڑھیں۔

یَابَدِیعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَابَدِیعُ

یہ دعا ترقی رزق، حلال روزی کے لئے بہت افضل ہے۔لیکن یہ خیال رہے کہ بارہ تاریخ پیر یا جمعرات یا جمعہ کی ہو۔روزانہ کم از کم 500 مرتبہ درود پڑھیں۔

1۔ 100 مرتبہ درود ابراہیمی

2۔ 100 مرتبہ اصلوٰۃ وسلام علیک یارسول اللہ

3۔ 100 مرتبہ اَللّٰھُمَ صَلِ عَلیٰ مُحَمَدٍ

4۔ 100 مرتبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَامُحَمَدُ

5۔ 100 مرتبہ اَللّٰھُمَ صَلِ عَلیٰ مُحَمَدٍوَّ اٰلِہٖ

****

ربیع الثانی

ربیع الثانی اسلامی قمری سال کا چوتھا مہینہ ہے۔ یہ بڑی فضیلت اور برکت والا مہینہ ہے۔اس کو ماہ ربیع الاخر بھی کہتے ہیں۔اسی ماہ میں حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ (غوث اعظمؒ) پیدا ہوئے۔اس ماہ میں نوافل اور وظائف کرنے کا ثواب بہت زیادہ ہے۔پہلی شب چاند دیکھنے کے بعد سورہ الملک پڑھ کر دعا کریں۔

ہمیشہ (پورے سال): روزانہ مغرب کے بعد سورہ الملک اور سورہ ''الم سجدہ'' شب قدر کی بیداری کے ثواب کے برابر ثواب ملتا ہے۔ربیع الثانی کی پہلی شب میں مغرب کی نماز کے بعد عشاء کی نماز سے قبل آٹھ رکعت نفل، دو دو کر کے اس طرح ادا کریں کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ کوثر دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ کافرون تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین مرتبہ سورہ اخلاص۔اس نماز کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ہر مشکل اور پریشانی سے نجات عطا فرماتا ہے۔

تیسری شب:

اسی ماہ کی تیسری شب کو نماز عشاء کے بعد 4 رکعت نماز نفل اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورہ اخلاص اس کے بعد سلام پھیر کر اپنی حاجت طلب کریں۔انشاءاللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کرم فرمائے گا۔اس ماہ کی پانچویں شب کو بھی اسی طرح نفل پڑھ کر دعا کریں۔

پندرہ تاریخ:

اس ماہ کی پندرہ تاریخ کو چاشت کی نماز کے بعد چودہ رکعت نماز 2,2 کر کے پڑھیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سات، سات بار سورہ العلق یا سورہ العصر پڑھیں، پھر سلام پھیر کر ساٹھ مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھیں

یَامَلِیْکُ تَمَلَّکْتَ بِالْمَلَکُوْتِ وَ الْمَلَکُوْتُ فِیْ مَلَکُوْتِ مَلَکُوْتِکَ یَامَلِیْکُ

انشاءاللہ اس نماز کے پڑھنے سے ثواب عظیم حاصل ہوگا۔اس ماہ کی پندرہ اور انتیسویں شب کو نماز عشاء کے بعد چار رکعت نماز نفل اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پانچ پانچ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔سلام پھیر کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کریں اللہ تعالیٰ بامراد کرے گا۔اس ماہ میں بھی کثرت سے درود پاک پڑھیں چلتے پھرتے

1۔ الصلوٰۃُ وَسَلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ یا 2۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ مُحَمَّدٍ یا

3۔ صلی اللہ علیک یا محمد یا 4۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ

5۔ یا ہو سکے تو کم از کم ایک تسبیح روزانہ درود ابراہیم کی کریں۔مندرجہ بالا درود شریف کی ایک ایک تسبیح روزانہ کریں (ہمیشہ) کے ثواب اور رحمت الٰہی کے نزول کا سبب ہوگا۔

****

جمادی الاوّل

اسلامی سال کے پانچویں مہینے کا نام جمادی الاولیٰ ہے۔ یہ مہینہ ان دنوں میں واقعہ ہوا ہے کہ جن دنوں موسم سرما کی شدت کی وجہ سے پانی جمنے لگتا ہے۔ جمادی کے معنی ہیں کسی چیز کا جم جانا۔ اس لئے اس ماہ کو جمادی الاوّل یا جمادی الاولیٰ کہتے ہیں۔ اس ماہ میں نوافل پڑھنا اور دیگر عبادت کرنا بہت ہی برکتوں کا باعث ہوتا ہے۔ اس ماہ چاند دیکھنے کے بعد سورہ مزمل پڑھ کر دعا کریں ویسے تو ہر ماہ کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو نفلی روزوں کا بے حد ثواب ہے لیکن خاص طور پر اس ماہ میں ان ایام بیض کے روزوں کا بہت ثواب ہے۔

پہلی شب:

مغرب کے بعد چار رکعت نماز، دو، دو کر کے ادا کریں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 11,11 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کریں۔

عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک ایک مرتبہ سورہ مزمل پڑھیں۔ اس ماہ کی یکم تاریخ کو نماز ظہر کے بعد چار رکعت اسطرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورہ ''اذا جاء نصر اللہ'' پڑھیں۔ پھر دعا کریں۔ حاجت طلب کریں۔ دین و دنیا کی عافیت طلب کریں۔

تیسری شب:

اس ماہ کی تیسری شب کو نماز عشاء کے بعد 20 رکعت نفل نماز دو، دو کر کے ادا کریں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قدر پڑھیں سلام پھیرنے کے بعد مندرجہ ذیل کلمات کم از کم 100 مرتبہ پڑھیں

يَا عَظِيْمُ تَعَظَّمْتَ بِالْعَظَمَةِ وَالْعَظْمَةُ فِيْ عَظَمَةِ عَظْمَتِكَ يَا عَظِيْمُ ۝

انشاء اللہ ثواب عظیم حاصل ہوگا اور تمام حاجات اللہ تعالیٰ پوری کرے گا (انشاء اللہ)

اکیسویں (21) شب:

اس مہینے کی اکیسویں شب کو نماز عشاء کے بعد چھ رکعت نماز نفل 2+2+2 کر کے ادا کریں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورہ اخلاص سلام پھیرنے کے بعد 100 مرتبہ درود شریف پڑھیں اور دعا کریں۔

ایمان کی حفاظت کے لئے روزانہ کا ورد

مندرجہ ذیل ورد کو ہمیشہ پورے سال صبح و شام تین تین بار پڑھنے سے دین و ایمان جان و مال، اولاد سب محفوظ رہتے ہیں۔

بِسْمِ اللهِ عَلٰى دِيْنِي، بِسْمِ اللهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَ وَلَدِيْ وَ اَهْلِيْ وَ مَالِي

****

جمادی الثانی

اسلامی سال کے چھٹے مہینے کا نام جمادی الثانی یا جمادی الاخر ہے۔اس ماہ سن 12ھ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے قبیلہ بنی اسد اور قبیلہ غطفان کے مرتدین سے جنگ کرنے کے لئے حضرت خالد بن ولیدؓ کو لشکر کا امیر بنا کر بھیجا۔اس ماہ کی 22 تاریخ سن 13ھ کو خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ کا وصال مبارک ہوا۔اس ماہ کی 22 تاریخ کو ہی سہ شنبہ کے دن حضرت عمر فاروق اعظمؓ خلیفہ منتخب ہوئے۔یہ بہت بابرکت مہینہ ہے۔اس ماہ چاند دیکھنے کے بعد سورہ مدثر پڑھ کر دعا کریں۔

پہلی شب:

اس ماہ کی پہلی شب نماز مغرب کے بعد 15 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں، ایک مرتبہ سورہ فلق ایک مرتبہ سورہ والناس پھر سجدے میں جا کر تین مرتبہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پھر بارگاہ الٰہی میں حاجت طلب کریں اور دعا مانگیں۔پہلی شب عشاء کی نماز کے بعد 2 رکعت نماز نوافل ادا کریں پھر جتنا قرآن پاک پڑھ سکتے ہیں پڑھیں۔اس کے بعد ایک 100 مرتبہ استغفار اور 100 مرتبہ درود پاک پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔

دسویں شب:

اس ماہ کی دسویں شب کو بارہ رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھیں کہ ہر رکعت میں لِاِیْلٰفِ قریش پڑھیں۔2,2 کر کے ادا کریں نماز سے فارغ ہونے کے بعد سورہ یوسف تلاوت کریں۔انشاء اللہ مفلسی تنگدستی دور ہو جائے گی اور سارا سال آفات و بلیات سے محفوظ رہیں گے۔تنگی و غربت نہ آئے گی۔۔

اکیسویں شب:

اس ماہ کی اکیسویں شب سے آخیری تاریخ تک بلاناغہ عشاء کی نماز کے بعد 20 رکعت نماز دو دو کر کے اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک ایک مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔بے حد ثواب ہے۔

نفل روزہ:

جمادی الثانی کی آخیری تاریخ روزہ رکھنا واسطے استقبال رجب افضل ہے۔

****

رجب المرجب

یہ اسلامی سال کا ساتواں مہینہ ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" رجب اللہ کا مہینہ ہے شعبان میرا اور رمضان میری امت کا"۔(الموضوعات لابن الجوزی)

حضرت ماذنیؒ نے حضرت امام حسینؓ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" رجب کے روزے رکھا کرو کیونکہ رجب کے روزے بارہ گاہ الٰہی کی طرف ایک توبہ ہے"۔

حضور اکرم کا ارشاد ہے:" پانچ راتیں ایسی ہیں کہ جن میں اللہ اپنے بندے کی دعا کو رد نہیں کرتا، ماہِ رجب کی پہلی رات، ماہِ شعبان کے وسط کی رات، جمعہ کی رات، عید الفطر کی رات اور قربانی کی رات"۔(السید احمد الہاشمی، مختار الاحادیث النبویہ والحکم المحمدیہ حدیث نمبر 568.)

شیخ امام ہبۃ اللہ نے ہمیں حضرت حسن بن عبداللہؒ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی، وہ اپنی سند کے ساتھ حضرت علاء بن کثیرؒ سے اور وہ حضرت مکحولؒ سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابودرداؓ سے رجب کے روزوں کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا" تم نے ایسے مہینے کے بارے میں پوچھا کہ دور جاہلیت کے لوگ دور جاہلیت میں بھی اس کی تعظیم کیا کرتے تھے اور اسلام نے اس کی فضیلت اور تعظیم میں اور اضافہ کر دیا ہے"۔

اس ماہ میں روزوں کا بے حد ثواب ہے۔ ماہ رجب کی کسی بھی تاریخ کو ظہر یا مغرب یا عشا کے بعد سورہ کہف، سورہ یٰسین، سورہ حٰم، سورہ دخان، سورہ المعارج ایک ایک مرتبہ پڑھنے سے خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کا قول ہے" نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے رمضان المبارک کے علاوہ رجب اور شعبان کے سوا کسی اور ماہ کے پورے روزے نہیں رکھے"۔

رجب توبہ کا مہینہ ہے، شعبان محبت کا اور رمضان قرب الٰہی کا۔ رجب ایسا مہینہ ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نیکیاں دو چند کر دیتا ہے۔ شعبان کے مہینے میں اللہ تعالیٰ برائیوں کو دور کرتا ہے۔ اور رمضان عطا و اعزاز کا مہینہ ہے۔

سورہ اخلاص:

ماہ رجب میں کسی بھی تاریخ کو سورہ اخلاص ایک ہزار مرتبہ پڑھنے کا بے حد ثواب ہے۔

رجب کے مہینے کا ورد:

رجب کے مہینے میں چلتے پھرتے استغفار کا ورد کریں

اَستَغفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ط

رجب کا چاند دیکھ کر سورہ "شعراء" پڑھنی ہے۔

رجب کا پہلا دن:

رجب کے پہلے دن طلوع آفتاب کے بعد غسل کریں اور دس رکعت نفل نماز اس طرح پڑھیں کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کی بعد ایک مرتبہ سورہ کافرون اور تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کلمہ توحید پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَ لَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لَا یَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدِ

انشاءاللہ پڑھنے والے کے نامہ اعمال میں عظیم ثواب لکھا جائے گا۔ ہر حاجت پوری ہوگی۔ جو کوئی یہ چاہے کہ اس کی ہر حاجت پوری ہو جائے تو وہ رجب کے مہینے میں یہ عمل کرے کہ جو حضرت علیؓ نے حضرت اویس کرنیؒ سے سنا تھا۔ تیسری، چوتھی اور پانچویں اور ایک روایت کے مطابق، تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں اور ایک روایت کے مطابق تیسویں، چوبیسویں، پچیسویں، چھبیسویں تاریخ کو روزے رکھے۔ چاشت کے وقت ہر روز غسل کرے اور بغیر کسی سے کوئی کلام کئے زوال سے قبل 12 رکعت نفل، 4,4 کر کے پڑھے اور چار رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد جو سورت آتی ہو پڑھے اور سلام کے بعد ستر مرتبہ پڑھے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ

دوسری چاروں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ نصر پڑھے اور اسلام کے بعد پڑھے۔

اِنَّکَ اَقْوٰی مُعِیْنٍ وَ اَھْدٰی دَلِیْلٍ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

تیسری چار رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں اور سلام کے بعد ستر مرتبہ سورہ ''الم نشرح'' پڑھیں اس کے بعد اپنا دائیاں ہاتھ سینے سے اتار کر سجدہ کریں اور سجدے کی حالت میں جو بھی جائز حاجت ہو اس کے لئے بارہ گاہ الٰہی سے دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ دعا قبول ہوگی۔

رجب کی پہلی جمعرات:

رجب کے مہینے میں (نو چندی جمعرات کو) پہلی جمعرات کو عبادت کا بے حد ثواب ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "اس ماہ میں خاص طور پر مغفرت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ میں انبیاء کرام کی دعاؤں کو قبول فرمایا ہے۔ اور اس ماہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کو دشمنوں سے رہائی عطا فرمائی ہے۔ جس نے اس ماہ کے روزے رکھے تو اس نے اللہ تعالیٰ کے ذمہ تین چیزیں واجب کر لیں 1) گزشتہ گناہوں کی معافی 2) آئندہ عمر میں ہونے والے گناہوں سے بچاؤ اور 3) تیسرے یہ کہ روز قیامت پیاسے ہونے کا خطرہ باقی نہ رہے گا"۔ یہ سن کر ایک بوڑھا شخص کھڑا ہوا اور عرض کی" یا رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ میں بڑھاپے اور ضعف کی وجہ سے پورے ماہ کے روزے نہیں رکھ سکتا"۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "اول تاریخ کا روزہ رکھ لو۔ درمیانی تاریخ کا روزہ رکھ لو اور آخیری تاریخ کا روزہ رکھ لو۔ تمہیں پورے مہینے کے روزوں کا ثواب مل جائے گا۔ کیونکہ اس ماہ میں ہر نیکی کا ثواب دس گناہ ہے۔ رجب کے پہلے جمعۃ المبارک کی شب سے غفلت نہ کرنا کیونکہ یہ شب ایسی ہے کہ ملائکہ اس شب کو لیلتہ الرغائب (یعنی مقاصد کی شب) کہتے ہیں جب اس رات کی پہلی تہائی گزر جاتی ہے تو آسمانوں اور زمینوں میں کوئی فرشتہ ایسا باقی نہیں رہتا جو خانہ کعبہ یا اطراف کعبہ میں جمع نہ ہو جائے۔ اس وقت پروردگار عالم تمام فرشتوں کو اپنے دیدار سے مشرف کرتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے " مجھ سے مانگو جو چاہو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ یا رب ہماری عرض یہ ہے کہ رجب کے روزہ داروں کو بخش دے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے ان کو بخش دیا"۔

اس کے بعد حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" جس نے رجب کی پہلی جمعرات کا روزہ رکھا اور یہ روزہ افطار کرنے کے بعد مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان بارہ رکعتیں اس طرح سے پڑھیں کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ قدر یا بارہ مرتبہ سورہ اخلاص اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیریں اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستر مرتبہ درود شریف پڑھو، درود شریف پڑھ کر سجدے میں چلے جائیں اور سجدے میں ستر مرتبہ

سُبُّوْحٌ ''قُدُّوْس'' رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْح

پڑھ کر سجدے سے سر اٹھایا اور ستر مرتبہ یہ دعا پڑھیں

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ تَجَاوَزْ عَنَّا نَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْاَعْظِیْمُ

یہ دعا پڑھنے کے بعد پہلے سجدہ کی طرح دوسرا سجدہ کیا اور سجدے کی حالت ہی میں اللہ تعالیٰ سے مراد مانگی تو اس کی مراد پوری کر دی جائے گی"۔ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو بندہ یہ نماز پابندی سے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ خواہ وہ سمندر کی جھاگ، ریت کے ذرات کے برابر یا پہاڑوں کے ہم وزن ہوں یا بارش کے قطروں اور درختوں کے پتوں کے برابر گنتی میں ہوں۔ قیامت کے روز اپنے گھر کے (یعنی اپنے خاندان کے) سات سو افراد کے حق میں اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ اور جب قبر میں اس کی پہلی رات ہوگی تو اس نماز کا ثواب اچھی شکل اور فصیح زبان کے ساتھ اسکے سامنے آئے گا اور اسے کہے گا" اے میرے پیارے تجھے خوشخبری ہو یقینا تو ہر سختی اور شدت سے نجات میں رہے گا"۔ وہ شخص پوچھے گا" تو کون ہے؟ میں نے تیرے چہرے سے زیادہ خوبصورت کوئی چہرہ نہیں دیکھا، تیری خوش کلامی سے زیادہ کسی کا کلام نہیں پایا اور نہ تیری خوشبو سے بڑھ کر کسی کی خوشبو سونگھی"۔ وہ جواب دے گا ''اے میرے پیارے میں تیری اس نماز کا ثواب ہوں جسے تو نے فلاں فلاں سال اور فلاں مہینے میں پڑھا تھا۔ آج میں اس لئے آیا ہوں کہ تیری مراد پوری کروں اور تیری تنہائی کا ساتھی بنوں اور تجھ سے وحشت کو دور کروں۔ جب قیامت کے دن صور پھونکا جائے گا تو محشر کے عرصے میں، میں تیرے سر پر سایہ کروں گا۔ پس تو خوش ہو جا کہ تو اپنے آقا کی جانب سے کبھی اپنی نیکی کو ضائع نہیں دیکھے گا (یعنی تیری کوئی نیکی ضائع نہیں ہوگی)"۔

ایک روایت میں ہے" جب رجب کے پہلے جمعہ کی ایک تہائی شب گزرتی ہے تو کوئی فرشتہ باقی نہیں رہتا مگر سب رجب کے روزے داروں کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں"۔ (غنیۃ الطالبین)

رجب کی پندرھویں شب:

رجب المرجب کی پندرھویں شب کو عبادت الٰہی کرنا بے شمار فیوض و برکات کے حصول کا باعث ہے چاہئے کہ رات کو نماز عشاء کے بعد دس رکعت نماز نفل دو دو کر کے اس طرح پڑھیں کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تیس تیس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد 100 مرتبہ استغفار پڑھیں، اسی طرح اگر کوئی پندرھویں شب آدھی رات کے وقت دس رکعت نماز نفل دو دو کر کے اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ آیت الکرسی اور پانچ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو اسے دس شہیدوں اور دس حج کا ثواب ملے گا۔

پندرھواں دن:

اس ماہ کا پندرھواں دن بہت بابرکت ہے جو شخص چاشت کے وقت 10 رکعت نماز نفل دو دو کر کے اس طرح پڑھے کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ اخلاص ایک مرتبہ سورہ فلق اور ایک مرتبہ سورہ الناس پڑھیں اور تمام نوافل کی ادائیگی کے بعد 100 مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اپنے گناہوں کی معافی اور قیامت تک کے لئے دنیا کی عافیت اور روز محشر کی عافیت اور بغیر حساب کتاب کے جنت میں جانے کی دعا کریں۔ یعنی دین و دنیا کی عافیت طلب کریں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔

ستائیس رجب کا روزہ:

27 رجب کے روزے کی بڑی فضیلت ہے۔ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ نے اپنی تصنیف ''غنیۃ الطالبین'' میں ایک روایت نقل فرمائی ہے جس کے راوی حضرت ابو سلمہؓ ہیں اور حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ سے نقل کی گئی ہے کہ

1۔ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا "رجب کے مہینے میں ایک دن اور ایک شب ایسی ہے کہ اگر اس دن کا کوئی روزہ رکھے اور اس شب کو عبادت کرے تو اس کو ایک سو برس کے روزہ رکھنے والے اور ایک سو برس کی راتوں میں عبادت کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔ یہ وہ شب ہے جس کے بعد رجب کی تین راتیں رہ جاتی ہیں اور یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کو رسالت عطا فرمائی"۔

2۔ ستائیسویں رجب کو روزہ رکھنے کی فضیلت کے ضمن میں ایک اور روایت حضرت ابو ہریرؓ سے مروی ہے کہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "جس نے ستائیسویں رجب کا روزہ رکھا اس کو ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب عطا ہوگا۔ اس روز حضرت جبرائیلؑ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ اقدس میں رسالت لے کر نازل ہوئے"۔

3۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ ستائیسویں رجب کو حضرت عبداللہ بن عباسؓ اعتکاف میں بیٹھ جاتے اور نماز ظہر کے بعد نوافل ادا فرماتے تھے۔ نماز کے بعد 4 رکعت اس طرح پڑھتے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ قدر اور پچاس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھتے تھے پھر عصر تک دعاؤں میں مشغول رہتے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کا یہی معمول تھا۔

4۔ شب معراج بھی رجب کی ستائیسویں شب ہے۔ اس لئے اس رات کو بارہ رکعت نماز نفل 4,4 کر کے اس طرح پڑھیں کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد 100 مرتبہ تیسرا کلمہ 100 مرتبہ استغفار اور 100 مرتبہ درود شریف پڑھیں اور دعا کریں انشاءاللہ دعا قبول ہوگی۔

5۔ رجب کی ستائیسویں رات کی شب کو نماز عشاء کے بعد چھ رکعت نماز اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص سات مرتبہ پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنی دلی مراد مانگیں انشاءاللہ تمام حاجات پوری ہو جائیں گی۔

6۔ **سو رکعت نماز:** رجب کی ستائیسویں شب کو نفل نماز پڑھنے کی فضیلت اور ثواب کے بارے میں حضرت بابا فرید گنج شکرؒ فرماتے ہیں کہ رجب کے مہینے کی ستائیسویں شب میں سو رکعت نماز نفل پڑھنی منقول ہے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر سجدہ ریز ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔ حاجت طلب کریں۔ انشاءاللہ تمام حاجات پوری ہوں گی۔ حضرت بابا فرید گنج شکر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ سے یہ سنا ہے کہ آج کی شب رحمت کی شب ہے (شب معراج)۔

جو کوئی اس شب کو زندہ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کی بے حساب رحمت سے محروم نہ ہوگا۔ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آج کی شب 70 ہزار ملائکہ نور کے طباق لئے ہوئے زمین پر نازل ہوتے ہیں اور ہر گھر میں جاتے ہیں۔ جس گھر میں جو شخص شب بیدار اور گناہوں سے دور ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوتا ہے کہ وہ نور کے طباق اس پر نثار کردیں۔ یہ بیان کرتے ہوئے حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمایا افسوس کہ انسان اپنے آپ کو اس نعمت سے محروم رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بے بہا عطا سے غفلت میں رہتے ہیں۔

ستائیسویں شب کی ایک اور عبادت

اس ماہ کی ستائیسویں شب کو بارہ رکعت نماز تین سلام سے پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے پہلی چار رکعتوں میں الحمد کے بعد تین تین بار سورہ قدر بعد از سلام ستر مرتبہ یہ پڑھیں

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْن

اس کے بعد چار رکعت نفل میں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورہ اخلاص پڑھیں اور سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ سورہ ''النصر'' پڑھیں اور سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ　　لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْن　پڑھیں۔

اس کے بعد 4 رکعت نماز نفل میں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورہ اخلاص پڑھیں اور سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ سورۃ ''الم نشرح'' پڑھیں۔ اس کے بعد دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر دعا ہر حاجت پوری فرمائیں گے۔

تین روزے:

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا " جس نے ماہ حرام میں (حرمت والے مہینے میں) تین روزے رکھے اس کے لئے نو برس کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا"۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں " اگر میں نے حضور پاک خاتم النبیین ﷺ سے یہ بات نہ سنی ہو تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں"۔

ماہ رجب کی نفلی عبادات:

رجب المرجب کے ماہ میں تیس رکعتیں پڑھنے کے بارے میں ایک حدیث پاک کے حوالے سے حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ اپنی تصنیف ''غنیۃ الطالبین'' میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ''اے سلمانؓ رجب کا چاند طلوع ہوگیا ہے اگر اس ماہ میں کوئی مومن مرد یا عورت تیس رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین بار سورہ کافرون اور تین بار سورہ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اس کو پورا ماہ روزے رکھنے والوں کے برابر ثواب عطا کرتا ہے۔ آئندہ سال تک نماز پڑھنے والوں میں شمار کرتا ہے۔ ہر دن اس کو شہدا بدر میں سے ایک شہید کا عمل لکھا جاتا ہے۔ ہر روزے کے بدلے میں اس کے لئے ایک سال کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور ایک ہزار درجے بلند کئے جاتے ہیں۔ اگر وہ پورے ماہ روزے رکھے اور یہ نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے نجات عطا فرمائیں گے۔ اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی اور وہ اللہ تعالیٰ کی جوارِ رحمت میں ہوگا"۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے اس کی خبر دی ہے اور فرمایا ہے " یہ (نماز) تمہارے (مسلمانوں کے) درمیان اور مشرکین اور منافقین کے درمیان فرق کرنے والی نماز ہے اس لئے کہ مشرکین اور منافقین یہ نماز نہیں پڑھتے "۔ حضرت سلمانؓ نے فرمایا " یارسول اللہ خاتم النبیین ﷺ مجھے اس نماز کے پڑھنے کا طریقہ اور وقت بتایئے"۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا " اے سلمان تو اس ماہ کے شروع میں دس رکعتیں ادا کر، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ کافرون تین بار اور سورہ اخلاص تین بار پڑھ، سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ کلمات پڑھ، یہ دعا پڑھ کر دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لو۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ ○

ترجمہ:　اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہی مالک اور تعریف کے لائق ہے وہی زندہ رکھتا اور وہی موت دیتا ہے وہ خود ہمیشہ سے ہے اسے کبھی موت نہیں آتی نیکی اسکے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جس کو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ تو نہ دے کوئی نہیں دے سکتا اور کسی کوشش کرنے والے کو تیری طرف سے کوشش نفع نہیں دے سکتی "۔

اور مہینے کے درمیان میں 10 رکعت اس طرح پڑھیں کہ ایک مرتبہ سورہ فاتحہ، تین تین بار سورہ کافرون اور اخلاص، پھر دونوں ہاتھ کو آسمان کی طرف اٹھا کر یہ پڑھے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا اس بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِلٰھًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِتْرًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا ۝

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی مالک اور حمد وستائش کے لائق ہے وہی زندہ رکھتا اور موت دیتا ہے وہ خود زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی، بھلائی اس کے قبضہ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ایک معبود ہے، بے نیاز ہے تنہا ہے نہ اس کی بیوی ہے اور نہ اولاد۔(اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو چہرے پر پھیرلو۔) اور مہینے کے آخیر میں دس رکعت اس طرح پڑھے کہ ایک مرتبہ سورہ فاتحہ تین تین بار سورہ کافرون اور اخلاص پھر دونوں ہاتھ کو دعا کی شکل میں آسمان کی طرف اٹھائے اور یہ پڑھے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَصَلَّی اللّٰہُ علی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہی ہے اور وہی تعریف کے لائق ہے۔ اس کے قبضہ قدرت میں بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہمارے سردار حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ پر اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی پاکیزہ آل پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ گناہوں کو دور کرنے اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ بلند وبرتر کی طرف سے ہے۔

اس کے بعد اپنی حاجت کا سوال کریں۔ اللہ تعالیٰ دعا قبول فرمائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے اور جہنم کے درمیان ستر خندقیں حائل کردے گا۔ ہر خندق آسمان وزمین کے درمیان مسافت کے برابر ہوگی۔ ہر رکعت کے بدلے ایک ہزار رکعت کا ثواب لکھا جائے گا۔ تمہارے لئے جنت واجب ہوگی اور جہنم سے آزادی کی پروانہ اور پل صراط سے آسانی سے گزرنا لکھا جائے گا"۔ حضرت سلیمانؓ فرماتے ہیں "نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اس بیان سے فارغ ہوئے تو سجدے میں گر گئے اور روتے ہوئے سجدہ شکر بجالائے اور جب سے میں نے اس کثرت ثواب کے بارے میں سنا تو اس پر عمل پیرا ہوا"۔(غنیۃ الطالبین)

ماہ رجب کا احترام

رجب کے پورے مہینے کی بڑی فضیلت ہے اس ماہ کے احترام میں رب تعالیٰ کی اطاعت کرنے کے ضمن میں امام غزالیؒ اپنی تصنیف ''مکاشفۃ القلوب'' میں لکھتے ہیں کہ بیت المقدس میں ایک عورت رجب مبارک کے ہر دن میں بارہ ہزار مرتبہ سورہ اخلاص پڑھا کرتی تھی اور اس ماہ میں اونی لباس زیب تن کیا کرتی تھی ایک مرتبہ وہ بیمار ہوئی تو اس نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ اسے بکری کی اون سے بنے ہوئے لباس سمیت دفن کیا جائے لیکن جب اس عورت کا انتقال ہوا تو اس کے بیٹے نے اسے بہت ہی اچھے کپڑوں کا کفن پہنایا۔ رات کے وقت اس نے خواب میں اپنی ماں کو دیکھا وہ کہہ رہی تھی کہ میں تجھ سے خوش نہیں ہوں کیونکہ تو نے میری وصیت کے خلاف کیا ہے۔ وہ گھبرا کر اٹھا اپنی والدہ کے لباس کو اٹھایا تاکہ اس کو بھی قبر میں دفن کر کے آئے۔ اس نے جا کر اپنی ماں کی قبر کو کھودا، لیکن اسے قبر میں کچھ بھی نہ ملا وہ حیران ہوا ادھر ادھر دیکھ ہی رہا تھا کہ اسے ایک آواز سنائی دی کہ تجھے معلوم نہیں کہ جس نے رجب میں ہماری اطاعت کی ہم اسے تنہا اور اکیلا نہیں چھوڑتے۔

****

واقعہ معراج

واقعہِ معراج، پیغمبرِ اسلام کے اِن واقعات میں سے ہے جنہیں دنیا میں سب سے زیادہ شہرت حاصل ہوئی۔ عام روایت کے مطابق یہ واقعہ ہجرت سے تقریباً ایک سال پہلے ستائیس رجب کی رات کو پیش آیا۔ اِس کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے اور حدیث شریف سے بھی ثابت ہے۔

☆ قرآن پاک بتاتا ہے کہ معراج کس غرض کے لیے ہوئی؟

☆ حدیث شریف یہ بتاتی ہے کہ معراج کس طرح ہوئی؟ اور اس سفر میں کیا واقعات پیش آئے؟۔

آپ خاتم النبیین ﷺ کو منصبِ پیغمبری پر سرفراز ہوئے 21 سال گزر چکے تھے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی عمر اُس وقت 52 برس تھی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ اپنی چچازاد بہن اُمِّ ہانی کے گھر پر سو رہے تھے (دوسری روایت کے مطابق خانہ کعبہ میں تھے) کہ یکا یک حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آ کر آپ خاتم النبیین ﷺ کو جگایا، نیم خفتہ و نیم بیداری کی حالت میں اُٹھا کر آپ خاتم النبیین ﷺ کو زم زم کے پاس لے گئے، آپ خاتم النبیین ﷺ کا سینہ چاک کیا اور اُس کو زم زم کے پانی سے دھویا۔ پھر اُسے علم، بُردباری، دانائی اور یقین سے بھر دیا، پھر آپ خاتم النبیین ﷺ کو سواری کے لیے ایک جانور پیش کیا گیا جس کا رنگ سفید اور قد خچر سے چھوٹا تھا، وہ برق کی رفتار سے چلتا تھا۔ اس مناسبت سے اُس کا نام بُراق تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ بُراق پر سوار ہوئے اور بیت المقدس پہنچے، وہاں اُن تمام پیغمبروں کو پایا جو ابتدائے آفرینش سے اُس وقت تک دنیا میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے پہنچتے ہی نماز کے لیے صفیں بن گئیں۔ سب منتظر تھے کہ امامت کون کرواتا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ خاتم النبیین ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھا دیا اور آپ خاتم النبیین ﷺ نے سب کو نماز پڑھائی۔ پھر آپ خاتم النبیین ﷺ بُراق پر سوار ہوئے اور سفرِ معراج شروع ہوا۔ اس پورے سفر میں کل چار مرحلے ہیں۔

(1) پہلا مرحلہ ایک مسجد سے دوسری مسجد تک (مسجد کعبہ سے مسجد اقصیٰ تک)۔ (2) دوسرا مرحلہ مسجد اقصیٰ سے پوری خلا تک، پھر عرشِ معلیٰ تک۔

(3) عرشِ معلیٰ سے سدرۃ المنتہیٰ تک۔ (4) سدرۃ المنتہیٰ سے لامکاں تک۔

شبِ معراج میں اللہ تعالیٰ نے رسول خاتم النبیین ﷺ کو تمام انبیاء علیہ السلام سے ملاقات کا شرف بخشا۔ پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام، دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام، تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام، چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام، پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔

سدرۃ المنتہیٰ پر جا کر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اِس مقام سے آگے مَیں نہ جاسکوں گا کیونکہ میرے نور میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ آگے والے نور کو برداشت کر سکے۔ حالانکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نور سے بنے ہیں، لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات کامل نور ہے، اس لیے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آگے والے نور کو برداشت کرنے کی طاقت مجھ میں نہیں ہے۔

براق جمع برق۔ براق پیکرِ نور ہے، وہ ایک روشنی نہیں بلکہ لاکھوں روشنیوں کا پیکر تھا، لیکن وہ بھی وہاں جا کر رُک گیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام منبع نور ہیں، اِن کا نور تمام فرشتوں سے زیادہ ہے، وہ بھی وہاں رُک گئے، وہاں سے آپ خاتم النبیین ﷺ کا چوتھا سفر شروع ہوا۔ وہاں سے آپ خاتم النبیین ﷺ کو رَف رَف نامی سبز رنگ کے ایک نوری تخت پر سوار کیا گیا۔ رَف رَف ایک مقام پر جا کر رُک گیا اور آپ خاتم النبیین ﷺ کو اگلے سفر کے لیے نور کا ایک بقع بھیجا گیا۔ اِس بقع نور میں آپ خاتم النبیین ﷺ کو مقام "دنا" تک پہنچایا گیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو قُرب کی دولت میسر ہوئی تو بطور درباری آداب کے آپ خاتم النبیین ﷺ نے عرض کیا:

اَلتَّحِيَاتُ لِلّٰهِ وَ لصَّلَوَاتُ وَ الطَّيِّبَاتُ

ترجمہ " تمام **قولی** عبادتیں، تمام **بدنی** عبادتیں، اور تمام **مالی** عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں "۔

اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ

ترجمہ "اے نبی آپ خاتم النبیین ﷺ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں"۔

محبوبِ خُدا نے تین کلمات ادا کیے تھے، تو اُن کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے تین کلمات ارشاد فرمائے۔

لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سلام کے جواب میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

"اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْن۔"

گویا آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس موقع پر بھی اُمتیوں کو یاد رکھا اور سلام میں تمام انبیاء علیہ السلام، اولیاء کرام رحمۃ اللہ، نیک لوگ اور گناہگار اُمتیوں کو بھی شامل کر لیا۔ جب محبوب خُدا خاتم النبیین ﷺ نے اپنی شفقت اور کرم سے اللہ تعالیٰ کے سلام میں اپنے ساتھ سب کو شریک کر لیا تو حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کے اِس خلقِ عظیم اور کرم عظیم سے بہ الہام خُداوندی متاثر ہو کر ساتوں آسمان کے فرشتوں میں سے ہر ایک نے اور ساتوں آسمان سے اوپر والے فرشتوں میں سے ہر ایک نے کہا (اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ)

ترجمہ "مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سِوا کوئی معبود نہیں، اور مَیں گواہی دیتا ہوں کہ محمد خاتم النبیین ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔"

اِس کے بعد بارگاہِ الٰہی سے ہمکلامی میں خاص عطیات ملے۔ (تین طرح کا علم، نماز، سورۃ بقرہ کی آخری آیات)

تین طرح کا علم:

1۔ ایک علم وہ تھا جو صرف اور صرف حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کے لیے خاص تھا۔ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کے سوا کوئی اور شخص اس علم کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔

2۔ دوسرا علم حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کو ایسا عطا کیا جس کے متعلق حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کو اختیار دے دیا کہ جسے وہ چاہیں اور جتنا چاہیں دے دیں۔ یہ علم طریقت ہے۔

3۔ تیسرا علم حضور پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ عطا ہوا جس کو کائنات میں عام کر دیا گیا۔ یہ علم شریعت ہے۔

ذاتی ولایت سے سرفراز کرنے کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ کو تمام آسمانوں کا تفصیلی مشاہدہ کرایا گیا۔

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ کا تعارف فرشتوں اور انسانی ارواح کی بڑی بڑی شخصیتوں سے ہوا، اِن میں نمایاں شخصیت ایک بزرگ کی تھی، جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ "یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں"، اِن کے دائیں بائیں بہت سے لوگ تھے، حضرت آدم علیہ السلام اپنے دائیں جانب دیکھتے تو بہت خوش ہوتے اور اپنے بائیں جانب دیکھتے تو روتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا! "اے جبرائیل علیہ السلام یہ کیا ماجرا ہے"؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ "یہ نسلِ آدم ہے، حضرت آدم علیہ السلام اپنی نسل کے نیک لوگوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور بُرے لوگوں کو دیکھ کر روتے ہیں"۔

☆ ایک جگہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے دیکھا کہ کچھ لوگ کھیتی کاٹ رہے ہیں، وہ جتنی کھیتی کاٹتے ہیں وہ اُتنی ہی بڑھتی جاتی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا "یہ کون لوگ ہیں"؟ بتایا گیا "یہ جہاد کرنے والے ہیں"۔

☆ ایک جگہ پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے دیکھا کہ کچھ لوگوں کے سر پتھروں سے کچلے جا رہے ہیں، آپ خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا "یہ کون لوگ ہیں"؟ بتایا گیا "یہ وہ لوگ ہیں جن کی سرگرانی انہیں نماز کے لیے اُٹھنے نہیں دیتی تھی"۔

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ جانوروں کی طرح گھاس کھا رہے ہیں، آپ خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا "یہ کون ہیں"؟ کہا گیا "یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال سے زکوٰۃ اور خیرات کچھ نہ دیتے تھے"۔

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ لکڑیوں کا ایک گھٹا اُٹھانے کی کوشش کر رہا ہے اور جب یہ اُٹھتا نہیں تو کچھ اور لکڑیاں اِن میں شامل کر لیتا ہے، آپ خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا "یہ کون احمق ہے"؟ کہا گیا "یہ اُس شخص کی مثال ہے کہ اِس پر امانتوں اور ذمہ داریوں کا اتنا بوجھ تھا کہ اُٹھائے نہیں اُٹھتا تھا مگر یہ اُن کو کم کرنے کی بجائے ذمہ داریوں کا بوجھ اور بڑھاتا جاتا تھا"۔

☆ پھر دیکھا کہ کچھ لوگوں کے ہونٹ اور زبانیں قینچیوں سے کاٹے جا رہے ہیں۔ بتایا گیا "یہ غیر ذمہ دار مقرر ہیں، جو اپنی زبانوں سے فتنے برپا کیا کرتے تھے"۔

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ نے کچھ لوگ دیکھے کہ اُن کا آدھا دھڑ خوبصورت اور آدھا دھڑ بدصورت تھا، بتایا گیا "یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کچھ نیکیاں اور کچھ بدیاں کیں"۔

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک جگہ دیکھا کہ ایک پتھر سے ذرا سا شگاف ہے اور اس میں سے ایک بڑا سا بیل نکل آیا، پھر وہ بیل اِسی شگاف میں واپس جانے کی

کوشش کر رہا ہے لیکن نہیں جا سکتا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا"یہ کیا معاملہ ہے"؟ بتایا گیا"یہ اُس شخص کی مثال ہے، جو چھوٹے منہ سے بہت بڑی بات نکال دیتا ہے(فتنہ کی) اور پھر اس کی تلافی کرنا چاہتا ہے، لیکن نہیں کر سکتا"۔

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک مقام پر کچھ لوگ دیکھے، جو اپنا ہی گوشت کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے، پوچھا"یہ کون ہیں"؟ بتایا گیا"یہ وہ لوگ ہیں جو طعنہ دیتے ہیں اور طنز کیا کرتے ہیں"۔

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ نے دیکھا کہ کچھ لوگوں کے ناخن تانبے کے تھے، وہ اپنے گالوں اور سینوں کو نوچ رہے تھے، بتایا گیا"یہ چغل خور ہیں"۔

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ نے کچھ اور لوگ دیکھے جن کے ہونٹ اونٹوں سے مشابہ تھے اور وہ آگ کھا رہے تھے۔ پوچھا"یہ کون ہیں"؟ کہا گیا"یہ یتیموں کا مال کھانے والے ہیں"۔

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ نے دیکھا کہ کچھ لوگ ہیں جن کے بڑے بڑے پیٹ سانپوں سے بھرے ہوئے ہیں، آنے جانے والے ان کو روندر ہے ہیں، مگر وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتے، آپ خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا"یہ کون لوگ ہیں"؟ بتایا گیا"یہ سود خور ہیں"۔

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ نے دیکھا کہ ایک آدمی کے ہاتھ میں لوہے کا آنکڑا ہے اور وہ ایک شخص کے منہ میں آنکڑا ڈال کر کھینچتا ہے، بتایا گیا"یہ جھوٹ بولنے والا ہے"

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ کو کچھ اور لوگ نظر آئے جن کی ایک جانب نفیس اور چکنا گوشت اور دوسری جانب سڑا ہوا اور بدبودار گوشت رکھا ہوا تھا۔ وہ لوگ نفیس گوشت کو چھوڑ کر سڑا ہوا گوشت کھا رہے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا"یہ کون بیوقوف لوگ ہیں"؟ بتایا گیا"یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے حلال بیویوں کے ہوتے ہوئے حرام سے اپنی خواہش نفس پوری کی"۔

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ نے دیکھا کہ کچھ عورتیں اپنی چھاتیوں کے بل لٹک رہی ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا"یہ کون ہیں"؟ بتایا گیا"یہ وہ عورتیں ہیں جنہوں نے اپنے خاوندوں کے سر وہ بچے منڈ دیئے تھے جو اِن کے نہیں تھے"۔

اِس کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ نے جہنم دیکھنے کی خواہش کی تو، جہنم تمام تر ہولناکیوں کے ساتھ سامنے آ گئی، بتایا گیا"جہنم کے سات طبقات ہیں، ہر طبقہ پہلے طبقے سے ستر کروڑ گنا زیادہ گرم ہے۔ مثلاً سب سے آخری طبقہ میں منافق، پھر اُس سے اُوپر کافر، پھر صابی، پھر ابلیس۔ سب سے اوپر والے طبقے میں جو دنیا کی آگ سے ستر کروڑ گنا زیادہ گرم ہے"، یہاں پہنچ کر جبرائیل علیہ السلام خاموش ہو گئے، آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا"یہاں کون لوگ آئیں گے"؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا:"یا رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ! یہاں آپ خاتم النبیین ﷺ کی اُمت کے وہ لوگ آئیں گے جو بغیر توبہ کیے مر جائیں گے"۔

پیشئ خُداوندی سے واپسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے رُوداد سُن کر فرمایا!"مجھے بنی اسرائیل کا تجربہ ہے اور اندازہ ہے کہ تمہاری اُمت 50 نمازوں کی پابندی نہیں کر سکتی، جایئے اور کمی کے لیے عرض کیجئے"۔ آپ خاتم النبیین ﷺ واپس گئے اور اللہ تعالیٰ نے 10 نمازیں ترک کر دیں، پلٹے تو پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر کمی کے لیے کہا، آپ خاتم النبیین ﷺ بار بار جاتے رہے اور ہر بار 10 نمازیں کم کرواتے رہے، اور آخر میں آپ خاتم النبیین ﷺ گئے تو اللہ تعالیٰ نے 5 نمازیں اور کم کر دیں۔ اب پانچ نمازیں رہ گئیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ بھی زیادہ ہیں، لیکن آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا"اب مجھے حیا آتی ہے"۔ بتایا گیا"جو شخص ان پانچ نمازوں کو ادا کرے گا تو اُسے 50 نمازوں کے برابر ثواب ملے گا"۔ (یعنی جو یہ پانچ نمازیں پڑھے گا تو اُس کو 50 کا ثواب ملے گا، اور جو 4 نمازیں پڑھے گا تو اُسے 4 نمازوں کا ہی ثواب ملے گا)۔

آپ خاتم النبیین ﷺ پیشئ خُداوندی سے نیچے اُترے اور بیت المقدس پہنچے تمام لوگ نماز کے لیے تیار تھے، آپ خاتم النبیین ﷺ نے نماز پڑھائی۔ پھر براق پر سوار ہوئے اور مکہ پہنچ گئے۔

مالک الملک کے عرشی مہمان! جب معراج سے واپس آئے تو ہر چیز ویسی حالت میں تھی جیسے چھوڑ کر گئے تھے، حتیٰ کہ بستر مبارک گرم تھا، وضو کا پانی بہہ رہا تھا، حجرے کی زنجیر ہل رہی تھی۔ اس بات کا اندازہ نہیں ہو سکتا کہ فی الحقیقت آپ خاتم النبیین ﷺ کو معراج میں کتنا عرصہ لگا، ہاں ایک مشہور قول کے مطابق اٹھارہ سال کے عرصے تک نظام عالم میں سکوت رہا۔

گو جدید اور قدیم فلسفہ میں منہمک اور روشن خیال لوگ اِس کو بعید از عقل کہتے ہیں، مگر معجزات کو عقل کی کسوٹی پر نہیں پرکھا جاتا۔ کیونکہ معجزہ وہ ہے جس پر عقل دنگ رہ جائے اور

انسان حیران رہ جائے۔ خاص طور پر معراج کے واقعات تو شروع سے آخیر تک سب انوکھے ہیں کہ کِس کِس قسم کے عجائبات اللہ تعالیٰ نے وہاں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو دکھائے۔ کہنے والے کہتے ہیں کہ اتنی مُدت گزرنے پر نظامِ عالم کس طرح بدستور رہا؟ نہ پودے اپنی مقدار سے بڑھے، نہ درختوں میں فرق آیا، نہ کسی راہ کے مُسافروں کی قطع مسافت میں کوئی زیادتی ہوئی، نہ سونے والے اتنی طویل نیند کے بعد بیدار ہوئے، نہ ناخنوں اور بالوں میں فرق آیا اور اتنا زمانہ گزرنے کے باوجود کوئی تبدیلی نہیں آئی؟۔

ایسا سوچنے والے اگر ایک بات پر غور کریں تو اِس میں شُبہ نہیں کہ جس طرح گھڑی کو ایک سال بند کر دیا جائے تو اُس کی سوئیاں اور پُرزے برقرار رہتے ہیں اور اگر اُس کو دوبارہ چابی دی جائے تو وہ پھر سے حرکت کرنے لگتی ہے جہاں پر رُکی تھی، وہیں سے چلنا شروع ہو جاتی ہے۔

یا پھر مثال کے طور پر ایک بہت بڑا کارخانہ ہے اُس کا مالک پورے کارخانے کو ایک بٹن کے ذریعے کنٹرول کرتا ہے، تمام مشینیں ایک بٹن سے آف (بند) اور آن (کھل) ہو جاتی ہیں۔ اب اگر کارخانے کے مالک سے اس کا کوئی دوست ملنے آجائے تو وہ چاہتا ہے کہ بالکل یکسوئی کے ساتھ دوست کے ساتھ رہے، تو اس مقصد کے لیے وہ ریموٹ کے ذریعے بٹن کو بند کر دے گا اور تمام مشینیں اِسی جگہ پر رُک جائیں گی۔ ایک مُدت کے بعد جب کارخانے کے مالک کا مہمان چلا جائے تو پھر وہ بٹن دبائے گا تو مشینیں اِسی جگہ سے حرکت کرنا شروع کر دیں گی جہاں رُکی تھیں۔ بالکل ایسی ہی مثال معراج والے واقعے کی ہے، رَب تعالیٰ کائنات کے مالک ہیں، اِس مالک کے اشارہ کرنے سے تمام کائنات میں سکوت آ گیا اور جب سکوت ٹوٹا تو کائنات وہیں سے حرکت میں آئی جہاں پر رُکی تھی۔

صبح ہوئی تو سب سے پہلے آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنی چچازاد بہن اُمِ ہانی کو روداد سُنائی، پھر باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے چادر پکڑی اور کہا کہ ”خُدا کے لیے یہ قصہ لوگوں کو مت سُنایئے گا، ورنہ آپ خاتم النبیین ﷺ کا مذاق اُڑانے کے لیے ایک اور شوشہ اُن کے ہاتھ لگ جائے گا“ مگر آپ خاتم النبیین ﷺ یہ کہتے ہوئے باہر نکل گئے کہ میں ضرور بیان کروں گا۔ حرمِ کعبہ پہنچے تو ابوجہل کا سامنا ہوا۔ ابوجہل نے آپ خاتم النبیین ﷺ سے پوچھا" کوئی نئی تازہ خبر ہے؟ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "ہاں" اُس نے پوچھا " کیا؟" آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "میں رات کو بیت المقدس گیا تھا"۔ اُس نے حیرت سے کہا "بیت المقدس! اور رات ہی رات میں واپس آ گئے اور صبح یہاں موجود ہو؟ "۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "ہاں"۔ اُس نے کہا کہ "قوم کو جمع کروں؟ تم یہ بات اُن کے سامنے کہو گے؟" آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "ہاں بے شک "۔ ابوجہل نے سب کو آوازیں دے کر جمع کیا اور آپ خاتم النبیین ﷺ کو کہا، "اب کہو ان کے سامنے "۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے پورا واقعہ بیان کیا۔ لوگوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کا مذاق اُڑانا شروع کر دیا اور کہا کہ ”2 ماہ کا سفر ایک رات میں ناممکن ہے۔ محال! پہلے تو شک تھا لیکن اب یقین ہو گیا کہ تم دیوانے ہو“۔ آناً فاناً یہ خبر سارے مکہ میں پھیل گئی۔ بہت سے نومسلم یہ خبر سُن کر اسلام سے پھر گئے۔ لوگ اِس اُمید پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئے کہ یہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کے دستِ راست ہیں اگر یہ پھر گئے تو اِسلام کی جان ہی نکل جائے گی۔ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے یہ خبر سُنی تو کہا، کیا واقعی یہ بات محمد خاتم النبیین ﷺ نے فرمائی ہے؟ پھر کہا! "اگر واقعی یہ بات محمد خاتم النبیین ﷺ نے فرمائی ہے تو پھر یہ بات ضرور ٹھیک ہو گی"۔ "اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟ مَیں تو روز سُنتا ہوں کہ ان کے پاس آسمان سے فرشتہ اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر آتا ہے“ ۔ یہ کہنے کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ حرمِ کعبہ پہنچے، حضور پاک خاتم النبیین ﷺ وہاں موجود تھے اور ہنسی اُڑانے والا مجمع بھی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپ خاتم النبیین ﷺ سے پوچھا" کیا واقعی یہ بات آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے"؟ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا " ہاں" آپ خاتم النبیین ﷺ کے اِس جواب پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا" بیت المقدس میرا دیکھا بھالا ہے، آپ خاتم النبیین ﷺ ذرا وہاں کا نقشہ تو بیان کر دیں"۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فوراً نقشہ بیان کرنا شروع کر دیا اور ایک ایک چیز کو ایسے بیان کیا گویا سب کچھ دیکھ کر بیان فرما رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اِس تدبیر سے لوگوں کو شدید ضرب لگی، مجمع میں بکثرت ایسے لوگ موجود تھے جو تجارت کی غرض سے بیت المقدس جایا کرتے تھے، وہ سب لوگ دلوں میں قائل ہو گئے کہ نقشہ بالکل ٹھیک ہے۔ اب لوگ آپ خاتم النبیین ﷺ سے مزید ثبوت مانگنے لگے، آپ خاتم النبیین ﷺ نے بتایا کہ راستہ میں فلاں تجارتی قافلہ جا رہا تھا، قافلے والے کے اونٹ براق سے بھڑک اُٹھے تھے اور ایک اونٹ فلاں وادی کی طرف بھاگ نکلا تھا، مَیں نے قافلے والوں کو اُس کا پتا بتایا تھا۔ واپسی پر فلاں وادی میں فلاں قافلہ ملا تھا، سب لوگ سو رہے تھے۔ مَیں نے اُن کے برتن سے پانی پیا اور اِس بات کی علامت چھوڑ دی کہ اِس سے پانی پیا گیا ہے۔ ایسے ہی کچھ اور ثبوت آپ خاتم النبیین ﷺ نے دیئے اور بعد میں آنے والے قافلوں نے اِن ثبوتوں کی تصدیق کر دی۔ اِس طرح تمام لوگوں کی زبانیں بند ہو گئیں۔

★★★★★★★★★★★★★★★★★★

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا معراج اور بیت المقدس کی طرف سفر مبارک

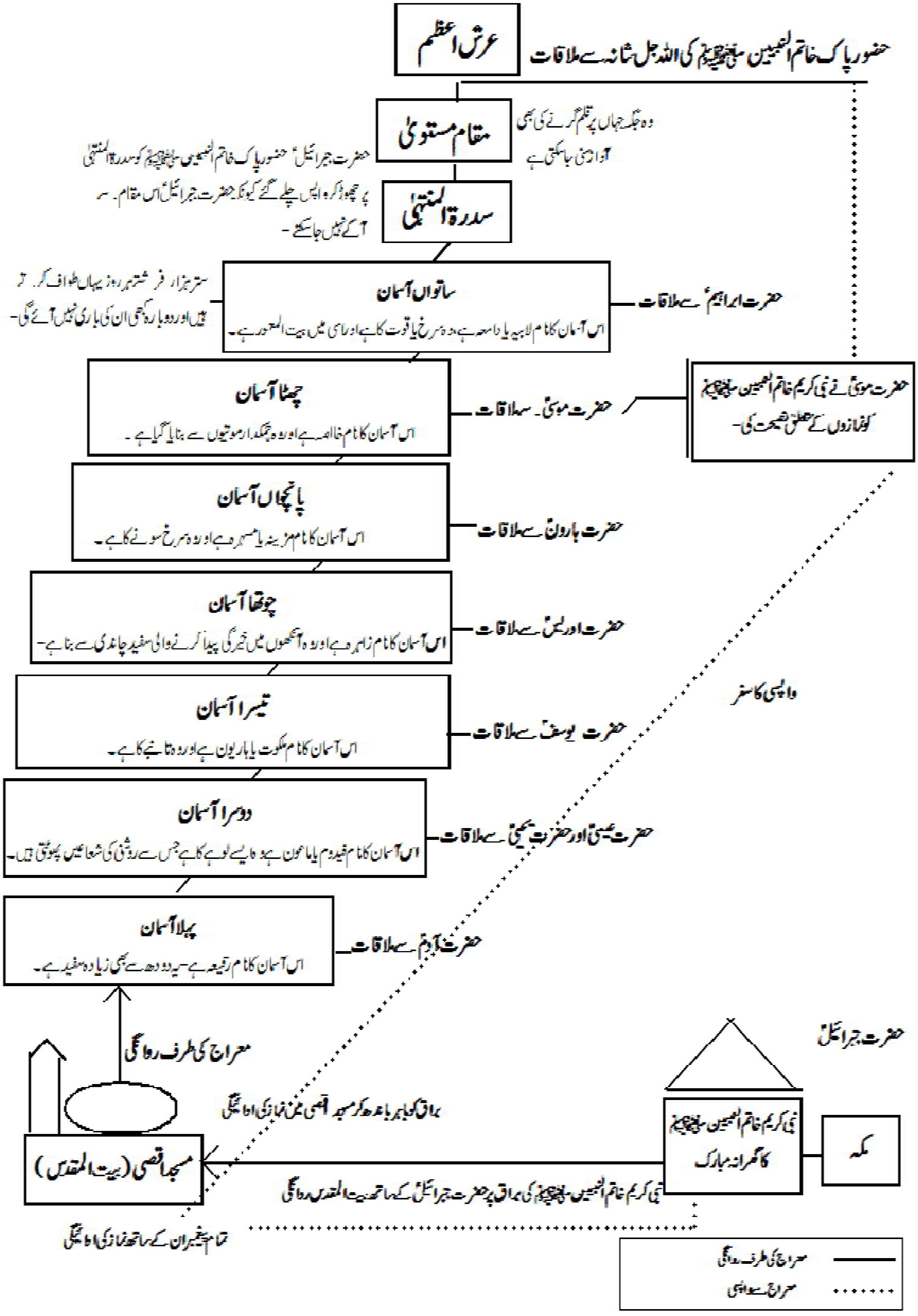

شعبان المبارک

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ''رجب اللہ کا مہینہ ہے، شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا" -(الموضوعات لابن الجوزی)

شعبان گناہوں کو دور کرنے والا ہے اور رمضان بالکل پاک صاف کردینے والا ہے۔

رسول پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" رجب اور رمضان کے درمیان شعبان کا مہینہ ہے۔لوگ اس کی طرف سے غفلت کرتے ہیں حالانکہ اس ماہ میں بندوں کے اعمال رب العالمین کے حضور پیش کئے جاتے ہیں اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح پیش ہوں کہ میرا روزہ ہو"۔(سنن نسائی، جلد 2، حدیث نمبر 2359-مسند احمد، جلد 4، حدیث نمبر 3942)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا پسندیدہ مہینہ:

حضرت ثابتؓ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے جب بہترین روزوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ "رمضان کی تعظیم کے لئے شعبان کے روزے رکھنا"۔ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے عرض کیا" کیا وجہ ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ ماہ شعبان میں اتنی کثرت سے روزے رکھتے ہیں"؟ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا"اے عائشہؓ یہ وہ مہینہ ہے جس میں فرشتے کو ایک تحریر دی جاتی ہے اس میں ان لوگوں کے نام ہوتے ہیں جن کی آئندہ سال روح قبض کی جاتی ہے۔میں چاہتا ہوں کہ جب میرا نام اس فہرست میں لکھا جائے تو میں روزے کی حالت میں ہوں"۔(غنیۃ الطالبین)

شعبان کا چاند

شعبان کا چاند دیکھ کر سورۃ یٰسین پڑھنی ہے۔حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کے صحابہ کرامؓ جب شعبان کا چاند دیکھ لیتے تو قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہوجاتے اور مسلمان اپنے اموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ مسکین اور غریب مسلمانوں میں بھی روزے رکھنے کی سکت پیدا ہو۔حکام قیدیوں کو طلب کرتے جس پر حد قائم کرنی ہوتی اس پر حد قائم کرتے باقی مجرموں کو آزاد کردیتے۔سوداگر اپنے قرضے ادا کردیتے اور دوسروں سے اپنا قرضہ وصول کرلیتے اور جب رمضان المبارک کا چاند ان کو نظر آجاتا تو تمام دنیاوی کاموں سے فارغ ہوکر اعتکاف میں بیٹھ جاتے۔اس ماہ میں روزہ رکھنے اور قرآن پاک کی تلاوت کرنے کا بے حد ثواب ہے۔حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا" نبی کریم خاتم النبیین ﷺ رمضان کے علاوہ کسی ماہ میں اتنے روزے نہیں رکھتے تھے جتنے شعبان کے مہینے میں اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ماہ میں (سال میں) مرنے والوں کے نام زندوں کی فہرست سے نکال کر مردوں کی فہرست میں شامل کردیئے جاتے ہیں۔آدمی سفر میں ہوتا ہے حالانکہ اس کا نام مرنے والوں کی فہرست میں لکھا جاچکا ہوتا ہے"۔

پہلی شب

1۔ شعبان کی پہلی شب کو جو کوئی چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔اللہ تعالیٰ اس کو اس نماز کا بے شمار ثواب عطا فرمائیں گے۔

2۔ جو کوئی شعبان کی پہلی شب کو دو رکعت نماز تہجد کے بعد اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد 100,100 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے بعد سلام تراویح کی دعا پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے محفوظ کرے گا اور جنت میں اس کو جگہ عطا فرمائے گا۔

پہلے جمعہ کی شب

1۔ شعبان کے مہینے کے پہلے جمعہ کی شب نماز عشاء کے بعد آٹھ رکعت نفل نماز ایک سلام کے ساتھ اس طرح پڑھیں کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 11,11 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں اور اس نفل نماز کا ثواب خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہراؓ کو بخشے تو بفضل باری تعالیٰ اسے جنت میں جگہ عطا ہوگی۔

2۔ شعبان کے مہینے کے پہلے جمعہ کی شب بعد نماز عشاء جو کوئی 4 رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر

رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو بفضل تعالیٰ اسے عمرے کا ثواب عطا ہوگا۔

3۔ شعبان کے مہینہ کے پہلے جمعتہ المبارک کو جو کوئی نماز مغرب کے بعد نماز عشاء سے پہلے دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی، دس مرتبہ سورہ اخلاص، ایک مرتبہ سورہ فلق، اور ایک مرتبہ سورہ الناس پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے ایمان کی سلامتی و ترقی عطا فرمائے گا۔

چودہ شعبان المعظم:

1۔ جو کوئی شعبان کے مہینے کی چودہ تاریخ کو نماز مغرب کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ حشر کی آخری تین آیات ایک ایک مرتبہ اور سورہ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے تو بفضل تعالیٰ اسے گناہوں کی معافی عطا ہوگی۔

2۔ جو کوئی شعبان کی چودہ تاریخ کو روزہ رکھے اور افطاری کے وقت سے چند منٹ پہلے باوضو حالت میں چالیس مرتبہ یہ پڑھے:

لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا۔

3۔ پندرہ شعبان کی شب مغرب کے بعد چھ رکعت نفل نماز، دو دو رکعت کر کے پڑھیں، ہر رکعت کے بعد ایک مرتبہ سورہ یٰسین یا 21 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔ اس کے بعد دعا کریں۔ عمر میں خیر و برکت کے لئے بلا اور مصیبت سے محفوظ رہنے کے لئے مخلوق کا محتاج نہ ہونے کی دعا

نماز عشاء کے بعد

شعبان کی چودہ تاریخ کو نماز عشاء کی ادائیگی سے قبل جو کوئی آٹھ رکعت نفل نماز، دو، دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو پروردگار عالم اسے گناہوں کی معافی عطا فرمائے گا۔ اس کے بعد نصف شعبان معظم کی دعا پڑھیں۔

ہر روز نماز کے بعد کی دعا:

ماہ شعبان میں ہر نماز کے بعد مندرجہ ذیل دعا کا پڑھنا واسطے مغفرت گناہ بہت افضل ہے۔ دعائیں پورے سال پڑھیں بے حد ثواب ہے۔

1۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَ سَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

2۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا قَبْلَ الْمَوْتِ وَ ارْحَمْنَا عِنْدَ الْمَوْتِ وَلَا تُعَذِّبْنَا بَعْدَ الْمَوْتِ ط وَلَا تُحَاسِبْنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

شب برات کی دعا:

بزرگان دین نے شب برات میں بارگاہ الٰہی میں مقبول دعائیں مانگی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْر

شب برات کے نوافل

جو کوئی شب برات میں چودہ رکعت نماز 2،2 کر کے اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی بھی سورۃ ایک مرتبہ پڑھے، چودہ رکعت مکمل کرنے کے بعد چودہ مرتبہ سورہ فاتحہ اور 14 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے پھر ایک ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھے۔ اس کے بعد سورہ توبہ کی آخری دو آیات پڑھے۔ اس کے بعد جو دعا مانگیں گے انشاء اللہ پوری ہوگی۔

شب برات میں نماز عشاء کے بعد 8 رکعت نفل نماز چار، چار کر کے پڑھیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص دس، دس مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ عذاب قبر سے نجات ہوگی اور اللہ تعالیٰ جنت میں جگہ عطا فرمائے گا۔

صلوٰۃ الخیر

یہ نفل نماز شعبان المعظم کی پندرھویں شب نماز کے بعد پڑھی جاتی ہے اور اس میں 100 رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔ 2،2 کر کے ادا کی جاتی ہے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص 10 مرتبہ۔ اس نماز کے بارے میں حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے تیس صحابہ کرام نے

بیان کیا ہے کہ اس رات کو جو کوئی یہ نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو 70 مرتبہ شفقت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ایک مرتبہ کے دیکھنے میں اس کی 70 حاجات پوری کرتا ہے۔

دعا نصف شعبان المعظم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ یَا ذَالْمَنِّ وَلَا یُمَنُّ عَلَیْہِ ط یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط یَا ذَاالطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ ظَھْرُاللَّاجِیْنَ ط

وَجَارُالْمُسْتَجِیْرِیْنَ ط وَاَمَانَ الْخَآئِفِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتٰبِ شَقِیًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا عَلَیَّ

فِی الرِّزْقِ فَامْحُ ط اَللّٰھُمَّ بِفَضْلِکَ شَقَاوَتِیْ وَحِرْمَانِیْ وَطَرْدِیْ وَاقْتِنَا رَرِزْقِیْ ط وَاَثْبِتْنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتٰبِ سَعِیْدًا مَّرْزُوْقاً مُّوَفَّقًا

لِّلْخَیْرَاتِ ط فَاِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ ط فِیْ کِتَابِکَ الْمُنْزَلِ ط عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ ط یَمْحُوااللّٰہُ مَایَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتٰبِ

ہ اِلٰھِیْ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ ط فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مَنْ شَھْرِ شَعْبَانَ الْمُکَرَّمِ ط اَلَّتِیْ یُفْرَقُ فِیْھَا کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ وَّ یُبْرَمُ ط اَنْ تَکْشِفَ عَنَّا مِنَ

الْبَلَآءِ وَالْبَلْوَآءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ ط وَاَ نْتَ بِہٖ اَعْلَمُ ط اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ط وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ

وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ط وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ

****

رمضان المبارک

اسلامی سال کے نویں مہینے کا نام رمضان المبارک ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں"۔اور ایک روایت میں ہے" جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں"۔اور ایک روایت میں ہے" رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں"۔(بخاری ومسلم)

ایک اور حدیث میں حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے شعبان کے آخیر میں وعظ فرمایا اور فرمایا ''اے لوگو تمہارے اوپر ایک برکت والا مہینہ آنے والا ہے جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔اس ماہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کردیئے ہیں۔جو اس ماہ میں نفل ادا کرے وہ ایسا ہے جیسے دوسرے مہینوں میں فرض ادا کیا اور جس نے اس ماہ میں فرض ادا کیا تو وہ ایسا ہے جیسے اور دنوں میں ستر فرض ادا کئے۔یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔یہ غم خواری کا مہینہ ہے اور اس ماہ میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔جو اس ماہ میں کسی روزہ دار کو افطار کروائے اس کے گناہوں کے لیے مغفرت ہے اور اس کی گردن جہنم سے آزاد کردی جائے گی اور اس افطار کروانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا کہ روزہ رکھنے والے کو"۔صحابہ کرام نے عرض کیا" یا رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں پاتا کہ وہ روزہ افطار کروائے"۔حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" یہ ثواب اس کو بھی ملے گا جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے کسی کا روزہ افطار کروائے۔اور جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا۔اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض سے سیراب کرے گا اور وہ پھر کبھی پیاسا نہ رہے گا۔یہاں تک کے جنت میں داخل ہوجائے گا۔یہ وہ مہینہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ رحمت ہے۔درمیانی حصہ مغفرت اور آخیری حصہ دوزخ سے آزادی اور جو اس ماہ میں اپنے غلام کے کام کو ہلکا کردے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش کر جہنم سے آزاد کردے گا"۔(بیہقی)

روزانہ کا وظیفہ:

رمضان المبارک میں ہر نماز کے بعد تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ پڑھیں۔

روزہ اور نماز تراویح

رمضان المبارک کے مہینے میں روزہ رکھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اس کے علاوہ نماز عشاء کے بعد تراویح پڑھنے کی بھی بہت زیادہ فضیلت ہے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ''جو شخص صدق دل اور اعتقاد صحیح کے ساتھ رمضان المبارک میں قیام کرے (یعنی تراویح پڑھے) تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں"۔(مسلم شریف)۔

رمضان المبارک میں چاند دیکھنے کے بعد سورہ فتح پڑھ کر دعا کرنے کا بہت ثواب ہے۔رمضان المبارک کی پہلی شب نماز تہجد کے بعد آسمان کی طرف چہرہ کر کے بارہ مرتبہ یہ دعا کریں" لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْقَآئِمُ وَ عَلٰی كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ " اللہ تعالیٰ خصوصی فضل وکرم نازل فرمائے گا۔

شب قدر

رمضان المبارک کے آخیری عشرے میں عبادت کرنے کا ثواب بہت زیادہ ہے۔اس آخیری عشرے میں شب قدر بھی ہے جو بڑی بابرکت اور فضیلت والی رات ہے۔اس رات میں عبادت الٰہی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ خصوصی انعام واکرام سے نوازتا ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" رمضان المبارک کے آخیری عشرہ کی طاق راتوں میں شب قدر کو تلاش کرو"۔(بخاری شریف)

لیلۃ القدر کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ" جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی امید پر روزہ رکھے گا تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔اور جو ایمان کے ساتھ ثواب کی امید پر رمضان المبارک کی راتوں میں قیام کرے گا تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو کوئی لیلۃ القدر میں قیام کرے گا۔اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گی"۔(بخاری ومسلم)

شب قدر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ○

ترجمہ:"اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنا تجھے پسند ہے تو ہمیں معاف کردے"۔(ترمذی شریف)

لیلۃ القدر

حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے "نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے رمضان المبارک کے پہلے عشرے کا اعتکاف فرمایا پھر دوسرے عشرے کا اعتکاف فرمایا پھر جس ترکی خیمہ میں آپ خاتم النبیین ﷺ اعتکاف فرمارہے تھے اس سے اپنا سر باہر نکال کر ارشاد فرمایا" میں نے پہلے عشرے کا اعتکاف شب قدر کی تلاش میں کیا پھر اسی وجہ سے دوسرے عشرے کا اعتکاف کیا پھر مجھے بتانے والے (یعنی فرشتہ) نے بتایا کہ وہ رات آخیری عشرے میں ہے۔لہٰذا وہ لوگ جو میرے ساتھ اعتکاف کررہے ہیں وہ آخیری عشرے کا اعتکاف بھی کریں۔ مجھے یہ شب (لیلۃ القدر) دیکھا دی گئی تھی (اس کی نشانی یہ ہے) کہ میں نے اپنے آپ کو اس شب کے بعد کی صبح میں کیچڑ میں سجدہ کرتے دیکھا۔لہٰذا اب اس کو آخیری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو"۔راوی کہتے ہیں"(حضرت ابوسعید خدری ؓ) کہ اس شب کو بارش ہوئی اور مسجد چھپر کی تھی وہ ٹپکی اور اس نے اپنی آنکھوں سے حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کی پیشانی مبارک پر اکیس کی صبح کیچڑ کا اثر دیکھا"۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت عبادہ بن صامت ؓ نے حضور پاک خاتم النبیین ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا"رمضان المبارک کے آخیری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے۔یعنی 27,25,23,21 اور 29 یا رمضان کی آخیری شب جو شخص ایمان کے ساتھ ان راتوں میں قیام کرے گا اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔اس شب کی اور نشانیوں کے ساتھ یہ بھی ہے کہ وہ رات کھلی ہوئی چمکدار ہوتی ہے اور صاف شفاف نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی بلکہ معتدل گویا کہ اس میں چاند کھلا ہوا ہے۔اس شب میں صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے۔نیز اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے بعد صبح کو سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے۔ایسا بالکل ہموار ٹکیہ کی طرح ہوتا ہے۔جیسے کے چودھویں رات کا چاند-اس دن کے سورج کے طلوع کے وقت شیطان کو اس کے ساتھ نکلنے سے روک دیا جاتا ہے (برخلاف باقی دنوں کے کہ طلوع آفتاب کے وقت شیطان کا بھی اسی جگہ سے ظہور ہوتا ہے)"-(احمد، بیہقی)

اکیسویں شب

1۔ رمضان المبارک کی اکیسویں شب کو اکیس مرتبہ سورہ قدر پڑھنے سے عظیم ثواب حاصل ہوتا ہے۔

2۔ رمضان المبارک کی اکیسویں رات کو دو رکعت نفل نماز اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک ایک مرتبہ سورہ قدر اور تین تین مرتبہ سورہ اخلاص بعد سلام ستر مرتبہ درود شریف 70 مرتبہ استغفار۔بفضل تعالیٰ گناہوں کی معافی ہوگی اور اللہ تعالیٰ بخشش عطا فرمائے گا۔

3۔ اکیسویں شب کو چار رکعت نماز نفل اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ قدر اور ایک مرتبہ سورہ اخلاص اور سلام پھیرنے کے بعد 70 مرتبہ درود شریف اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے فرشتے اس نماز کے پڑھنے والے کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

رمضان المبارک کی تیئسویں (23) شب

1۔ رمضان المبارک کی تیئسویں شب کو نماز عشاء اور نماز تراویح کی ادائیگی کے بعد ایک مرتبہ سورہ یٰسین اور ایک مرتبہ سورہ رحمٰن پڑھنا باعث برکت اور فضیلت ہے۔

2۔ تیئسویں رات کو چار رکعت نماز 2,2 کرکے ادا کریں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ قدر تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔سلام پھیرنے کے بعد 70 مرتبہ درود شریف پڑھیں۔بفضل باری تعالیٰ گناہوں کی معافی عطا ہوگی۔

3۔ تیئسویں شب کو آٹھ رکعت نماز، دو، دو کر کے اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ قدر اور ایک مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔نماز سے فارغ ہو کر ستر مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھیں پھر بارہ گاہ الٰہی سے اپنے گناہوں کی مغفرت اور حاجات طلب کریں۔انشاء اللہ تمام دعائیں پوری ہوں گی۔

پچیسویں شب

1۔ رمضان المبارک کی پچیسویں رات کو سات مرتبہ سورہ فتح پڑھنا بے حد برکت کا باعث ہے۔

2۔ دو رکعت نماز نفل اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ قدر اور پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔بعد سلام ستر مرتبہ کلمہ شہادت اللہ

سے قبر کے عذاب سے بچنے کی دعا کریں۔

3۔ چار رکعت نماز نفل دو، دو کر کے اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ قدر اور پانچ مرتبہ سورہ اخلاص۔ نماز مکمل کر کے 100 مرتبہ پہلا کلمہ پڑھیں۔ عظیم ثواب حاصل ہوگا (انشاءاللہ)

4۔ اس رات کو 7 مرتبہ سورہ دخان پڑھنے سے عذاب قبر سے نجات ہوگی۔

5۔ اس رات میں چار رکعت نماز 2،2 کر کے اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین مرتبہ سورہ قدر اور تین تین مرتبہ سورہ اخلاص اور سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ استغفار انشاءاللہ گناہوں کی معافی ہوگی اور اللہ تعالیٰ نیکی کے کاموں کے کرنے کی توفیق عطا فرمائیں گے۔

ستائیسویں شب

1۔ اس رات میں سات مرتبہ سورہ الملک پڑھنے والے کے گناہوں کی معافی ہوگی اور اللہ تعالیٰ نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

2۔ اس رات میں سورہ حم پڑھنے کا بہت ثواب ہے۔

3۔ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کو دو رکعت نفل نماز اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سات سات بارہ سورہ اخلاص پڑھیں نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستر مرتبہ یہ تسبیح پڑھیں۔ اَستَغفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَ سَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ تو اللہ تعالیٰ اس کے ماں باپ اور اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔

4۔ جو کوئی رمضان المبارک کی ستائیسویں شب چار رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ قدر اور ستائیس مرتبہ سورہ اخلاص تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں گے۔

5۔ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کو چار رکعت نماز دو دو کر کے اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ التکاثر اور تین مرتبہ سورہ اخلاص اس نماز کے پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ موت کی سختی آسان فرما دے گا۔ دعا کرے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے قبر کا عذاب معاف کر دے گا۔

6۔ اس شب میں دو رکعت نماز اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ ایک مرتبہ سورہ الم نشرح اور تین بار سورہ اخلاص اور سلام پھیرنے کے بعد 27 مرتبہ سورہ قدر پڑھے۔ انشاءاللہ اسے ثواب عظیم حاصل ہوگا۔

انتیسویں شب

1۔ جو کوئی رمضان المبارک کی اس رات کو سات مرتبہ سورہ واقعہ پڑھے بفضل تعالیٰ اس کے رزق میں خوب اضافہ ہوگا۔

2۔ رمضان المبارک کی اُنتیسویں رات کو جو کوئی چار رکعت نماز 2،2 کر کے اس طرح پڑھے کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ قدر اور تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد 70 مرتبہ سورہ الم نشرح پڑھے پھر دعا کرے۔ انشاءاللہ اسے ایمان کی سلامتی اور ایمان کی مضبوطی عطا ہوگی۔

3۔ رمضان المبارک کی انتیسویں شب کو جو کوئی چار رکعت نماز دو، دو کر کے اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک ایک مرتبہ سورہ قدر اور پانچ پانچ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے بعد سلام ایک سو مرتبہ درود پاک پڑھے۔ دعا کرے پروردگار عالم اپنے خصوصی فضل و کرم سے نوازے گا۔

آخری شب

رمضان المبارک کی آخری شب کو چاہیے کہ دس رکعت نفل نماز دو، دو رکعت کر کے اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورہ اخلاص پڑھیں سلام پھیرنے کے بعد ایک ہزار بار استغفار پڑھیں اور پھر سجدے میں جا کر مندرجہ ذیل دعا پڑھیں۔

یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَارَحْمٰنُ یَا رَحِیْمَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ تَقَبَّلْ صَلٰوتِیْ وَصِیَامِیْ وَقِیَامِیْ (بفضل تعالیٰ گناھوں کی معافی ھو گی)

عبادت کا انعام

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جب شب قدر آتی ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ملائکہ کی جماعت کے

ساتھ آتے ہیں اور ہر اس بندے کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں جو کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو۔ پھر جب انہیں عید الفطر کا دن نصیب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ان فرشتوں کے سامنے اپنی خوشنودی کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے "اے میرے فرشتو! اس مزدور کی اُجرت کیا ہے جو اپنا کام پورا کردے"؟ فرشتے عرض کرتے ہیں "اے ہمارے رب اس کی اُجرت یہ ہے کہ اس کو پورا معاوضہ دیا جائے"- اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "اے میرے فرشتو میرے بندوں اور میری لونڈیوں نے (میرے مقرر کئے ہوئے) فرض کو ادا کیا اور اب وہ اپنے گھروں سے دعا کے لئے عید گاہ کی طرف نکلے ہیں۔ مجھے اپنی عزت کی قسم، اپنے جلال کی اپنی رحمت وبخشش کی اپنی عظمت وشان اور اپنی رفعت مکان کی کہ میں ان کی دعاؤں کو ضرور قبول کروں گا"۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اے میرے بندو! اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا"۔حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "پس مسلمان عید گاہ سے اس حال میں واپس ہوتے ہیں کہ ان کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں"۔ (بیہقی)

لیلۃ الجائزہ میں جادو، بندشیں ختم:-

عید الفطر کی رات کا نام لیلۃ الجائزہ رکھا گیا ہے۔ اس رات کو دو رکعت نماز نفل حاجت، توبہ کی نیت سے ادا کریں اور نماز کے بعد یَاتَوَّابُ یَا رَحِیمُ کی ایک تسبیح پڑھیں۔ اس عمل کی بے شمار فضیلتیں ہیں۔ اس عمل کو کرنے سے انسان کی اسی رات بخشش ہو جاتی ہے، بندشیں ٹوٹ جاتی ہیں، جادو ختم ہو جاتا ہے، رشتہ کی رکاوٹیں ختم ہو جاتی ہیں-- بارہا کا آزمودہ اور نہایت تیر بہدف عمل ہے۔

صدقہ فطر یا فطرانہ:

صدقہ فطر کے معنی:

فطر کے لغوی معنی روزہ کھولنے کے ہیں۔ اس طرح صدقہ فطر کا مفہوم ہوا روزہ کھولنے کا صدقہ، شرعی اصطلاح میں صدقہ فطر یا فطرانہ سے مراد وہ واجب صدقہ ہے جو رمضان کے اختتام پر دیا جاتا ہے۔ رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کے ساتھ ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے صدقہ فطر کی ادائیگی کا حکم فرمایا۔

صدقہ کا وجوب:

صدقہ فطر ہر مسلمان مرد، عورت، آزاد، غلام اور بالغ اور نابالغ پر واجب ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنا ایک منادی بھیج کر گلی کوچوں میں اعلان کروا دیا تھا۔ منادی نے اعلان کیا ''آگاہ رہو صدقہ فطر ہر مسلمان مرد، عورت، آزاد، غلام اور چھوٹے بڑے پر واجب ہے"۔ (ترمذی)

صدقہ فطر کی مقدار:

حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے صدقہ فطر دینے کے لئے مندرجہ ذیل چیزوں کا ذکر فرمایا جو عام طور پر غذا کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً گندم، جو، کھجور، کشمش اور پنیر وغیرہ۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت میں ایک صاع پنیر اور کشمش کا بھی ذکر ہے۔ گندم دی جائے تو اس کا نصف صاع دیا جائے۔

صاع کیا ہے؟

حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کے عہد میں گندم، جو وغیرہ تولنے کے بجائے ناپ کر فروخت ہوتے تھے صاع ماپنے کا ایک پیمانہ ہے جس کے ذریعے مذکورہ بالا اشیاء کا تبادلہ اور خرید وفروخت ہوتی تھی۔ صاع پونے تین سیر یا ڈھائی کلو جنس ہے

صدقہ فطر کی ادائیگی کی صورتیں:

حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کے عہد مبارک میں گندم، جو اور کھجور وغیرہ دیئے جاتے تھے۔ آج کل بھی یہ دیئے جا سکتے ہیں اور ان کی قیمت بھی دی جا سکتی ہے۔ اصل چیز، فقرا اور مساکین کا فائدہ پیش نظر رکھنا ہے اگر اناج دینے میں ان کا فائدہ ہے تو اناج دیا جائے اور اگر ان کی ضرورت پیسوں سے پوری ہوتی ہے تو پیسے دینے بہتر ہیں۔

صدقہ فطر کے مستحقین:

صدقہ فطر ہر اس شخص کو دیا جا سکتا ہے جس کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔ اگر رشتہ داروں میں مستحق لوگ موجود ہیں تو انہیں دینے کا اجر دگنا ہے۔ اولاد، ماں، باپ، نانا نانی، اور دادا دادی کو صدقہ فطر نہیں دیا جا سکتا۔ شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو صدقہ فطر نہیں دے سکتی ہے۔ بیوہ اگر مالدار ہے تو اسے بھی صدقہ فطر نہیں دیا جا سکتا۔ زکوٰۃ غیر مسلم

کونہیں دی جاسکتی۔لیکن مستحق غیر مسلم کوصدقہ فطر دیا جاسکتا ہے۔

صدقہ فطر کس کی طرف سے ادا کیا جائے:

صدقہ فطرخوشحال مرد اپنے علاوہ نابالغ اولاد کی طرف سے ادا کرے یہ واجب ہے۔اگر نابالغ اولاد دولت مند ہے تو اس کے مال سے ادا کیا جائے۔ورنہ والد اپنے پاس سے ادا کرے گا۔بالغ اولاد اگر نادار ہے تو اس کی طرف سے بھی والد کو ادائیگی واجب ہے جو اولاد ذہنی طور پر معذور ہو اور ہوش وخرد سے محروم ہو وہ بالغ ہو یا نا بالغ ہو اس کی طرف سے صدقہ فطر والد کو ادا کرنا لازم ہے۔وہ ملازم جو کسی کی زیر سرپرستی میں ہے اور سرپرست اس کے کھانے پینے اور رہائش کا کفیل ہو تو ان کا صدقہ سرپرست کو ادا کرنا ضروری ہے۔اگر بچوں کا والد موجود نہیں تو دادا کے لئے وہی سارے احکامات ہیں جو بچوں کے باپ کے لئے ہیں یعنی دادا پر پوتے پوتیوں کا فطرانہ ادا کرنا واجب ہے۔

صدقہ فطر کی ادائیگی کا طریقہ:

صدقہ فطر الگ الگ حق داروں کو بھی دیا جاسکتا ہے۔اور چند آدمیوں کا جمع کر کے ایک محتاج کو بھی دے دینا جائز ہے۔صدقہ فطر ایک جگہ لوگوں کو جمع کر کے اجتماعی انداز میں بھی تقسیم کرنا درست ہے۔اس طرح راہ خدا میں لڑنے والے مجاہدین کو بھی صدقہ فطر دیا جاسکتا ہے۔اس سے اشاعت دین اور غلبہ دین کا اجر بھی ملے گا۔

صدقہ فطر کی ادائیگی کا وقت:

صدقہ فطر واجب ہونے کا وقت عید کے دن طلوع فجر سے پہلے ہے یہ رمضان کے آخری دن غروب آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور یہ عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔

حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ’’جو (صدقہ فطر) عید کی نماز سے پہلے ادا کرے گا۔اس کا فطرانہ قبول ہوگا اور جو عید کی نماز کے بعد ادا کرے گا اس کا یہ مال قبول ہو گا لیکن اسے عام صدقہ،خیرات کا ثواب ملے گا"-(ابن ماجہ،ابوداؤد،عن ابن عباسؓ)

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے "رسول پاک خاتم النبیین ﷺ نے صدقہ فطر عید کی نماز سے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا ہے"-(بخاری)

صحابہ کرامؓ کے اس معمول سے ظاہر ہوتا ہے کہ صدقہ فطر کی ادائیگی کا مقصد چونکہ غرباء ومساکین کو عید کی خوشیوں میں شریک کرنا ہے اس لئے اس کی ادائیگی عید الفطر سے ایک دو یوم یا اس سے بھی پہلے ہو جائے تو اس میں بہتری ہے تاکہ نادار لوگ بھی اپنی ضروریات کا بروقت بندوبست کر لیں۔رمضان میں کسی وجہ سے روزہ نہ رکھنے والے پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔صبح صادق کے بعد بچہ پیدا ہوا۔یا غریب کے پاس مال آجائے تو اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔کوئی شخص عید کے دن صدقہ فطر نہ دے سکا تو معاف نہ ہوگا۔بعد میں دے دے صبح صادق سے پہلے مرنے والے کا صدقہ فطر ادا کرنا ضروری نہیں۔صدقہ فطر واجب ہونے کے بعد مال چوری ہو گیا تب بھی صدقہ فطر معاف نہ ہوگا جبکہ اس صورت میں زکوٰۃ معاف ہو جاتی ہے۔

****

شوال المکرم

یہ اسلامی سال کا دسواں مہینہ ہے۔ یہ بڑا بابرکت اور فضیلت والا مہینہ ہے۔ تاریخ اسلام میں عیدالفطر کی سب سے پہلی با جماعت نماز یکم شوال المکرم سن ۲ ھ کو ہوئی۔ ماہ شوال میں حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ کا انتقال ہوا۔ حضرت اُم ایمنؓ بھی اسی ماہ میں فوت ہوئیں، مشہور خلیفہ عبدالملک بن مروان کا انتقال بھی شوال کے مہینے میں ہوا۔ مشہور بزرگ خواجہ عثمان ہارونیؒ (جو حضرت خواجہ معین دین چشتیؒ کے مرشد تھے) ان کا وصال بھی شوال کے مہینے میں ہوا۔ شوال کا چاند دیکھ کر سورۃ فتح پڑھ کر دعا کریں۔ بے حد ثواب ہے۔

عیدالفطر

عیدالفطر کا دن بڑی برکتوں والا دن ہے۔ حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ نے اسی دن جنت پیدا فرمائی اور اسی دن عرش پر طوبیٰ کا درخت لگایا۔ اسی دن حضرت جبرائیل علیہ السلام کو وحی کے لئے منتخب فرمایا اور اسی دن فرعون کی طرف سے حضرت موسیٰؑ کے مقابلے میں پیش ہونے والے جادوگروں نے توبہ کر کے مغفرت و بخشش حاصل کی"۔

عید کا دن

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "اپنی عیدوں کو تکبیروں سے زینت بخشو"۔ (المعجم الاوسط، ۲۱۵ / ۳، الحدیث: ۴۳۷۳)

حضرت انسؓ سے روایت ہے "حضور پاک خاتم النبیین ﷺ عیدالفطر کے دن جب تک چند کھجوریں نہ تناول فرما لیتے عیدگاہ تشریف نہیں لے جاتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ طاق کھجوریں تناول فرماتے تھے"۔ (بخاری شریف)

چھ روزے:

حضرت ابوایوب انصاریؓ سے مروی ہے کہ رسول پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے تو اس نے گویا ہمیشہ روزہ رکھا" (مسلم شریف)

دو رکعت نماز:

جو کوئی عید کے دن دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ الماعون اور تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو اسے صدقہ فطر کا ثواب حاصل ہوگا۔

چار رکعت نماز نفل:

یکم شوال کی شب یعنی عیدالفطر کی شب چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ اخلاص تین مرتبہ سورہ فلق، تین مرتبہ سورہ الناس پڑھیں پھر جب نماز مکمل کر لیں تو 70 مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھیں۔ اس کے بعد دعا کریں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے توبہ قبول فرمائے گا اور نیک کام کرنے کی توفیق دے گا۔

شوال کی یکم تاریخ کو ظہر کی نماز کے بعد آٹھ رکعت نفل نماز دو، دو کر کے اس طرح پڑھیں کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 25,25 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔ بعد سلام 70 مرتبہ سبحان اللہ 70 مرتبہ استغفار اور 70 مرتبہ درود پاک پڑھیں اللہ اس نماز کے پڑھنے والے کی 70 دنیاوی حاجات اور 70 اخروی حاجات پوری کرے گا اور اپنا خصوصی فضل و کرم اور رحمت نازل کرے گا۔

عید کی نماز:

عید کی نماز خطبہ کے ساتھ ہے۔ جیسے جمعہ کی نماز کے لئے خطبہ ضروری ہے۔ عید کی نماز (دو رکعت) چھ تکبیروں کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔ نیت دو رکعت نماز عید بمعہ چھ تکبیروں کے اللہ اکبر۔ مقتدی کو ہمیشہ امام کے پیچھے رہنا چاہیے یعنی اللہ اکبر جب امام کہہ لیں اس کے بعد

اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ کانوں سے لگائیں اور سینے پر باندھ لیں۔ پہلی رکعت میں سبحنک اللھم یعنی ثناء پوری، پھر تعوذ پھر تسمیہ پڑھنے کے بعد تین تکبیر کہنی ہیں یعنی تین مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ کر کانوں کو لگانے ہیں۔ پھر سورہ فاتحہ اور دوسری سورۃ ملا کر رکوع اور سجود عام طریقے پر ادا کرنے ہیں۔ دوسری رکعت میں الحمد یعنی سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ سورۃ ملانے کے بعد (رکوع میں جانے سے پہلے) تین مرتبہ اللہ اکبر کہنا ہے باری باری ہاتھ چھوڑ کر کانوں کو لگانے ہیں اور پھر چوتھی مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جانا ہے بقایا نماز عام نماز کی طرح مکمل کریں اور سلام پھیرنے کے بعد دعا کریں۔ عید کے دن اپنی آخرت کے بارے میں جو دعا بندہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ وہ اس طرح قبول کرلیتا ہے اور دنیا کے بارے میں جو دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بہتری کی طرف نگاہ کرتا ہے۔ اگر دعا کی قبولیت اس کے لئے بہتر ہو تو ٹھیک ورنہ وہ دعا اس کے نامہ اعمال میں جمع کردی جاتی ہے۔ عید کے دن استغفر اللہ کی تسبیح بھی ضرور کریں۔ عید کے دن گناہوں سے معافی مانگنے کے لئے مندرجہ ذیل وظیفہ کا ورد کریں:

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَ کِیْلُ

مغفرت گناہ کے لئے یہ وظیفہ پڑھنا بھی بہت افضل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَ جِلَّہٗ وَ اَوَّ لَہٗ وَ اٰخِرَہٗ وَ عَلَانِیَتَہٗ وَ سِرَّہٗ

ترجمہ: "اے اللہ میرے تمام گناہوں کو بخش دے، تھوڑے ہوں یا بہت، پہلے کئے ہوں یا آخر میں چھپے ہوئے ہوں یا کھلے ہوئے"۔ (مسلم شریف)

****

ذیقعد

یہ اسلامی سال کا گیارہواں مہینہ ہے۔ یہ بڑا ہی مبارک اور حرمت والا مہینہ ہے۔ اس ماہ کی عبادت بہت افضل ہے۔ ذی قعدہ کا چاند دیکھ کر سورہ قلم پڑھنے کا بے حد ثواب ہے۔

پہلی شب:

1) اس مہینے کی پہلی شب کو 30 رکعت نماز 2,2 کر کے اس طرح پڑھیں کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ زلزال پڑھیں بعد سلام ایک مرتبہ سورہ ''النساء'' پڑھے۔ بے حد ثواب ہوگا۔

2) اس ماہ کی پہلی شب عشاء کے بعد چار رکعت نفل نماز اس طرح ادا کریں ((2+2 کر کے ادا کریں۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 23,23 مرتبہ سورہ اخلاص گناہوں کی معافی مانگیں اللہ تعالیٰ بخشش فرمائیں گے۔

3) اس ماہ میں کسی بھی روزہ رکھنے والے کو عمرے کا ثواب ہوتا ہے۔

جمعرات کی شب:

ذی قعدہ کے مہینے میں جو کوئی ہر جمعرات کی شب صلوٰۃ خیر پڑھے اس کا بے حد ثواب ہے۔ یعنی 100 رکعت نفل، 2,2 کر کے ادا کریں اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 10 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔

جمعہ کے نوافل:

اس ماہ میں ہر جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعت نماز نفل، دو، دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 21,21 مرتبہ سورہ اخلاص۔ اس نماز کے پڑھنے والے کو حج وعمرے کا ثواب حاصل ہوگا۔

دو رکعت نفل:

ذی قعدہ کے مہینے کی ہر شب کو دو رکعت نماز نفل اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین تین بار پڑھیں۔ انشاءاللہ ہر رات عمرہ کی عبادت کا ثواب حاصل ہوگا۔

ترقی درجات کے لئے:

جو کوئی بارہ گاہ الٰہی میں اپنا درجہ بلند کرنا چاہے اس کو چاہیے کہ ذی قعدہ کے مہینے کی نو تاریخ شب نماز عشاء کے بعد دو رکعت نفل اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ مزمل اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین مرتبہ سورہ یٰسین پڑھے۔

آخری دن:

جو کوئی ذی قعدہ کے مہینے کی آخری تاریخ کو چاشت کے وقت 2 رکعت نماز نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین سو مرتبہ سورہ قدر پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد 11 مرتبہ درود پاک پڑھے۔ اس کے بعد 15 مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھے اور سجدے میں جا کر اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرے گا انشاءاللہ قبول ہوگی۔

****

ذی الحجہ

ذی الحجہ اسلامی سال کا بارہواں مہینہ ہے۔ ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر سورہ فجر پڑھنے کا بے حد ثواب ہے۔حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا"تمام مہینوں کا سردار رمضان المبارک کا مہینہ ہے اور تمام مہینوں میں حرمت والا ذی الحجہ کا مہینہ ہے"۔(شعب الایمان:3479)

حضرت عمر فاروقؓ نے اس ماہ میں اسلام قبول کیا۔حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت بھی ذی الحجہ کے مہینے میں ہوئی۔ذی الحجہ کے مہینے کے پہلے دس دنوں کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔اس مہینے کے پہلے عشرے کی فضیلت اور عظمت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جو کوئی ان دس دنوں کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ یہ دس چیزیں اس کو عطا فرماتے ہیں:

(1)عمر میں برکت (2)مال میں برکت (3)اہل وعیال کی حفاظت (4)گناہوں کا کفارہ (5)نیکیوں میں اضافہ (6)نزع کے وقت آسانی (7)ظلمت میں روشنی (8)میزان کا (نیکیوں کی طرف کا پلڑا) بھاری ہونا (9)جہنم سے نجات (10)جنت کے درجات میں بلندی۔

جس نے ذی الحجہ کے عشرہ میں کسی مسکین کو کچھ خیرات دی گویا اس نے پیغمبروں کی سنت پر صدقہ کیا۔ جس نے ان دنوں میں کسی مریض کی عیادت کی اس نے اولیاءاللہ اور ابدال کی عیادت کی۔جس نے کسی جنازے میں شرکت کی اس نے گویا شہیدوں کے جنازے میں شرکت کی۔جس نے اس عشرہ میں کسی مسلمان کو لباس پہنایا تو اس کو پروردگار عالم اپنی طرف سے خلعت پہنائے گا۔جو کسی یتیم پر مہربانی کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے مہربانی فرمائے گا۔جو شخص اس عشرے میں کسی عالم کی مجلس میں شریک ہوا تو گویا اس نے انبیاء اور مرسلین کی مجلس میں شرکت کی۔

ذی الحجہ کے مہینے کے پہلے عشرے کی فضیلت کے بارے میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا''اور کوئی ایام ایسے نہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو ان دنوں سے(ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کے دنوں سے) زیادہ محبوب ہوں۔ان دس دنوں سے افضل اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی دن نہیں ہے''۔پوچھا گیا"یا رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے دن بھی ایسے نہیں ہیں"؟ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا"اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے دن بھی ان جیسے نہیں ہیں مگر جو شخص اللہ کی راہ میں اپنا مال اور اپنی جان لے کر نکلا اور ان میں سے کچھ بھی سلامت نہ پایا"۔(غنیۃ الطالبین)

نفلی روزے:

ذی الحجہ کے مہینے کی یکم تاریخ سے لے کر 9 تاریخ تک روزے رکھنے کی بے حد فضیلت ہے۔ان ایام میں سب سے زیادہ فضیلت ساتویں،آٹھویں اور نویں ذالحجہ کو روزے رکھنے کی ہے۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک جوان جو احادیث رسول خاتم النبیین ﷺ سنا کرتا تھا۔جب ذی الحجہ کا چاند نظر آیا تو اس نے روزہ رکھ لیا۔جب حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کو یہ خبر ہوئی تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس کو بلایا اور پوچھا"تجھے کس نے اس بات پر آمادہ کیا"؟اس نے عرض کیا"یا رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ میرے ماں باپ آپ خاتم النبیین ﷺ پر قربان ہوں۔یہ حج اور قربانی کے دن ہیں۔شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان کی دعاؤں میں شامل فرمالے"۔آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا"تیرے ہر دن کے روزے کا اجر سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔سو اونٹوں کی قربانیاں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری کے لئے دیئے گئے ہزار گھوڑوں کے برابر ہوگا۔جب نو ذی الحجہ کا دن ہوگا تو تجھے اس دن کے روزے کا اجر دو ہزار غلام آزاد کرنے،دو ہزار اونٹوں کی قربانی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری کے لئے دیئے گئے دو ہزار گھوڑوں کے اجر کے برابر ہوگا"۔(غنیۃ الطالبین)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا"ان دس ایام میں اللہ تعالیٰ کو جس قدر یہ بات پسند ہے کہ محنت اور کوشش کر کے اس کے عبادت گزار(بندے) بنیں۔اس سے بڑھ کر اور دنوں میں پسند نہیں ان دس ایام میں سے ہر یوم کا روزہ ایک برس کے روزوں کے برابر ہے اور ہر شب کا قیام شب قدر میں کھڑے ہونے کے برابر ہے"۔(ترمذی شریف)

ماہ ذی الحجہ میں تکبیرات پڑھنے کا بے حد ثواب ہے۔ہر نماز کے بعد 5 مرتبہ اور چلتے پھرتے جتنا ہو سکے یا کم از کم ایک 100 مرتبہ روز پڑھ لیں۔

تکبیر کیا ہے؟ اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد یہ تکبیر ہے

ذی الحجہ کے پہلے 10 دن روزانہ کم از کم 100 مرتبہ چوتھا کلمہ پڑھیں بے حد ثواب حاصل ہوگا۔

پہلی شب:

1) ذی الحجہ کے مہینے کی پہلی شب مغرب کے بعد دو رکعت نماز اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک بار سورہ کافرون انشاءاللہ ثواب عظیم ہوگا۔

2) پہلی شب کو عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت نماز نفل اس طرح ادا کریں کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 25,25 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔ بارگاہ الٰہی سے بے حد ثواب عطا ہوگا۔

3) پہلی شب سے دسویں شب تک روزانہ بعد نماز عشاء دو رکعت نماز نفل اس طرح ادا کریں کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ بقرہ کا آخری رکوع پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص تو بفضل تعالیٰ گناہوں کی معافی ہوجائے گی اور نیک کام کرنے کی توفیق ہوگی۔

دوسری شب:

ذی الحجہ کی دوسری شب نماز عشاء کے بعد چار رکعت نماز نفل، دو، دو کر کے اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ آیت الکرسی، تین مرتبہ سورہ اخلاص تین مرتبہ سورہ فلق اور تین مرتبہ سورہ الناس پڑھیں۔ نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف ''**الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ** یا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَ اَصْحٰبِهٖ اَجْمَعِیْنَ پڑھیں۔ اس کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھائیں اور پہلے تراویح کی دعا پڑھیں۔ اگر یہ نہیں آتی ہو تو پہلے تیسرا کلمہ، چوتھا کلمہ، پھر 11 مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد جو دعا بھی دینی یا دنیاوی مانگنا چاہیں، مانگیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے (انشاءاللہ)

پہلی جمعرات:

جو ذالحجہ کی پہلی جمعرات کو بعد نماز عشاء دو رکعت نماز نفل اس طرح سے پڑھے کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ کوثر اور ایک مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور نہایت توجہ کے ساتھ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا ہی میں اس کو جنت کا مقام دکھا دیں گے۔

پہلا جمعہ:

جو کوئی ذالحج کے پہلے جمعۃ المبارک کو نماز جمعہ کے بعد چھ رکعت نماز نفل دو دو کر کے اس طرح پڑھے کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 15,15 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر سلام پھیرنے کے بعد 10 مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ اس کے بعد درود شریف پڑھے اور دعا کرے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تمام دعائیں قبول فرمائیں گے۔ پہلے جمعہ کی شب (یعنی جمعرات کے دن عشاء کی نماز کے بعد) چھ رکعت نماز نفل دو دو کر کے اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پندرہ پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں اور نماز پڑھنے کے بعد یہ کہیں: یَانُوْرُ تَنَوَّرْتَ بِالنُّوْرِ وَالنُّوْرُ فِیْ نُوْرِ نُوْرِکَ یَانُوْرُہٗ

تو انشاءاللہ اس نماز کے پڑھنے والے کا قلب نور ایمان سے منور ہوجائے گا۔

8 ذالحجہ (یوم ترویہ):

اس دن عبادت کرنے کا بے حد ثواب ہے جو کوئی شب ترویہ 16 رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی اور پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو بفضل تعالیٰ اس کی ہر رکعت کے بدلے میں ایک شہید کا ثواب عطا ہوگا۔ جو کوئی آٹھ ذالحجہ کو نماز ظہر کے بعد چھ رکعت نماز نفل، دو، دو رکعت کر کے اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ العصر پڑھے۔ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ ''لایلٰف'' تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ الکافرون چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ ''النصر'' پانچویں اور چھٹی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ اس نماز کے پڑھنے والے کی ہر حاجت پوری ہوگی اور اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

یوم عرفہ:

عرفہ کے دن حاجی کا روزہ مکروہ ہے۔ غیر حاجی روزہ رکھیں بے حد ثواب ہے۔ عرفہ کے دن مندرجہ ذیل سورتیں پڑھیں ایک ایک مرتبہ سورۃ توبہ، سورۃ یٰسین، سورۃ الرحمن، سورۃ الملک۔ عرفہ کے دن 100 مرتبہ پہلا کلمہ، 100 مرتبہ تیسرا کلمہ، 100 مرتبہ چوتھا کلمہ، 100 مرتبہ ''لا حول و لا قوۃ الا باللہ 100 مرتبہ استغفار،

100 مرتبہ درود شریف، 100 مرتبہ آیت کریمہ، 100 مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم، 100 مرتبہ ''ربنا اتنا فی الدنیا۔۔۔۔عذاب النار پڑھیں۔عرفہ کے دن صلوٰۃ تسبیح کی ادائیگی کا بے حد ثواب ہے۔عرفہ کے دن نوافل کی ادائیگی کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔

حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" جو کوئی عرفہ کے دن دو رکعت نماز نفل پڑھے ہر مرتبہ ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' سے شروع کر کے تین مرتبہ سورہ فاتحہ، تین مرتبہ سورہ کافرون، تین مرتبہ سورہ اخلاص اس طرح پڑھے کہ ہر سورۃ سے پہلے ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پڑھے پھر دعا کرے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرمادیں گے"۔

عرفہ کے دن اشراق کے وقت چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 21 مرتبہ سورہ قدر اور سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ درود شریف اور ستر مرتبہ استغفر اللہ پڑھیں اور جملہ مومنین اور مومنات کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔اللہ تعالیٰ اس دعا کی برکت سے جن کے لئے دعا مانگی جائے گی اس کی اور پڑھنے والے کی مغفرت فرمائے گا۔عرفہ کے دن جو کوئی چار رکعت نفل، نماز ظہر اور عصر کے درمیان اس طرح ادا کریں کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 25,25 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی معافی فرمائیں گے اور نامہ اعمال میں بے شمار نیکیاں لکھی جائیں گی۔عرفہ کے دن جو کوئی 2 رکعت نماز اس طرح پڑھے کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ کافرون اور تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو ثواب عظیم حاصل ہوگا۔عرفہ کی رات تہجد کے وقت یا کسی بھی رات تہجد کے وقت اور اگر ہو سکے تو ہر رات تہجد کے وقت یا کسی بھی رات تہجد کے وقت (ماہ ذالحجہ میں) 4 رکعت نماز نفل اس طرح ادا کریں کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی، سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ الناس تین تین بار پڑھیں۔نماز سے فارغ ہو کر تراویح کی دعا پڑھیں اور اگر زبانی یاد نہ ہو تو دیکھ کر پڑھیں یا تیسرا کلمہ پڑھیں (تین مرتبہ) پھر دعا کریں اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں عافیت نصیب کرے گا۔(انشاء اللہ) اللہ تعالیٰ اس نماز کا بے حد ثواب مرحمت فرمائیں گے اور اس بندے سے کہا جائے گا کہ از سر نو عمل کرو یعنی (پچھلے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے)۔

یوم عرفہ میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی دعا:

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا" موقف (عرفہ میں قیام کرنے والے) کے لئے عرفہ میں اس دعا سے افضل کوئی اور دعا اور اس فعل سے افضل کوئی اور فعل نہیں ہے"۔حضرت علیؓ فرماتے ہیں" حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے عرفات میں قبلہ رو ہو کر دعا مانگنے والوں کی طرح دونوں دست مبارک پھیلا کر تین مرتبہ لبیک فرماتے یعنی تلبیہ پڑھتے تلبیہ کے مسنون (سنت الفاظ یہ ہیں

لَبَّیکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیکَ، لَبَّیکَ لَا شَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعمَۃَ لَکَ وَ الْمُلْکَ لَا شَرِیکَ لَکَ

پھر ایک سو مرتبہ چوتھا کلمہ پڑھتے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

پھر ایک سو مرتبہ یہ مبارک کلمات ارشاد فرماتے

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ، اَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا

اس کے بعد تین مرتبہ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پڑھتے اس کے بعد تین مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ سورہ فاتحہ پڑھتے پھر ایک سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھتے پھر ایک مرتبہ درود ابراہیمی پڑھتے اس کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ جو چاہتے دعا فرماتے"۔حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد مبارک ہے" جو کوئی اس طرح دعا کرتا ہے تو فرشتوں سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے کو دیکھے۔اس نے میرے گھر کی طرف رخ کیا۔میری بزرگی بیان کی۔میری تسبیح و تہلیل میں مشغول ہوا اور جو سورۃ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی وہ ہی پڑھی اور میرے رسول پر درود بھیجا میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کے عمل کو قبول کیا اور اس کے اجر کو واجب کر دیا۔اس کے گناہ بخش دیئے اور اس نے جو کچھ مانگا میں نے اس کی سفارش قبول کی"۔(غنیۃ الطالبین)

مغفرت کی دعائیں

ماہ ذالحج میں کسی بھی نماز کے بعد یا ہو سکے تو ہر نماز کے بعد مندرجہ ذیل دعائیں پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی مانگنے والے کی مغفرت (انشاء اللہ) ہو جائے گی۔

1۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِی وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سیدنا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی

اٰلِہِ الطَّاھِرِینَ وَلَاحَولَ وَلَاقُوَّۃَاِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

2۔ اَستَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَااِلٰہَ اِلَّاھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّومُ اِلَیْہِ تَوبَۃَ عَبْدٍ ظَالِمٍ لَّا یَمْلِکُ نَفْسَہُ ضَرًّاوَّ لَانَفْعًاوَّ لَا مَوْتًاوَّ لَا حَیٰوۃً وَّ لَانُشُوْرًا

عیدالاضحٰی کی شب:

1) جوکوئی عیدالضحیٰ کی شب نماز مغرب کے بعد چار رکعت نماز نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کہ بعد ایک مرتبہ سورہ اخلاص ایک مرتبہ سورہ فلق اور ایک مرتبہ سورہ الناس بعد سلام ستر مرتبہ درود شریف پڑھے۔اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی معافی عطا فرمائے گا۔

2) جوکوئی عیدالضحیٰ کی شب بعد نماز عشاء بارہ رکعت دودوکر کے اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ اخلاص سلام کے بعد ایک مرتبہ ''سبحان اللہ والحمد اللہ'' پڑھے پوری بارہ رکعتیں اس طرح پڑھنے کے بعد 10 مرتبہ سورہ اخلاص اور ایک مرتبہ سورہ الناس پڑھے۔اس نماز کے پڑھنے والے کوانشاءاللہ دس شہیدوں کا ثواب عطا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے گا۔

عیدالاضحٰی کے دن :

1۔ جوکوئی عید کے دن نماز عید کی ادائیگی کے بعد دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پانچ پانچ مرتبہ سورہ الشّمس پڑھے تو اللہ تعالیٰ اپنے کرم اور فضل سے اس کو حج کا ثواب عطا فرمائے گا (انشاءاللہ)

2۔ عید کے دن تین سو مرتبہ ''سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم'' پڑھ کر اپنے رشتہ داروں کو اور امت مسلمہ کو بخش دیں اللہ تعالیٰ ان کی قبروں میں ایک ہزار انوار داخل فرمائے گا اور پڑھنے والا جب مرے گا تو اس کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل کرے گا اور اس کی قبر اس نور کی وجہ سے روشن رہے گی۔

3۔ عیدالضحیٰ کے دن جوکوئی ظہر کی نماز کے بعد بارہ رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی 11 بارہ، سورہ اخلاص 11 مرتبہ سورہ فلق 11 مرتبہ سورہ الناس گیارہ مرتبہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد 11 مرتبہ درود شریف پڑھیں۔اللہ تعالیٰ روز محشر کی سختی ایسے بندے پر سے ختم کر دے گا اس بندے کے گناہ معاف فرمادے گا اور آئندہ برائی سے بچنے اور نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

عید کی نماز:

نیت : پڑھتی ہوں اللہ تعالیٰ کے لئے دو رکعت نماز عید بمعہ چھ تکبیروں کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔پہلی رکعت میں ثناء کے بعد (سبحانک اللھم و بحمدک) کے بعد (یعنی پوری ثناء، پھر تعوذ پھر تسمیہ کے بعد) تین مرتبہ ہاتھ چھوڑ کر کانوں تک لے جا کر اللہ اکبر کہنا ہے۔اس کے بعد کھڑے ہوکر سورہ فاتحہ اور کوئی بھی سورۃ پڑھ کر رکوع اور پھر سجود میں نماز کی طرح ادا کرنے کے بعد دوسری رکعت میں آجائیں۔دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ ملانے کے بعد تین مرتبہ پھر تکبیر ادا کرنی ہے۔یعنی ہر مرتبہ ہاتھوں کو چھوڑ کر نیچے کرنا ہے اور اللہ اکبر کہنا ہے۔پھر ہاتھوں کو نیچے لانا ہے اور پھر اللہ اکبر کہنا ہے اور پھر تیسری مرتبہ اسی طرح کرنا ہے اور اب اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جانا ہے اور بقایا نماز مکمل کرنی ہے۔سلام پھیر کر اپنی آخرت کے بارے میں اور امت محمدی خاتم النبیین ﷺ کے لئے بھرپور دعا کریں اور پھر دنیا کی اور آخرت کی عافیت طلب کریں۔عید کے دن کے لئے فرمان الٰہی ہے۔ترجمہ: آج کے دن بندہ اپنی آخرت کے بارے میں جو کچھ مجھ سے مانگے گا اسے عطا کروں گا اور دنیا کے بارے میں اس بندے کی مصلحت پر نگاہ کروں گا (یعنی اگر اس کے لئے وہ بہتر ہے جو وہ مانگ رہا ہے تو اسے عطا کردوں گا اور اگر جو وہ مانگ رہا ہے اس کے لئے وہ بہتر نہیں ہے تو جو اس کے حق میں بہتر ہوگا وہ اسے عطا کردوں گا)۔عید کے دن تین سو مرتبہ ''سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم'' پڑھ کر جو شخص اپنے آباؤ اجداد اور امت مسلمہ کو بخشے گا۔تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل کرے گا اور جب وہ خود مرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں بھی ایک ہزار انوار داخل کرے گا۔عید کے دن استغفار کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل دعا بھی کریں۔اگر ہو سکے تو ہر نماز کے بعد پورے سال یہ دعا ضرور مانگیں۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ

ترجمہ:"اے اللہ موت کی سختیوں اور اس سے طاری ہونے والی بے ہوشیوں میں میری مدد فرما"۔(ترمذی)

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ

ترجمہ:"اے اللہ! میرے تمام گناہوں کو بخش دے تھوڑے ہوں یا بہت، پہلے کے ہوں یا آخیر کے چھپے ہوئے ہوں یا کھلے ہوئے"۔(مسلم شریف)

مستحب کیا ہے؟

ہر وہ کام جس کی شرح میں ممانعت نہ ہو اور مسلمان اس کو نیک کام سمجھ کر کریں اور اللہ سے ثواب کی امید رکھیں مستحب کہلاتا ہے۔مثلاً قرآن خوانی کروانا، میلاد کروانا، سوئم کرنا وغیرہ۔

سال کے وہ دن اور راتیں جن میں کام کرنا (عبادت کرنا) مستحب ہے۔

مستحب دن:

سال میں 19 دن ایسے ہیں جن میں عبادت کرنا اور وظائف کرنا مستحب ہے۔ان دنوں میں عبادت کا ثواب عام دنوں سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔

1- یوم عرفہ (حج کا دن)　2- یوم عاشورہ (10 محرم کا دن)　3-شعبان کا پندرھواں دن

4- جمعہ کا دن　5- عیدین کے دونوں دن (عید الفطر اور عید الاضحیٰ)　6- ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن

7-ایام تشریق (11،12،13 ذی الحجہ)

ان میں سب سے زیادہ تاکید جمعہ کے دن کی ہے اور ماہِ رمضان کی ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ:"جب جمعہ کا دن سلامت رہے تو پورا ہفتہ سلامت رہتا ہے اور جب ماہِ رمضان سلامت رہے تو پورا سال سلامت رہتا ہے"۔(الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی، الرقم ۱۴۲۵ عبدالعزیز بن ابان، ج ۶ ص ۵۰۴۔عن عائشۃ۔ بتقدم وتاخر)

مستحب راتیں:

یہ کل چودہ راتیں ہیں۔

1- ماہِ محرم کی پہلی رات

2- عاشورہ کی رات

3- ماہِ رجب کی رات

4- رجب کی پندرھویں شب

5- رجب کی ستائیسویں شب

6- شعبان کی چودھویں شب

7- عرفہ کی شب

8- عیدین کی دو راتیں (عید الفطر اور عید الاضحیٰ)

9- رمضان شریف کی آخیری عشرے کی پانچ طاق راتیں (29،27،25،23،21)

****

مُصنّفہ کی تمام کُتُب

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہ وسلم مِحبُوبِ ربُّ العٰلمین	خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہ وسلم مُحسنِ اِنسانیت	مقصدِ حیات	عبدیّت کا سفر ابدیّت کے حصُول تک
تعلُّق مع اللہ	مُختصراً قُرآنِ پاک کے علُوم	راہِ نجات	فلاح
اہلِ بیت اور خاندانِ بنُو اُمَیّہ	ثواب وعتاب	تُو ہی مُجھے مِل جائے (جِلد۔۱)	تُو ہی مُجھے مِل جائے (جِلد۔۲)
مُختصرِتذکرئہ انبیاءکرامؑ، صحابہ کرامؓ	اولیاءکرامؒ	کتاب الصلوٰۃ وَ اوقاتُ الصّلوٰۃ	عشرہ مُبشرہؓ اور آئمہ اربعہؒ
حیاتِ طیّبہ	آگہی	اِسلام عالمگیر دِین	عقائد واِیمان
دِینِ اِسلام (بچّوں کےلئے)	کتابِ آگاہی (تصحیح العقائد)	تصوّف یا رُوحانیت (جِلد۔۱)	تصوّف یا رُوحانیت (جِلد۔۲)